# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 13 اگست 2015ء بمطابق 27 شوال 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

*محترمہ مسند نشین، انیسہ زیب طاہر خیلی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔*

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔

تَبٰرَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ O الَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ أَیُّکُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَھُوَ الْعَزِیزُ الْغَفُورُ O الَّذِی خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَّا تَرٰی فِی خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِن تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِن فُطُورٍ O ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنقَلِبْ إِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِیًا وَھُوَ حَسِیرٌ۔

(ترجمہ): وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔ اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (خدا) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ مسند نشین: جزاکم اللہ۔

## نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

Madam Chairperson: 'Questions` Hour': Sikandar Sherpao!
Mr. Sikandar Hayat Khan: Thank you, Madam Speaker. Question No. 2446.
Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

جناب سکندر خان شیر پاؤ: میڈم سپیکر! ایک تو یہاں پہ مجھے تو منسٹر صاحب نظر نہیں آرہے، I don't know کہ کون اس کا جواب دے گا؟ میرے ایک دو تین اس میں سپلیمنٹری کوسچنز ہیں۔ بنیادی طور پر یہ میں نے سپورٹس گالا کے بارے میں یہ کوسچن کیا تھا اور انہوں نے مجھے اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ جی یہ صرف پشاور میں ہوا ہے اور اس کے Expenditures انہوں نے پشاور اپ لفٹ پروگرام سے کئے ہیں۔ تو ایک تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا ڈیپارٹمنٹ یہ سپورٹس گالا باقی ضلعوں میں بھی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کے بارے میں کوئی پلان ہے کہ نہیں ہے؟ دوسرا یہ کہ جی اگر میرے کوسچن کا آپ Part (b) دیکھیں تو میرا یہ تھا کہ "If yes, then please provide the details of the program along with the allocations and the expenditures of this program for each district" ۔ اب انہوں نے Expenditure تو دیا ہے لیکن Allocation جو اس کیلئے کی تھی، وہ نہیں دی، جس میں میرا یہ خیال ہے کہ جو اس کیلئے Allocations رکھی گئی تھیں، اس سے زیادہ اس پہ خرچہ آیا ہے۔ یہ میں اس طرف پوائنٹ آوٹ کرنا چاہ رہا تھا کہ کیوں ایسا کیا گیا ہے؟ تو کمپلیٹ اس لحاظ سے مجھے جواب ملا نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے چاہوں گا کہ یہ ذرا Explain کردیں منسٹر صاحب۔

محترمہ مسند نشین: کون اس کا جواب دے رہا ہے؟ حاجی صاحب! آپ کے حوالے کیا گیا ہے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ): نہیں حوالے تو نہیں کیا گیا لیکن میں بدقسمتی سے حاضر ہوں تو اسلئے-----

(قہقہے)

محترمہ مسند نشین: نہیں یہ It`s not a، بھائی صاحب! یہ آپ تو خیر وہ ہیں، کیبنٹ تو Collectively responsible ہے لیکن Rota day پہ-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحبہ!

محترمہ مسند نشین: یہ منور خان صاحب کو دیں مائیک، منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! یہی کہ میں کہہ رہا ہوں کہ میرے خیال میں سکندر شیر پاؤ خان بھی یہی چاہتے ہوں گے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پہ بھی سارے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی خواہش یہ ہے سٹینڈنگ کمیٹی بھیجنے کی؟

محترمہ مسند نشین: یہ ہاؤس سے پوچھتے ہیں۔ میں اصل میں پہلے ایڈریس کروں گی، سینیئر منسٹر تو بیٹھے ہوئے ہیں ایک۔ سینیئر منسٹر صاحب! السلام علیکم! آپ کا سپورٹس اینڈ کلچر کس کے حوالے ہے، Who is going to answer the Question, any knowledge?

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: آفریدی صاحب ہیں لیکن Unfortunately، پہلے جی آپ کو وہاں بیٹھنے پہ مبارک ہو۔

محترمہ مسند نشین: بڑا Relax attitude ہے۔ This is not becoming of a Minister and Special Assistant، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، آج ان کو ٹائم سے پہلے آنا چاہیئے تھا، کوئسچن آیا ہوا ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): میں بات کرلوں گا جی منسٹر سے، Apologies۔ وہ ہیں نہیں، اس وقت تو I can not answer the Question-----

محترمہ مسند نشین: نہیں I am sure، آپ کو تو ظاہر ہے حوالہ نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): لیکن اگر اس کو ڈیفر کر دیا جائے Next session کیلئے یا تھوڑی دیر میں آجائیں I request, please، میں سکندر خان سے ریکویسٹ کروں گا۔

محترمہ مسند نشین: سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان: ڈیفر کرتے ہیں، مجھے اس پہ بھی اعتراض نہیں ہے، اگر کمیٹی بھجواتے ہیں یا ڈیفر کرتے ہیں۔

محترمہ مسند نشین: تھوڑاانتظار کر لیتے ہیں، اگر اس دوران وہ آجاتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو We can defer it with a stricture perhaps. ٹھیک ہے جی! اگلے کوئسچن پہ چلتے ہیں، اتنی دیر میں، کوئسچن نمبر 2451، سکندر حیات خان صاحب!

جناب سکندر حیات خان: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ کوئسچن نمبر 2451، میرے خیال میں اس کے ساتھ بھی وہی پرابلم آئے گا۔

* 2451 _ جناب سکندر حیات خان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 2008 سے لے کر اب تک سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی کے حجم (رقم) کے ساتھ ساتھ ضلعی اور شعبہ وار مختص شدہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): (الف) ہر سال ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی کے شعبہ وار منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمے اپنی حدود و قیود اور ضلعی ترجیحات کو مد نظر رکھ کر تجویز کر دیتے ہیں اور پھر یہ تجویز شدہ منصوبے کافی غور و حوض اور جانچ پڑتال کے بعد محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی میں شامل کر کے صوبائی کابینہ اور صوبائی اسمبلی کو منظوری کیلئے بھیج دیتا ہے۔ یہاں اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام شعبوں (Sectors) کی بنیاد پر مرتب کیا جاتاہے اور اس بنیاد پر اس کا ریکارڈ رکھا جاتاہے۔

2008-09 سے لیکر 2014-15 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کی شعبہ وار/ ضلع وار مختص شدہ رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | |
|---|---|
| 1۔ 2008-09 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام | 27148.2 ملین روپے۔ |
| 2۔ 2009-10 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام | 34462.1 ملین روپے۔ |
| 3۔ 2010-11 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام | 60000.0 ملین روپے۔ |
| 4۔ 2011-12 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام | 69028.3 ملین روپے۔ |
| 5۔ 2012-13 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام | 74200.0 ملین روپے۔ |
| 6۔ 2013-14 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام | 83000.0 ملین روپے۔ |

7۔2014-15 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام 100050 ملین روپے۔

(باقی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

جناب سکندر حیات خان: میڈم! یہ کوسچن میں نے دو بنیادی وجوہات کی وجہ سے کیا تھا، میں تھوڑا سا وہ آپ کو Explain کر کے اس پہ میں آتا ہوں لیکن یہ ہے کہ ابھی بھی مجھے اس کوسچن میں بھی یہی مسئلہ نظر آ رہا ہے کہ I don't see anyone کہ جو مجھے اس کا جواب دے سکیں گے۔ Basically اگر آپ دیکھیں تو پچھلے کئی سالوں سے ہمارے پراونس کے مختلف ریجنز میں یہ ایک احساس محرومی کہہ لیں کہ وہ بڑھ رہی ہے کہ جی بعض ریجنز میں ڈویلپمنٹ زیادہ ہو رہی ہے اور بعض میں ڈویلپمنٹ کم ہو رہی ہے، تو اس کے حوالے سے میں نے یہ کوسچن کیا تھا اور خصوصاً پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے یہ شکایت ہماری ہوتی۔۔۔۔

Madam Chairperson: Order in the House.

جناب سکندر حیات خان: خصوصاً پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے یہ شکایت پچھلی تین اسمبلیز سے میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی شکایت تھی کہ جی وہ Need basis جو کہ ان کا Basic کام ہونا چاہیئے تھا اور ڈویلپمنٹ جس طریقے سے ہونی چاہیئے، وہ Criteria سامنے نہیں آ رہا۔ میرا اس میں بھی یہ وہ ہے، اگر آپ اس میں دیکھیں کہ مختلف سالوں کی میں نے 2008 سے لے کر Present تک ساری اے ڈی پیز کی ڈسٹرکٹ وائز، سیکٹر وائز Allocation مانگی تھی اور اس میں اگر آپ دیکھیں تو ہر سال There is disparities، پانچ چھ اضلاع ایسے ہیں جن پہ زیادہ پیسے خرچ ہو رہے ہیں باقی اگر دیکھیں تو وہاں پہ Negligent بالکل Allocation کی جاتی ہے تو اس کیلئے ڈیپارٹمنٹ یہ بتائے کہ کیا Criteria ہے، What is there?، وہ آیا پسماندگی کو وہ رکھتے ہیں، آیا Need basis رکھتے ہیں، آیا وہ پی ایف سی کا پرانا فارمولا اس پہ Follow کرتے ہیں، What is the criteria for the allocation? کیونکہ اس میں خاصکر اپوزیشن کی اور زیادہ تر اضلاع کی یہی ایک وہ آتی ہے کہ جی ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور اس میں اگر آپ دیکھیں تو پہلے سال سے، 2008-09 سے اگر لیں تو ادھر بٹگرام کا دیکھیں 163 اور پھر ادھر دو بلین تین بلین کے وہ بھی ہیں، There is a very huge disparity تو یہ میں چاہوں گا کہ مجھے Criteria بتایا جائے کہ کس Criteria پہ یہ Allocation کرتے ہیں؟

محترمہ مسند نشین: Let me first of all findout کہ کون اس کو؟ کیونکہ I don't see the Parliamentary Secretary, there is no Minister for P&D اور لاء منسٹر بھی نہیں ہیں تو I am sure حاجی صاحب! آپ اس کو ایڈریس۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): میں تو ویسے سرسری جواب دوں گا ان شاءاللہ۔

محترمہ مسند نشین: اپنے کوئی ریمارکس دینا چاہیں تو میں آپ کو فلور دیتی ہوں لیکن اگر آپ اس کا جواب دے رہے ہیں تو پھر مجھے بتائیں۔

وزیر زکواۃ و عشر: میں جواب دیتا ہوں نا۔

محترمہ مسند نشین: جواب دیتے ہیں، اچھا حاجی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ سکندر شیر پاؤ خان نے جو کہا ہے کہ Criteria کیا ہے؟ تو Might is right یہاں پہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہوتی ہے۔ یہاں Criteria یہ ہے اور میں نے پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس کہا تھا، آپ سب کو علم ہے کہ یہاں پہ ڈیویلپمنٹ کا کام جو ہے، پی اینڈ ڈی جو ہے، اصل میں وہ نہیں کر رہا ہے اور میں 2002 سے اگر کہوں تو یہاں Need base ویسے لکھتا ہے لیکن Criteria تو یہ ہے کہ اگر کسی ضلع میں ہم کہیں کہ ہر ایک ضلع میں ہم کٹیگری سی ہاسپٹل بنائیں گے، جو کوئی بھی ضلع ہو تو یہ Priority criteria ہونا چاہیئے۔ ہر ایک ضلع میں ڈگری کالج ہونا چاہیئے، ہر ایک ضلع میں، ہر ایک یونین کونسل میں، تو یہ Criteria ہے پی اینڈ ڈی کا، لیکن یہاں طریقہ کار یہ رہا ہے۔ اللہ کرے کہ کل آپ وزیر اعلیٰ بن جائیں تو ان شاءاللہ آپ کی باری آئے گی اور آپ ان شاء اللہ سارا فنڈ وہاں چارسدہ میں لگائیں گے۔ (قہقہے) تو یہ ہے Criteria اور اس Criteria پہ لوگ پہلے سے کام کر رہے ہیں (تالیاں) لیکن سارے Chapter کو ہم جمع کریں، یہ ہم نے اس پہ ایک کام کیا تھا، مظفر سید کے ساتھ ہم بیٹھے تھے اور ہم نے وزیر اعلیٰ کو وہ آپ کا جو سوال ہے، یہ پہلے سے ہم نے اس کے ساتھ ڈسکس کیا تھا، تو ہر ایک ضلع میں کچھ نہ کچھ کام تو ہو رہا ہے۔ ہم تو صرف، ہمارے جو روڈز ہیں، پرائمری سکولز، یہ ہم دیکھتے ہیں لیکن باقی اس کا بہت سارا وسیع پیمانہ ہے اور اس کے مطابق ہر ایک ضلع میں کروڑوں روپے کے منصوبے چل رہے ہیں لیکن جو ہماری تقسیم ہے، اس میں

واقعی Discrimination ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آئندہ کیلئے میں نے یہ Discrimination پہلے بھی As a Minister اس فلور آف دی ہاؤس پہ میں نے بھی یہ بیان دیا تھا کہ ایک طریقہ کار ہونا چاہیئے کہ پی اینڈ ڈی کیلئے جو Criteria ہے، Criteria پہ کام کرلے خواہ اس پہ کسی بھی ضلع پہ کچھ ہو جائے تو یہ طریقہ ان شاءاللہ صحیح رہے گا۔

جناب سکندر حیات خان: میڈم سپیکر! میں حبیب الرحمان صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے آن دی فلور آف دی ہاؤس Admit کیا اور یہ مانا کہ واقعی اس لحاظ سے کوئی Criteria follow نہیں کیا جاتا۔ اب میرے خیال میں اسی وجہ سے اگر آپ دیکھیں کہ مختلف ریجنز میں یہ Feeling ہے کہ جی ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور یہ دن بدن بڑھ رہی ہے، اگر ہم ایک طرف مرکز سے جب فنڈز مانگتے ہیں تو اس میں ہم شور مچاتے ہیں کہ جی چھوٹے صوبوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو پھر ادھر بھی اس کیلئے ایک میکنزم بنانا چاہیئے اور میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر اس کو کمیٹی میں بھیج کے اس کیلئے یا تو کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں یا اس کو کمیٹی میں بھیج کے اس کیلئے Once and for all ایک میکنزم بننا چاہیئے، میرے خیال میں اس سے سارے صوبے کے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور سارے ایم پی ایز بھی میرے خیال میں اس سے میرے ساتھ متفق ہوں گے اس بات سے کہ اس کیلئے ایک Just mechanism ہونا چاہیئے۔

محترمہ مسند نشین: حاجی حبیب الرحمان، جی!

وزیر زکواۃ و عشر: یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے ذریعے سے مشکل ہے کیونکہ پالیسی چینج کرنی ہے اور اس پہ بہت Deliberation اور بہت اس میں میرا خیال ہے کہ سارے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، یہ بھی ہوں اور ایکسپرٹس بھی ہوں ہمارے پی اینڈ ڈی کے، اس کی Deliberation کرلیں اور ایک طریقہ کار بنائیں آئندہ کیلئے، اس سال تو کم ہوا ہے لیکن آئندہ سال اور یہ بہت پیچیدہ مسئلہ بھی ہے اور یہ مشکل بھی ہے۔ تو اس کی Detailed deliberation ہونی چاہیئے اور اس کے مطابق ایک پالیسی کے ذریعے اس کو Implement کرنا چاہیئے۔ تو ایک سپیشل کمیٹی بالکل ٹھیک ہے، میں اس کے حق میں ہوں کہ ایک سپیشل

کمیٹی بنائی جائے اور اس میں کم از کم ہر پارٹی کا ایک لیڈر جو پارلیمانی لیڈر ہے، اس کو بٹھایا جائے تاکہ آئندہ کیلئے مسئلہ نہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: What if حاجی صاحب! اس Matter کو میں سٹینڈنگ کمیٹی کیلئے اس ہاؤس سے پوچھوں اور اس میں پارلیمانی لیڈرز کو بھی بلالیا جائے تو یہ آپ کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے اور جتنے پارلیمنٹری لیڈرز بھی اس میں آجائیں تو سٹینڈنگ کمیٹی کی۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ جیسے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس کیلئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے، یہاں پہ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں جی کہ 13-2012 کی اے ڈی پی میں مردان کے روڈز میں اگر آپ دیکھیں تو میڈم! وہاں پہ 1142.8 مردان کو گئے ہیں اور باقی کو اگر آپ دیکھیں تو کسی کو Fifty، کسی کو Sixty تو یہ یقیناً اگر ایک ڈسٹرکٹ کو، مردان کو اتنے فنڈز جارہے ہیں روڈز میں، تو باقی ڈسٹرکٹس تو میرے خیال میں محروم رہ جائیں گے، تو اس کیلئے ریکویسٹ ہے بلکہ سارے اسمبلی فلور پہ جتنے بھی بیٹھے ہیں، وہی ریکویسٹ کریں گے کہ اس کیلئے سپیشل کمیٹی بنائیں تاکہ پارلیمانی لیڈرز وہاں پہ بیٹھ کر گورنمنٹ کے ساتھ یہ Decide کریں کہ اس طریقے سے کم از کم ہر ڈسٹرکٹ کا کوٹہ کم از کم Equal ہونا چاہیئے نہ کہ کسی کو زیادہ کسی کو کم۔ تھینک یو، میڈم۔

جناب زرین گل: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: جی زرین گل صاحب!

جناب زرین گل: دا جي وزير صاحب خو اقبال جرم اوکړو، (قہقہے) اقبال جرم ئے دا اوکړو، د ټريژرۍ بنچز د طرف نه بالکل هغه دا اووئيل چې Might is right، جس کی لاٹھی اس کی بھینس، ميډم سپيکر! دا هلته اوليږئ په دې باندې دغه اوکړی، دا خو که دا سې امتيازی سلوک کيږی نو زه خود دې بهرپور دغه کومه دا خو چې کوم دے دوئ هلته Accept کړه، دا اوليږئ دغه ته، او چې په دې باندې۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: چرته، سټينډنګ کميټۍ ته؟

جناب زرین گل: او، سټينډنګ کميټۍ ته۔

محترمہ مسند نشین: بيا داسې ده چې سټينډنګ کميټۍ ته دا هاؤس نه Permission واخلمه او هلته به ئے اوليږو او ورسره پارليمنټرى ليډرز Specially به هلته Invite کړو او هغوى به بيا د دې مسئلې ډيټيل کښې جاج واخلى۔ آپ نے نلوٹھا صاحب! آپ Comment کرنا چاہ رہے ہیں، مائیک آن کریں، آپ سبز بٹن دبا کے چھوڑ دیا کریں، بس آپ، تھینک یو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی۔ میڈم سپیکر صاحبہ! بالکل جو سکندر خان صاحب نے یہ کوسچن لایا ہے، یہ کسی ایک ممبر کا مسئلہ نہیں ہے، اس ہاؤس میں جتنے ممبران ہیں، ان کی حق تلفی ہوئی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے اور ساتھ ہی پارلیمانی لیڈرز بھی As special انہیں بھی بلایا جائے اس میں تاکہ یہ حق تلفی آئندہ نہ ہو۔

محترمہ مسند نشین: سکندر شیر پاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان: میڈم سپیکر صاحبہ! بالکل آپ کی بات صحیح ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں تو ہاؤس سے پوچھ کے، لیکن میری اس میں ایک یہ استدعا ہو گی کہ اگر اس میں یہ بھی ڈائریکشنز کر دیں کہ اس کے اوپر میٹنگ جلد بلائی جائے کیونکہ This is the time کہ اگر اس کیلئے ہم میکنزم ڈیویلپ کر لیں تاکہ اگلے اس کیلئے، اے ڈی پی یا اس کیلئے ایک میکنزم ڈیویلپ کیا جا سکے۔ یہ ایک میٹنگ میں ہو نہیں سکے گا تو جتنی جلدی اگر اس کی میٹنگ بلائی جا سکے تو وہ بھی بہتر ہو گا جی۔

Madam Chairperson: Is it the desire of the House to refer this Question No. 2451, asked by the honourable Member, Sikandar Hayat Khan Sherpao, be referred to the concerned Committee where the Leaders of the Parliamentary Groups be also invited? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, the ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it, and the Question is referred to the concerned Committee, Standing Committee. All the Parliamentary Leaders

will be invited in it and the Committee is instructed, directed to convene its session within ten days time. Next Question, Question No. 2465, Mufti Said Janan Sahib or anybody on his behalf. Nobody, it lapses. Question No. 2461, Madam Sobia Shahid Sahiba. Okay, lapsed. Question No. 2467, Madam Sobia Shahid Sahiba-----

Mr. Sultan Muhammad Khan: Madam Speaker!

Madam Chairperson: On her behalf?

Mr. Sultan Muhammad Khan: Ji.

Madam Chairperson: Ji, Sultan Muhammad Khan Sahib.

Mr. Sultan Muhammad Khan: Madam Speaker, thank you for giving me this opportunity. Madam Speaker, I would-----

Madam Chairperson: Question No?

Mr. Sultan Muhammad Khan: Question No. 2467.

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any upplementary?

Mr. Sultan Muhammad Khan: Madam Speaker, I have a supplementary question on this answer that has been given and Madam! I was just going through the posts that have been detailed those persons, those posts have been filled in the Ehtesab Commission Madam, and it is very unfortunate Madam! that a very important post, that is part and parcel of this Ehtesab Commission, that is Assistant Director (Administration), that has not been mentioned in this answer, so, this is an incomplete answer wherein a very important post has not even been mentioned, who is working on this post? How was he or she selected and what are the responsibilities of that post and what process was undertaken to fill up this post? Madam, my second supplementary question is that a number of Investigation Officers, they were appointed when this Ehtesab Commission started working and it is in my knowledge Madam Speaker, that a number of those Investigation Officers have been summarily removed from service. Whereas, when they were appointed, so, there was a proper procedure wherein a test took place, the interviews took place and then they were selected through the proper procedure. So, Madam! I want to ask my second supplementary question that why were these Investigation Officers removed? What was the basis of their removal? Madam, these two are very relevant questions and this House needs to know why it

has been, why it has been hidden in this answer that has been provided in this House.

<u>Madam Chairperson:</u> Member Sahib! Are you inquiring about the Assistant Director Investigation because I don't see any post?

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan</u>: The Assistant Director Administration, Madam!

<u>Madam Chairperson:</u> No, one is Administration, but your second part-----

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan</u>: The second is a number of Investigation Officers, IOs.

<u>Madam Chairperson:</u> Investigation Officers? So I don't see any post there. There are Law Officers; there are Admin Officers, there are Assistant Director Investigations.

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan</u>: So, that is even more of an unfortunate thing that those posts have not been mentioned at all and then-----

<u>Madam Chairperson:</u> اچھا ٹھیک ہے Let me ask the concerned Cabinet Member.

<u>جناب عسکر پرویز:</u> میڈم! میں نے کچھ کہنا ہے۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> یہ اس سے Relevant ہے؟ جی، عسکر پرویز صاحب۔

<u>جناب عسکر پرویز:</u> تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! کچھ عرصہ پہلے کوئسچن کیا تھا کہ اقلیتوں کی جب بھرتیاں ہوتی ہیں تو کتنا پرسنٹ کوٹہ، یہاں پر تو عارف یوسف نے اس کا جواب دیا تھا کہ تھری پرسنٹ اور جب میں نے ان سے لسٹ مانگی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ بھئی جب Hundred Posts نکلتی ہیں تو پھر اس میں تین سیٹیں جو ہیں وہ اقلیتوں کی ہوتی ہیں۔ یہاں پر جو لسٹ Provide کی گئی ہے، اس میں 93 تقریباً پوسٹیں ہیں، تو میرا اسپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ اس میں کتنے اقلیت کے افراد بھرتی کئے گئے ہیں اور اگر نہیں کئے گئے تو کیوں نہیں کئے گئے اور اس کی Rectification کیلئے گورنمنٹ کیا کرے گی؟

<u>محترمہ مسند نشین:</u> اوکے۔

<u>جناب عسکر پرویز:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> اس کی ڈائریکٹ اتنی وہ نہیں ہے لیکن I will findout۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم!

Madam Chairperson: Madam Meraj Humayun, better be relevant Madam!

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو، میڈم! اسی کے ساتھ، عسکر کے پوائنٹ کے ساتھ Link up کرتے ہوئے ویمن کا بھی کوئی کوٹہ ہوتا ہے ہر اپوائنٹمنٹ میں، ہر انسٹی ٹیوشن، ہر آرگنائزیشن گورنمنٹ میں اور مجھے یہاں پر خواتین کے کوئی بھی نام نظر نہیں آرہے۔ تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: سینیئر منسٹر شہرام خان! آپ اس کو ایڈریس کریں گے کیونکہ Law Minister is supposed to do that, I don't see him, I don't have any application from him.

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: میڈم سپیکر! بہت Detailed Questions ہیں، میرے پاس زیادہ انفارمیشنز اس کے بعد ہیں نہیں، کیونکہ سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں اور Concerned جو ہمارے آنریبل ممبرز ہیں We can sit with them and the concerned department can.

محترمہ مسند نشین: آپ Basic Question کو Address کریں پھر سپلیمنٹریز کو دیکھتے ہیں اس کے بعد، یہ ہے کہ کچھ Vacancies ہیں Already they know and there is no knowledge اور وہ یہاں نہیں Mention ہے، Possibility؟

Senior Minister (Health): I am not clear about it Madam Speaker.

محترمہ مسند نشین: Okay, please get the information from the relevant quarter، آپ کو، چونکہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، I am sure لیکن یہ مجھے افسوس ہے، Please convey my very sincere sentiments کہ Nobody ابھی تک، یعنی آپ دیکھیں جو ٹائم ہے عموماً جن کا Rota day ہوتا ہے، وہ ٹائم سے آدھا گھنٹہ پونے گھنٹہ پہلے آتے ہیں۔ مجھے آفیسرز کا بھی نہیں پتہ، ابھی تک تو خالی تھیں، مجھے سیکرٹری صاحب ذرا لسٹ Provide کریں، کون کون آئے ہوئے ہیں؟ اچھا Relevant officers concerned جن کا، ایک منٹ، Rota day ہے، جن کا، ایک منٹ، Rota day ہے، وہ ان سے پتہ کریں May be they have the knowledge اور ساتھ

یہ ہے کہ ابھی تک کوئی بھی، اگر فرض کریں ایک منسٹر نے نہیں آنا تو اس کیلئے طریقہ کار ہے، آپ اپنے کسی
Colleague کو بریف کے ساتھ، (مداخلت) پلیز بیٹھیں، بریف کے ساتھ دے سکتے ہیں تو
Please kindly convey my sentiments to your colleague. I am taking
This is no way and I am آج ایسا وہ ہے کہ میں نہیں جاتی ہوں لیکن it lightly because
going to issue a stricture، سپیکر صاحب! بہت فراخدل آدمی ہیں، میں ذرا تھوڑی اس معاملے
میں Different ہوں۔ جی، سلطان محمد خان!

<u>Mr. Sultan Muahmmad Khan:</u> Thank you Madam. Madam, I am going to agree with you on that, this is the collective responsibility of the cabinet that the answers that are being sought in this House, they should come prepared. Madam, this is a tradition of parliamentary politics. If we are not following this tradition, if we are not providing answers, if we are not coming prepared to this House Madam, then coming here and sitting in this House and then bearing all these expenses on the proceedings of this House, Madam! That is very unfortunate. Madam, I just want to clarify one thing, the supplementary questions that I ask were not for vacancies, Madam! there is an Assistant Director of Administration, presently serving in the Ehtesab Commission, I personally know that Madam.

<u>محترمہ مسند نشین:</u> May be، وہ آپ کو بتا دیں گے، That's what I have asked them
آپ حوصلہ کریں اور بیٹھیں تشریف رکھیں، تھینک یو۔ یہی کوئسچن ہے، Repeat نہ کیا کریں۔ بنیادی
طور پر ان کے Colleagues کا کوئی قصور نہیں ہے، جو یہاں پر بیٹھے ہیں، I should not blame
them، In fact یہ اپنے کاموں کیلئے آئے ہوئے ہیں، جو کنسرنڈ منسٹر ہے، ان کا کام ہے کہ وہ کسی نہ کسی
اپنے Colleagues کو حوالہ کریں یا پھر ان کے ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے جن کے کوئسچنز ہیں کہ جی ہمارے
منسٹر یا ہمارے سپیشل اسسٹنٹ یا ہمارا پارلیمنٹری سیکرٹری نہیں ہے، پلیز برائے مہربانی یہ تو اچھا ہے، حاجی
صاحب کو میں Appreciate کروں گی کہ وہ پھر بھی انہوں نے جرات کا مظاہرہ کیا، شہرام خان پھر اٹھ
کے He wanted to give answer لیکن Specific information انہی ڈیپارٹمنٹس کے
پاس ہیں They will also go and get it، میرا Concern ہے ان منسٹرز کے ساتھ And

اور ان کو، بہت بری بات ہے، کبھی Casual matter I don't take it مطلب ہے this is no
اس اسمبلی سے Stricture ایشو نہیں ہوا، Stricture اگر آپ ایشو کریں تو وہ پھر ان کے ریکارڈ میں جائے
گا اور نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں یہ موجود ہے، ایسی Examples جہاں منسٹر کے خلاف Strictures ایشو
ہوئے ہیں اوپر سے، چیئر سے، I don't want to do that، میرے Colleagues ہیں لیکن اگر
ہاؤس کے ممبر کو اگر Lightly لیں گے دونوں طرف سے، ٹریژری بنچز سے یا اپوزیشن بنچز سے، تو پھر اس
کا مطلب ہے کہ ہم سب کو، Collectively اس ہاؤس کو Light لیا جاتا ہے Which nobody of
us will allow، تو میں اس کو کسچن کو بھی، ہم نے ریفر کر دیا ہے اور یہ جو کسچن ہے، اس کو میں ڈیفر کر
دیتی ہوں تاکہ مجھے اگر پتہ چل جائے، Answer، تو آپ ممبرز کو Concerned جنہوں نے سپلیمنٹریز
کئے ہیں، اس میں مینارٹی کوٹہ، ویمن کوٹہ اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن۔۔۔

سینئر وزیر (صحت): ٹھیک ہے۔

محترمہ مسند نشین: یہ اس کے حوالے سے ان کو Relevant information دے دیں اور سیکرٹریٹ کو
بھی اور Next اس کیلئے یہی کو کسچن میں ڈیفر کروں گی، Next Rota day یہ دوبارہ آئے گا۔

سینئر وزیر (صحت): تھینک یو جی۔ I will۔۔۔۔

Madam Speaker: And please convey my sentiments to the concerned Minister and Special Assistant. The 'Questions` Hour' is over. بس یہ ختم ہوگئے ہیں سارے

## غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2465 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ افغان کمشنریٹ صوبہ میں افغان مہاجرین کے مختلف اضلاع میں قائم کیمپوں
کی نگرانی اور ان میں تعمیر و ترقی کے کام سرانجام دیتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ افغان مہاجرین کی وجہ سے متاثرہ اضلاع میں یکساں تعمیر و ترقی کے کام نہیں
کئے گئے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2008 سے تاحال صوبے کے کون کونسے اضلاع افغان مہاجرین سے متاثر ہوئے ہیں، نیز ان میں کس نوعیت کے تعمیر و ترقی کے کام کئے گئے ہیں؛

(ii) مذکورہ تمام اضلاع کے نام، ان میں کئے گئے کاموں کیلئے منظور شدہ رقوم کی ہر سال کی الگ الگ ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ افغان کمشنریٹ صوبے کے مختلف اضلاع میں قائم کیمپوں کی نگرانی اور ان میں تعمیر و ترقی کا کام سرانجام دیتی ہے، البتہ افغان کمشنریٹ مختلف اضلاع میں کیمپوں سے باہر ترقیاتی کام کرتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ افغان مہاجرین کی وجہ سے متاثرہ اضلاع میں یکساں تعمیر و ترقی کے کام نہیں کئے گئے کیونکہ ڈونرز (عطیہ دینے والے ادارے) ڈسٹرکٹ کا انتخاب کرتے ہیں جس میں کمشنریٹ برائے افغان مہاجرین کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

(ج) (i) سال 2008 سے تاحال صوبے کے تمام اضلاع افغان مہاجرین سے متاثرہ ہوئے ہیں۔ کمشنریٹ برائے افغان مہاجرین نے تعمیر و ترقی کے کام 2009 سے شروع کئے ہیں، اس میں صحت، تعلیم، تعمیر گلیات، آبنوشی و نکاسی آب، ہنر دستکاری وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) تفصیل درج ذیل ہے:

سالانہ تفصیلات برائے منصوبہ جات برائے کمشنریٹ افغان مہاجرین۔

| S # | District | 2009 | 2010 | 2011 | 2012 | 2013 | 2014 | 2015 | Rs. (M) |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 01 | Abbottabad | 0 | 0 | 0 | 0 | 1 | 0 | 0 | 65 |
| 02 | Peshawar | 1 | 16 | 7 | 13 | 3 | 11 | 0 | 679.72 |
| 03 | Charsada | 1 | 0 | 3 | 2 | 0 | 0 | 0 | 63.99 |
| 04 | Nowshera | 2 | 13 | 0 | 5 | 1 | 9 | 0 | 326.11 |
| 05 | Mardan | 0 | 0 | 0 | 3 | 0 | 1 | 2 | 107.29 |
| 06 | Swabi | 0 | 0 | 0 | 1 | 2 | 4 | 0 | 66.76 |
| 07 | Bajor | 0 | 0 | 0 | 1 | 0 | 0 | 0 | 6 |
| 08 | Kohat | 0 | 0 | 1 | 6 | 0 | 0 | 0 | 104.07 |
| 09 | Hangu | 0 | 0 | 0 | 7 | 0 | 0 | 0 | 42.03 |
| 10 | Haripur | 3 | 7 | 1 | 1 | 2 | 7 | 0 | 257.6 |
| 11 | Mansehra | 0 | 0 | 0 | 6 | 1 | 2 | 0 | 133.17 |
| 12 | Swat | 0 | 0 | 9 | 2 | 0 | 0 | 0 | 152.69 |
| 13 | Buner | 0 | 0 | 0 | 2 | 0 | 0 | 0 | 35.24 |
| 14 | Malakand | 0 | 1 | 7 | 1 | 0 | 0 | 0 | 131.71 |
| 15 | Dir Upper | 1 | 0 | 9 | 3 | 0 | 0 | 0 | 163.99 |
| 16 | Dir Lower | 1 | 2 | 8 | 6 | 2 | 3 | 0 | 259.5 |
| 17 | Bannu | 0 | 0 | 4 | 11 | 0 | 0 | 5 | 145.47 |
| 18 | D I Khan | 1 | 0 | 1 | 2 | 0 | 0 | 0 | 46.92 |
| 19 | Laki Marwat | 0 | 0 | 3 | 9 | 0 | 0 | 0 | 81.1 |

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 20 | Tank | 0 | 0 | 1 | 2 | 0 | 0 | 0 | 41.03 |
| 21 | Chitral | 0 | 3 | 6 | 0 | 0 | 0 | 0 | 134.26 |
| | Total | 10 | 42 | 60 | 83 | 11 | 38 | 7 | 3044.7 |

2461 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جیلخانہ جات میں کلریکل سٹاف کی سنیارٹی کی بنیاد پر بھرتی کی جاتی ہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ1 سے گریڈ17 تک سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی پانے والے کلریکل اور دیگر سٹاف کے ناموں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے، نیز جن جن ملازمین کو ترقی نہیں دی گئی ہے، ان کے نام اور ترقی نہ دینے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؛

(ii) مذکورہ محکمہ میں کون کونسی پوسٹیں کب سے اور کیوں خالی ہیں، آیا محکمہ خالی پوسٹوں پر ملازمین کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ جیلخانہ جات میں کلریکل سٹاف کی سنیارٹی اور محکمانہ سروس رولز کے مطابق ترقیاں دی جاتی ہیں۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ جیلخانہ جات میں گریڈ1 سے گریڈ17 تک ترقی پانے والے کلریکل سٹاف اور جن ملازمین کو ترقی نہیں دی گئی، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

(ii) محکمہ ہذا میں کلریکل سٹاف کی ترقی کیلئے خالی آسامیوں کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی، محکمہ ارادہ رکھتا ہے کہ ترقی کیلئے تمام درکار دستاویزات مکمل ہونے کے بعد یہ معاملات عنقریب متعلقہ کمیٹی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ممبران اسمبلی جب کوئسچنز بھیجتے ہیں تو دو مہینے یا ڈیڑھ مہینے کے بعد کوئسچن آتا ہے، جب اس کا جواب، کوئسچن کا دیا جاتا ہے اور اس میں کوئی ممبر مطمئن جب نہیں ہوتا ہے، وہ ضمنی کوئسچن کرتا ہے اور منسٹرز صاحبان حکومت کی یہ حالت ہے، یہ آپ دیکھیں تو منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں اور کنسرنڈ منسٹر جان بوجھ

کر جواب دینے کی بجائے وہ اسمبلی میں آتا ہی نہیں ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئسچنز اکثریت سے اپوزیشن کے ممبران اسمبلی کرتے ہیں اور انہیں مطمئن نہیں کیا جاتا اور میں یہ سمجھتا ہوں میڈم سپیکر صاحبہ، میڈم سپیکر صاحبہ! اگر حکومت کی یہ حالت ہے، حکومت کی عدم دلچسپی کی یہ حالت ہے تو پھر ہمیں کوئسچنز بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کر دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، سردار اورنگزیب نلوٹھا ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ مسند نشین: نہیں، یہ تو، شہرام صاحب! آپ اور حاجی صاحب! آپ بھی جائیں، ذرا جا کے نلوٹھا صاحب کو پلیز لیکر آئیں۔ اب ایک چیز میں آپ کو یہ بتاؤں کہ میری طرف سے اگر یہ ہے کہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، حکومت ٹریژری بنچز کا اس میں کچھ بھی نہیں جانا، آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، بڑے دنوں کے بعد آیا ہے تو میری استدعا ہے کہ اس چیز کو، کوشش کریں کہ آج پرائیویٹ ممبرز کا سارا ایجنڈا ہم کمپلیٹ کر لیں، میری یہ ریکویسٹ ہے۔ میں آئٹم نمبر تھری، اتنی دیر میں جا رہی ہوں تاکہ ہم ٹائم جتنا وہ ہوتا ہے، راضی نامہ۔

## اراکین کی رخصت

محترمہ چیئرپرسن: 'Leave Applications': چھٹی کی درخواستیں ان معزز اراکین نے بھجوائیں، درخواستیں ارسال کی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب محمد شیراز خان صاحب 13-08-2015؛ جناب سردار محمد ادریس صاحب 13-08-2015؛ جناب محمد علی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری 13-08-2015؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے 13-08-2015؛ جناب سردار فرید صاحب، ایم پی اے 11-08-2015؛ جناب خلیق الرحمان صاحب، پارلیمانی سیکرٹری 13-08-2015؛ محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ، ایم پی اے 07-08-2015 تا 13-08-2015؛ محترمہ خاتون بی بی صاحبہ، ایم پی اے 13-08-2015؛ جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے 13-08-2015؛ جناب انور حیات خان، ایم پی اے 13-08-2015؛ جناب جمشید خان صاحب، ایم پی اے 13-08-2015؛ جناب زاہد خان درانی صاحب، ایم پی اے 13-08-2015 تا 05-09-2015؛ یہ درخواستیں بغرض منظوری ایوان کو پیش کرتی ہوں، کیا ایوان اسے منظوری دے رہا ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ مسند نشین: درخواستیں منظور کی جاتی ہیں۔ آئٹم نمبر چار پہ میں ایک، معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں معزز اراکین اسمبلی کے بیرونی دوروں سے متعلق ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، سردار اورنگزیب نلوٹھا واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آگئے)

Madam Chairperson: Welcome back Nalotha Sahib! Welcome back.

## محترمہ مسند نشین کی جانب سے ایک اعلان

محترمہ مسند نشین: میں اپنا جو یہ آئٹم نمبر 4 ہے، یہ دوبارہ Repeat کرتی ہوں تاکہ معزز ممبران کے نوٹس میں یہ بات آئے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں معزز اراکین اسمبلی کے بیرونی دوروں سے متعلق ایک کمیٹی بنائی گئی ہے، اس سلسلے میں دوسرے معاملات کے علاوہ بیرونی دوروں پر ممبران اسمبلی کو بھیجنے سے پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پارلیمنٹری سروسز کی مشاورت سے اور ان کی معاونت سے ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے جو کہ 18 اگست 2015 سے یعنی صبح 10 بجے سے شروع ہوگی اور یہ تقریباً 20 تاریخ تک، 18 سے 20 تک رہے گی اور پھر اس کے بعد اس کا سیکنڈ فیز 24 سے 28 تک ہوگا اور آخر میں وہ آئی ٹی کی جو ہے وہاں پہ اسلام آباد میں ٹریننگ ہوگی، تو اسلئے آپ سب معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس ٹریننگ میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں اور اس کے علاوہ ایک پروفارما جو کہ ہاؤس میں تقسیم کیا گیا ہے، اس کو بھی پر کرکے جلد از جلد اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائیں تاکہ آپ کا جو ڈیٹا اور سٹیٹسٹکس ہے، وہ کمپلیٹ ہو سکے۔ شکریہ۔

## مسئلہ استحقاق

محترمہ مسند نشین: آئٹم نمبر 5: جناب محمود جان! ایم پی اے صاحب، پریویلج موشن۔

جناب محمود جان: شکریہ، چیئرپرسن صاحبہ۔ 20 مئی 2015 رات کو میں نے ایس ایچ او۔۔۔۔

(شور)

Madam Chairperson: Order in the House, I want complete order in the House.

جناب محمود جان: 20 مئی 2015 رات کو میں نے ایس ایچ او ریگی خوشدل سے لائسنس دار اسلحہ پکڑنے پر بات کی جس پر انہوں نے بڑی بد تمیزی کے ساتھ بات کی اور فون بند کر دیا۔ اگلی صبح 21 مئی 2015 کو ایک پر امن جلوس لائسنس دار اسلحہ پکڑنے کے خلاف نکالا، ایس ایچ او متھرا عبداللہ جلال اس کارروائی کے دوران آئے جو بڑی بد تمیزی سے پیش آئے اور کہا کہ آپ ایم پی اے اپنے لئے ہیں، میرے لئے نہیں ہیں اور بہت نازیبا الفاظ استعمال کئے جس سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہٰذا اس تحریک کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ان دونوں کو فوری معطل اور Suspend کیا جائے۔ میڈم! ۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: جناب لاء منسٹر۔

جناب محمود جان: زه خبره کومه لږ۔

محترمہ مسند نشین: ان کا جواب لیں، اچھا یہ آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔ محمود صاحب! تاسو خبره کوله، ډیټیل کښې خبره کول غواړئ؟

جناب محمود جان: جی زه خبره کوم، میډم!

محترمہ مسند نشین: (وزیر قانون سے) ان کا پہلے میں Point of view سن لوں، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمود جان: میډم! مونږه خبره کوؤ چې زمونږ پولیس کښې ډیر زیات چینج راغلے دے جی، بالکل دیکښې څه شک نشته جی، زمونږ د آئی جی لیول نه واخله تر ایس پی لیول پورې زمونږ ډیر ښه افسران دی، هم هغه چې کوم مونږ د هغوی نه غواړو، توقعات دی، په میرټ او په قانون باندې کار کوی خو زمونږ د ډی ایس پی لیول نه واخله تر لاندې لیول پورې پولیس کښې جی هیڅ فرق نه دے راغلے، هم هغه تهانه کلچر تهانه راج دے، هیڅ فرق پکښې نشته جی، چې د یو ایم پی اے سره دوئ داسې سلوک کولے شی نو دا غریب عوام د علاقې چې دے هغه خو هغوی ته هډو د سره اول سړی نه ښکاری، انسان نه ښکاری، داسې رویه ورسره اختیاروی۔ زمونږ دا ایس ایچ او ریګی چې وو خوشدل خان، د الیکشن ډیوټئ دوران کښې ما هغه ویډیو سی سی پی صاحب له هم ورکړې وه او نورو الیکشن کمیشن له مو ورکړې وه چې دوئ باندې دا پابندی وه چې تاسو به پولنګ سټیشن کښې نه Enter کیږئ جی او د هغه پارټئ نامه نه اخلمه جی خو د یو پارټئ Candidate سره په پولنګ سټیشن کښې ولاړ وو او هغه تاپې ئے وهلې

او دے ورته ولاړ وو او یو ماشوم ورته په ویډیو ریکارډنګ کښې اووئیل چې ماما ویډیو د رنه کوی، احتیاط کوه نو دغسې افسران چې مونږ وایو چې زمونږ حفاظت به کوی، چې هغه خلقو سره ملاویږی نو هغه به څه اوکړی جی۔ بیا هم دغه رنګ زمونږ دا دویم ایس ایچ او عبدالله جلال صاحب چې هغه په متهره کښې ایس ایچ او تعینات کیدو، هغه وخت کښې د هغه رینک وو اے ایس آئی، اسسټنټ سب انسپکټر، ایس آئی نه اسسټنټ سب انسپکټر جی، آیا زه محکمې نه تپوس کوم چې مونږ سره انسپکټران او سب انسپکټرانو کمے دے چې یو نالائقه کس راپاڅوی او هغه ایس ایچ او جوړوی، چې هغه له د یو مشر سره د خبرو طریقه هم نه ورځی جی؟ که داسې خلق زمونږ مشری کوی او زمونږ د حفاظت د پاره وی جی نو بیا د الله زمونږ او د قوم مل شی جی۔ زه تاسو ته دا ریکویسټ کومه جی چې د دوئ خلاف سخت نه سخت کارروائی اوشی جی چې آئنده د پاره څوک راپاڅی نه او د یو ایم پی اے او د یو عام کس تذلیل نه کوی جی۔ بل یو ریکویسټ هم تاسو ته کومه جی، چونکه د پریویلج کمیټئ چیئرمین ډپټی سپیکر وی جی او زمونږ ډپټی سپیکر صاحب نشته جی نو که دا رنګې مونږ صرف تحریکونه پیش کوؤ جی او هغه بس پراته وی او تهانړې ته ځی او عمل پرې نه کیږی نو د دې نه څه فائده هم نشته جی، نو دغسې یو رولنګ ورکړئ چې یو سینیئر ممبر د کمیټئ چې کوم دے هغه د چیئر کولے شی او دا چې څومره پینډنګ کارونه دی، څومره هغه دی چې هغه هم په لاره باندې شی او کارونه اوشی جی۔ تهینک یو، جی۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> میڈم نگہت اورکزئی!

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ سب سے پہلے تو آپ کو، اس Custodian of the House کی چیئر پہ آپ بیٹھی ہیں، آپ کو مبارک ہو۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> آپ چونکہ اس دن موجود نہیں تھیں اور میں نے اس پہ بات کرنی تھی، میں ان کے پوائنٹ پہ بھی آنا چاہ رہی ہوں کہ آج اس ہاؤس میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جب آپ اس چیئر پہ بیٹھی ہوئی ہیں کہ 99 Constituencies نہیں ہیں، ہم سب لوگ برابر ہیں اور یہاں پہ جتنی بھی مینارٹی اور لیڈیز کی

سیٹس ہیں کیونکہ اس عہدے پہ ہماری ایک معزز رکن اسمبلی جو ہیں، وہ اگر Custodian of the House کی چیئر پہ بیٹھ سکتی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اب مردوں کو اپنے دماغوں سے یہ بات نکال دینی چاہیئے کہ صرف مرد ہی اس اسمبلی کے ممبر ہیں، یہاں پہ عورتیں، مینارٹی، سارے جو ہیں وہ برابر ہیں اور آئندہ کیلئے اگر کسی نے بھی ہمیں 99، 99 کی بات کرنے کی کوشش کی تو پھر میڈم سپیکر موجود ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ! میں اسی موضوع پہ آتے ہوئے جو میرے آنریبل ممبر زنے بات اٹھائی ہے، یہاں پہ جی، یہاں تبدیلی آئی نہیں، آگئی ہے، بالکل میڈم سپیکر کی جو انہوں نے چیئر سنبھالی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! یہاں پہ اگر آپ گیلری میں دیکھیں تو یہاں پہ تحریک استحقاق جب کسی محکمے کے خلاف آتی ہے یا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے خلاف آتی ہے تو اس ڈیپارٹمنٹ کا کوئی نہ کوئی سینیئر آفیسر یہاں پہ موجود ہوتا ہے اور چونکہ میڈم سپیکر صاحبہ! آپ پارلیمان کا ایک، یعنی بہت عرصے تک آپ ایک حصہ رہی ہیں اور ابھی بھی ایک حصہ ہیں اور اس چیئر پہ بیٹھی ہوئی ہیں تو میرا خیال ہے آپ کی رولنگ کیونکہ دو سالوں سے تو ہم رولنگ سنتے آئے ہیں لیکن آج کی آپ کی رولنگ بہت اہم ہو گی کیونکہ یہاں پہ ہر سیکرٹری جو ہے تو وہ موجود ہونا چاہیئے، ہر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو، پولیس کے آفیسر ز کو اور دوسری میڈم سپیکر صاحبہ! ایک بات میں کہوں گی کہ ہمیں، جب ہم لوگ آتے ہیں، یہ میں پہلے بھی بار بار یہ نکتہ اٹھا چکی ہوں کہ ہمیں بہت زیادہ یہ آرمی کی جو چیک پوسٹس ہیں، اس پہ ہمیں بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میڈم! وہ پوچھتے ہیں، آپ کہاں سے آئے ہیں، کارڈ دکھائیں، کہتے ہیں کہ نہیں یہ کارڈ تو ہم، نہیں یہ کارڈ تو کوئی بھی پھرا سکتا ہے، میڈم سپیکر صاحبہ! میں نے پہلے بھی سپیکر صاحب سے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ خدا کیلئے آپ ان لوگوں سے بات کریں اور یا ہم لوگوں کو معزز یہ جو ہمارے کے پی کے کے لوگ ہیں، ان چیک پوسٹوں سے کیسے گزریں اور کیسے ان کی انا اور خودداری کو تکلیف نہ ہو کیونکہ آج ایک ایسا واقعہ ہوا ہے کہ ایک چیک پوسٹ پہ آرمی کے ایک سپاہی نے جو ہے تو 'ایکس' وزیر بھی وہ رہ چکا ہے، ملک ریاض اعوان اس کا نام ہے، آج اس کے کپڑے بھی پھاڑ دیئے، اس پہ بندوق بھی تان لی جبکہ وہ اپنے بچوں کو لینے کیلئے آرمی سکول سے وہ Pick کرنے کیلئے جا رہا تھا، تو اس کیلئے خدا کیلئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ ہی اس میں کچھ مطلب مداخلت کر کے اور ان لوگوں کو سمجھائیں کہ ہم بھی اس پاکستان کے شہری ہیں، ہم بھی اس کے پی کے کے محب وطن شہری

ہیں، اگر ہمارا داخلہ کینٹ پہ اور ان جگہوں پہ ہماری جان پہچان اور ہماری جو Identity اگر وہ نہیں پہچان سکتے ہیں تو کم از کم ان کے ساتھ ایک پولیس کا آدمی کھڑا کر دیں جو کہ سب لوگوں کو جانتا بھی ہو اور سب لوگوں کو پہچانتا بھی ہو کہ یہ آیا افغان ہیں، دہشتگرد ہیں یا پاکستانی ہیں یا خیبر پختونخوا کے شہری ہیں، تو اس میں مہربانی کریں آپ پلیز جی۔

محترمہ مسند نشین: تھینک یو، نگہت اور کرزئی صاحبہ! اس پریویلج موشن کے ساتھ اس کی Relevance صرف اتنی ہی ہے کہ وہ پولیس کے ایک انسپکٹر کے حوالے سے ہے اور آپ کا جو Concern ہے، وہ کنٹونمنٹ سے ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت Special consideration ہے For security concerns but we can take it up with the Station Commander تاکہ اس طرح کی چیزیں لیکن اب جب اس کی مکمل سٹوری آنے کے بعد ہی You can say, apparently بعض اوقات آپ کو On the face of کچھ اور لگتا ہے جب آپ ڈیٹیل منگوائیں گے، تو اس کی ہم ان سے ضرور ڈیٹیل مانگیں گے۔ اکبر حیات صاحب! آپ اسی کے بارے میں کر رہے ہیں یا آپ بھی مبارکبادی دیں گے۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، مفتی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ارباب اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: جی جی شکریہ۔ میډم سپیکر! ښنګه چې جی دا محمود جان صاحب خبره اوکړه، دا بالکل حقیقت خبره ده خو زه افسوس سره دا وایمه چې دا پریویلج چې زما خیال دے، هفته لس ورځې مخکښې پیش شوے وو او پکار ده چې نن په دې ګیلرئ کښې کم از کم چې ډی آئی جی صاحب یا ایس ایس پی صاحب ناست وے نو د هغه به مونږ ته پته لګیده چې اؤ واقعی د دې خبرو دوئ ته احساس شته چې زمونږ په یو آنریبل ایم پی اے باندې چې کوم دے نو ظلم یا زیاتے شوے دے۔ میډم سپیکر! دیکښې زما په خیال زما دې ورور ډیر ښه پوائنټ اوچت کړو خو دیکښې د دوئ غلطی نشته چې یره ایس ایچ او صاحب داسې اوکړل، ډی ایس پی صاحب داسې اوکړل، ایس پی، دا ټوله غلطی د دې ګورنمنټ ده، دوئ داسې تاثر ورکړے دے بلکه د آئی جی پورې چې یره ایم پی

ایز چې کوم دے نو یره د ده هېڅ څه حیثیت نشته، که تاسو ته ایم پی ایز راځی دوئ Ignore کوئ، دوئ بې عزته کوئ، د دوئ Insult کوئ، تاسو ته څوک څه وئیلې نشی ځکه چې تاسو غیر سیاسی یئ۔ میډم سپیکر! دا هغه د تذلیل طریقه ده، دا به د دوئ غاړې ته پخپله پریوځی۔ جناب سپیکر! دا څه اپوزیشن سره دوئ څه ظلم نه دے کړے، دا د ټریژری بنچز یو غړے دے نو چې د ده Respect نه کیږی نو زه دا وایم چې زما په حلقه کښې چې کوم درې تهانړې دی، زما به څه حال وی؟ چونکه ما نه وئیل خو دا وخت اوس د موقعې نه به فائده واخلم۔ میډم سپیکر صاحب! ما تهانړې ته فون اوکړو یو درې ورځې مخکښې، ما وئیل یره دلته څلور شپږ تنان دی، سره د کلاشنکوفو ولاړ دی او څه مسئله ده، تاسو راشئ معلومات ئے اوکړئ، د ډیر وخت نه ناست دی، یوولس نیمو پورې جی ما فونونه کول، رانغلل، بیا ورته ما فون اوکړو د شکریې د پاره چې ستاسو ډیره مهربانی، تاسو رانغلئ، هغوی واپس لاړل، نو وائی څه وقوعه خو نه ده شوې چې مونږ راغلی وے۔ میډم سپیکر! نو چې وقوعه کیږی، وقوعې نه پس چې مونږ څوک مړه کړی، بیا به دوئ راځی؟ دا زمونږ د حکومت او زمونږ د دې پولیس دا حال دے۔ په هغه ورځ باندې زمونږ چیف منسټر صاحب د هغه شهدائے پولیس په ورځ باندې دومره تعریف د پولیس اوکړو، دومره تعریف د پولیس اوکړو چې پولیس ته نن محمود جان هم څه نه ښکاری، زما په خیال دا مونږ هم ورته څه نه ښکارو۔ زما په خیال دوئ Bound کول پکار دی چې کوم زمونږ لیګل رائټ دے، چې کوم زمونږ Genuine خبره وی، هغه به دوئ ډیر Respectable طریقې سره اؤری او کم از کم دا تاثر کوم چې تاسو ورکړے دے دې پولیس والا د پاره، دا تاثر ختمیدل پکار دی۔ میډم سپیکر! په تیر شوی حکومت کښې به دا مونږ اؤریدل چې یره د ایم پی ایز، مونږ نه هم خلق توقع لری، مونږ نه هم خلق طمعې لری، مونږ له خلقو ووټ د دې د پاره راکړے دے چې مونږ به هغوی له روزګار ورکوؤ، مونږ به د هغوی کارونه کوؤ۔ میډم سپیکر صاحبه! د غیر سیاسی پولیس په وجه باندې پولیس پخپله مرضئ باندې چې څومره اپوائنټمنټس دوئ کوی، هغه اپوائنټمنټس کوم چې د سپیشل فورس په شکل کښې دی، کوم چې څه پوښتنه ئے نشته، میډم سپیکر صاحبه! چې دا سپیشل فورس بهرتیانې هم اوس ډی ایس

پی، ایس ایچ او او ایس ایس پی په خپله مرضئ باندې کوی او زمونږ نه پکښې پښتنه هم نه کیږی نو زما په خیال زمونږ په دې ایوان کښې د ناستې څه مقصد نشته او که کښېنو نو د تذلیل نه سیوا بله خبره نشته۔ میډم سپیکر صاحبه، په دې باندې تاسو له رولنگ ورکول پکار دی چې یو خو په دې گیلرئ کښې پکار ده چې ناست وے ایس ایس پی یا ډی ایس پی ناست وے ، باوجود د دې چې هر ځل زمونږ سپیکر صاحب دا رولنگ ورکړے وو چې کله د چا سره Concerned سوال وی او هغه دلته حاضر نه وی، د هغه خلاف به مونږ ایکشن اخلو۔ دا زما خبره ده، ما ته پته ده میډم صاحبه! چې ان شاء الله ته به په دې باندې ښه دغه او کړې۔

محترمہ مسند نشین: تھینک یو، اکبر حیات صاحب۔ مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: Madam! I have a suggestion، یو تجویز جی زما ذهن کښې دے۔ میډم خبره اوکړله نگهت اورکزئی صاحبه نو دې چیک پوسټونو باندې که تاسو داسې هغوی ته دغه ورکړئ چې دا کوم گاډی باندې د اسمبلی سیکرټریټ چې کوم ټوکن دے ، دا پرې د پاسه لگیدلے وی جی نو زما په خیال کښې دا د پهچان د پاره د ټولو نه لویه خبره ده۔ که فرض کړه د کینټ د طرف نه کوم سټیکر ملاویږی، د هغې دومره Long pocedure دے جی، که د اسمبلی سیکرټریټ والا سټیکر چې کوم دے نو هغوی دغه کړی، Accept کوی د دغې علاقو چې کوم دے نو د داخیدلو د پاره، زما په خیال به یو اسانه طریقه وی جی۔ شکریه جی۔

Madam Chairperson: اچھا I would like to hear from the Law Minister, janab Law Minister Sahib.

جناب امتیاز شاہد(وزیر قانون): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سب سے پہلے تو میڈم سپیکر صاحبہ کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انتہائی اہم منصب پہ انہوں نے، عہدے پہ، منصب پہ، کرسی پہ، وہ چارج سنبھالا۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: بڑی مہربانی۔

وزیر قانون: اس کے بعد، اس کے بعد میں محمود جان صاحب کی اس تحریک استحقاق پہ سب سے پہلے آتا ہوں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے، ایک واضح پالیسی ہے ہماری کہ ہم محکمہ پولیس

کے اس ادارے میں کسی قسم کی Interference نہیں کرتے، یہ سب پہ ثابت ہے لیکن اس کا مقصد ہر گز یہ نہیں ہے کہ ہماری پولیس ہمارے کسی بھی معزز رکن خواہ اس کا تعلق اپوزیشن سے ہے یا ٹریژری بنچز سے ہے، اس پہ ہاتھ ڈالے یا اس کی تذلیل کرے۔ تو اس سلسلے میں محمود جان صاحب چونکہ، جس دن یہ واقعہ ہوا تھا تو میرے ساتھ بذات خود یہ رابطے میں تھے اور میں نے اس وقت بھی انتہائی کوشش کی تھی کہ اس معاملے کو میں کسی طریقے سے Patchup کرلوں لیکن Unfortunately میں ناکام ہوا۔ اب جہاں تک اس استحقاق کا تعلق ہے، محمود جان صاحب ہمارے اس ایوان کے معزز رکن ہیں اور میں بحیثیت لاء منسٹر گورنمنٹ کی طرف سے اس استحقاق کو Fully سپورٹ کرتا ہوں، نہ صرف سپورٹ کرتا ہوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ سب سے پہلے اس ایس ایچ او کو سسپنڈ کیا جائے، اس کے بعد یہ استحقاق آگے جائے۔ اس کے علاوہ مفتی صاحب نے کل پرسوں ہماری اسمبلی میں بونیر کے حوالے سے پولیس کے تشدد آمیز رویہ کے خلاف جو انہوں نے یہ کوسچن اٹھایا تھا پوائنٹ آف آرڈر پہ، اسی وقت بھی سپیکر صاحب نے کلیئر کٹ آرڈر دیا تھا لیکن پھر بھی اگر کوئی Ambiguity ہے تو ہم بونیر کے عوام کے ساتھ ہیں اور ان پہ جو ظلم تشدد کیا گیا ہے، اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور فوری طور پر ایک ہفتے کے اندر اندر اس واقعے کی بھی رپورٹ جو ہے تو وہ ایوان کو پیش کی جائے۔

محترمہ مسند نشین: بہت شکریہ لاء منسٹر صاحب۔ بس تھوڑی سی اس میں وہ ہے، میرے کنفیوژن میں آپ نے اضافہ کیا ہے، سسپنشن کا آرڈر میں کروں گی یا آپ کریں گے؟

وزیر قانون: میں یہی کہتا ہوں کہ اس کو Already میں، آپ رولنگ دیں اور ہم سسپنشن جو ہے، تو وہ Implement کر دیں گے۔

محترمہ مسند نشین: بالکل بالکل، میں تو یہ ہاؤس کو Put کروں گی، اس کو ریفر کرنے کے حوالے سے سسپنشن کا فیصلہ آپ کریں گورنمنٹ کی سطح پر، اس پر میری رولنگ کی ضرورت نہیں ہے اور میں یہ بتانا چاہوں گی کہ یہاں پر پولیس کے کسی سینیئر آفیسر، (مداخلت) تشریف رکھیں، اس کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ جب ہمارے پاس Matter آئے گا کوئی بھی، Police related ہو تو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے Concerned person، اس کے تھرو جاتا ہے، تو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے جو آفیشلز ہیں،

ان کو میں چیک کر رہی ہوں۔ ویسے تو آفیشلز کی تعداد بڑی ہی معدوم قسم کی ہے، مجھے بھی شرم آئی ہے لیکن میں ایک دفعہ آج ان کو دے رہی ہوں، مہمانی کرتی ہوں ان کی لیکن Next Time جس ڈیپارٹمنٹ کا یہاں پر Rota Day ہو، اس کے سینیئر ترین آفیسر اور اگر سینیئر ترین نہ ہو تو Second in Rank یہاں پر موجود ہو اور سیکرٹری کے آفس میں پہلے آکر اپنی Presence مارک کرنا، This is my ruling today، اگر وہ نہیں ہوگا تو If that officer is not there, the department concerned will be made responsible and that will be takenup then with the government for very strict action, disciplinary action against the concerned Secretary. اور میں آپ کو دوسری بات یہ بھی بتاؤں کہ یہ آپ لوگ جس کا Concerned relevant agenda ہے، چاہے وہ کوئسچن ہے، چاہے وہ کوئی موشن ہے، پریویلج، ایڈجرنمنٹ یا ریزولیوشن، Please take it seriously and don’t say کہ اگر یہاں پر ایک تھوڑی سی Relaxation آپ کو دی جاری ہے کہ آپ کے اوپر کام کا بوجھ ہے، This is the most important task, each one of us is accountable to the public of this Province. You are the public servants and we are the public representatives۔ پبلک ہماری طرف اپنے ایشوز کی Redressal کیلئے دیکھ رہی ہے، نوٹ کر رہی ہے۔ اگر آپ نے یہ والا کرنا ہے اور جہاں تک تعلق ہے تو میں یہ کوئسچن، پریویلج موشن ریفر کر رہی ہوں ہاؤس کو، جو بھی ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہو۔

Is it the desire of the House that the privilege motion be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Chairperson:</u> So the ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it and this is referred to the Privilege Committee and let me also give direction to the Assembly Secretariat because under rule 168, if the Secretary, if the Chairman is not available of any Committee, the Secretary can convene the Committee and fix the time for it under rule 168. So, I will ask the Secretary to convene this Committee meeting within 10 days time and any Member, Senior Member selected by the Committee will takeup this privilege motion. Item No. 6-----

(Interruption)

محترمہ مسند نشین: مفتی صاحب! بار بار Interject نہ کریں، پلیز خفا نہ ہوں۔ اچھا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ میڈم۔ میں لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے مسئلے پر ایکشن لیا لیکن ساتھ ساتھ ایک گزارش اور بھی کرتا ہوں کہ ہمارے ایک آنریبل ممبر صاحب کی جس طرح Insult ہوئی ہے، اس طرح ہماری پوری قوم کی وہ جو ہوئی ہے تو اس پر بھی ایکشن لے کر اس ایس ایچ او کو فوری طور پر سسپنڈ کیا جائے Till جو Facts finding ہے، اس وقت تک اس کو فوری طور پر، اس کی مہربانی ہوگی۔

محترمہ مسند نشین: کونسا والا ہے، اسی، اسی کا؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی، جی، وہ جو پرسوں تشدد ہوا تھا ہمارے احتجاجی مظاہرین پر، یہ بنیادی۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: وہ انہوں نے Already مجھ سے پہلے کہا ہے کہ ہم ایک ہفتہ پہلے، ایک ہفتے کے اندر اندر اس پر ایکشن لیں گے لیکن آپ آنریبل ممبر کی یہ درخواست ہے لاء منسٹر صاحب! کہ اس پر بھی ایکشن لیا جائے، تو پلیز برائے مہربانی گورنمنٹ کی اب یہ Prerogative ہے، You should take action، ہاؤس کی طرف سے آپ نے Sentiment دیکھ لی ہیں۔ لاء منسٹر۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جی، میں ایک بار پھر یہ وضاحت کرتا ہوں کہ بونیر کے واقعے میں جو تشدد ہوا ہے، ہماری حکومت اس کو Fully condemn کرتی ہے اور ہرگز ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ غریب عوام پر تشدد کیا جائے، بیگناہ لوگوں کو مارا جائے اور بیگناہ لوگوں کی بے عزتی اور تذلیل کی جائے، تو اس سلسلے میں جو بھی متعلقہ ایس ایچ او ہے، میں اس کو سسپنڈ کرنے کے احکامات کرتا ہوں اور Similarly میں ایک بار پھر وضاحت کرتا ہوں کہ محمود جان صاحب کی جو تحریک استحقاق ہے کہ اس ایس ایچ او کو بھی سسپنڈ کرتے ہیں تا حکم۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: زبردست، محمود جان صاحب آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہ رہے ہیں لاء منسٹر صاحب کا۔ اچھا محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ سر! وہ موؤر ہیں، ان کی بات سنتی ہوں، آپ کی طرف آ رہی ہوں۔

جناب محمود جان: میڈم! میں شکریہ ادا کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب کا لیکن ساتھ ساتھ یہ کوئسچن بھی کرتا ہوں، انہوں نے تو کہہ دیا کہ میں سسپنشن آرڈر جاری کر دوں گا لیکن یہ محکمہ، ڈیپارٹمنٹ جو ہے، سی ایم کے انڈر آتا ہے، یہ نہ ہو کہ یہ سسپنشن آرڈر جاری کریں اور اس پر عملدر آمد نہ ہو تو پھر بھی یہ اسمبلی کا استحقاق مجروح ہو گا اس سے، تو اسلئے میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں، اس کی بھی۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: یہ آپ کو میں، Mind you that Law Minister represent the Chief Minister for all the offices that he is directly responsible for اور آپ ان کو Underestimate نہ کریں، یہ طبیعت میں ملنگ ہوں گے لیکن ان کے اختیارات دبنگ ہیں۔ جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی میڈم سپیکر صاحبہ! شکریہ۔ میں لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ممبر کی۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اذان ہو رہی ہے۔ (مداخلت) اچھا چلیں بولیں، سوری اورنگزیب نلوٹھا صاحب، میں نے کہا شاید۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آج ان کا واقعی بڑا جلال ہے، اللہ کرے کہ اس حکومت میں ایسی طاقت آجائے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایس ایچ او کو لاء منسٹر صاحب نے سسپنڈ کر دیا ہے، اگر یہ سسپنڈ خدانخواستہ نہ ہوا تو، اور اس میں اسلئے شک کا اظہار کر رہا ہوں کہ اس سے پہلے مشیر لاء عارف یوسف صاحب پچھلے سال رمضان شریف میں میرے حلقے میں تشریف لے گئے اور وہاں پر انہوں نے مجھے بھی بلایا اور تھانہ حویلیاں کے ایس ایچ او کو انہوں نے سسپنڈ کر دیا، بڑی بڑی خبریں اخباروں میں لگیں، سرخیاں لگیں کہ ایس ایچ او حویلیاں کو مشیر لاء نے سسپنڈ کر دیا ہے، میڈم صاحبہ! وہ ایک گھنٹے کیلئے سسپنڈ ایس ایچ او نہیں ہوا، تو میں کہتا ہوں اگر یہ سسپنڈ نہ ہوا ایس ایچ او تو پھر کیا ہو گا؟ میں یہ سوال لاء منسٹر صاحب سے کرتا ہوں۔ شکریہ، میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ مسند نشین: نہیں، مجھے امید ہے یہ ان شاء اللہ ضرور ہوں گے اور آپ فکر نہ کریں، یہ تب کی بات ہے Lets not speculate، اس پر ٹائم نہ ضائع کریں، ایجنڈا بہت زیادہ ہے۔ جی سر، ٹھیک ہے وہ پھر ہم

دیکھیں گے۔ یاد رکھیں، اس ہاؤس کے فلور پر گورنمنٹ کی سائڈ سے ایشورنس کرنا اور پھر اس کو نہ Commit کرنا، ایک بہت ہی سیریس قسم کی Violation ہے اور اگر ہاؤس کی اس وقت گورنمنٹ ایشورنسز کمیٹیActive نہیں ہےFor reasons, otherwise یہ تمام بلا کر ان کی جواب طلبی کر سکتی ہے، تو اسلئے یہ بات نہیں ہے کہ Lightlyلیں، وہ بھی گورنمنٹ کے بڑے ذمہ دار منسٹر ہیں۔ جب انہوں نے سوچ کر یہ بات کی، ہم نے ان کی طرف کوئی پریشر نہیں ڈالا لیکن جب انہوں نے یہ طے کر کے دیا ہے کہ That means He means the business۔ ابھی پلیز، مزید ٹائم نہ ضائع کریں اور اگلے آئٹم کی طرف آتے ہیں، بہتImportant Adjournment Motionہے۔

## تحریک التواء

<u>محترمہ مسند نشین</u>: تحریک التواء ہے، جناب زرین گل خان صاحب، ایم پی اے۔

(شور)

<u>Madam Chairperson</u>: Order in the House,

مہربانی، گپ شپ کیلئے باہرLobbies میں۔۔۔۔۔

<u>جناب زرین گل</u>: دا جی، دا ھاؤس In Order کړئ جی چې بیا مونږ دا ډیر انتهائی اهم۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: جی جی، میں نے کر دیا ہے۔ ارباب جہانداد صاحب! مہربانی۔

<u>جناب زرین گل</u>: میڈم سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ اخباری اطلاعات کے مطابق پنجاب نے 119 ارب روپے کی آبی زر تلافی کا خیبر پختونخوا کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے، اسی طرح IRSA Act میں ترامیم کی بھی مخالفت کی ہے۔ جناب سپیکر! کے پی کے حکومت نے مشترکہ مفادات کونسل میں تحریک پیش کی ہے کہ پنجاب اور دیگر صوبوں کے ذمہ غیر استعمال شدہ پانی کی مد میں 119 ارب روپے واجب الادا ہیں لیکن وہ ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں جس سے ہمارا غریب صوبہ اربوں روپے سے محروم ہو گیا ہے، لہذا اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میډم! زه پرې سپیچ اوکړم که نه جی تا سو۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: زه مخکښې دا غواړمه چې حکومت طرف نه د دې Admissibility باندې خبره اوکړو، بیا که تاسو ډیټیل څه ورکول غواړئ I don't mind که د دې بیا چې هغه به ما ته بیا وائی چې دا هغه د دې مخالفت کوی، د هغوی خیال کښې دا Admissible دے او که نه دے۔ لاء منسټر صاحب! تاسو به Deal کوئ دا؟ عنایت الله صاحب! تاسو Deal کوئ؟ Does the government oppose it? Do you oppose it?

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ تھوڑا، تھوڑا وہ Explain کر دیں، میرے خیال میں یہ Debatable ہو سکتی ہے، ڈیبیٹ مطلب وہ، وہ اگر چاہتے ہیں کہ اس کو، چاہتے ہیں کہ اس کو Admit کیا جائے ڈیبیٹ کیلئے تو اس میں کوئی وہ نہیں رہے گا لیکن Let him explain۔

محترمہ مسند نشین: اوکے څه ته، پلیز تاسو لږ خپل طرف نه تفصیل اووایئ۔

جناب زرین گل: تھیک شوه جی۔ تھینک یو میډم سپیکر۔ میډم سپیکر! دا ما په دې باندې مخکښې یو قرارداد دغه کړے وو، هغه قرارداد Unanimously پاس شوے وو۔ میډم سپیکر! زه تاسو ته د دې لږ بیک ګراونډ وایم۔ د دې جی بیک ګراؤنډ دا دے چې دا کوم وخت کښې د برټش انډیا وخت وو، برټش انډیا وخت کښې چې کوم دے نو یو تنازعه پیدا شوې وه په 1920 کښې، هغه تنازعه دا وه چې د درې ریاستونو تر مینځه، پنجاب چې کوم دے چونکه هغه یوه صوبه وه برټش ګورنمنټ وخت کښې، بیکانیر چې کوم دے هغه یو ریاست وو، سندھ چې کوم دے نو هغه هم یوه صوبه وه، هغه وخت کښې دا خبره برټش ګورنمنټ دغه کښې اوشوه چې دا د اوبو تقسیم چې دے دا فائنل شی، یو دغه شی، نو برټش ګورنمنټ د هغې د پاره یو پنجاب بهاولپور، بیکانیر سټیټ د دوئ تر مینځه چې دا Dispute پیدا شو نو په هغې دوئ د Sutlaj Valley Tripartite یو معاهده اوکړه۔ هغه معاهده چې کوم دے، هغه معاهده اونشوه۔ بیا 1932 کښې Sutlaj Valley Project Inquiery Committee تشکیل کړے شوه۔ بیا 1935 کښې Anderson Committee جوړه شوه۔ بیا 1939 کښې د سندھ حکومت په شکایت باندې د سکھر بیراج کنسټرکشن په وجه باندې سندھ حکومت شکایت اوکړو۔ بیا د هغې نه پس په 1942 کښې Rau Commission جوړ شو جی۔ بیا په 1968

کښې اختر حسين کميشن ګورنر ويسټ پاکستان د لاندې يو کميشن جوړ شو۔ يکم جولائی 1970 کښې هغوی رپورټ ورکړو خو بيا هغې باندې څه عملدرآمد اونشو۔ په 1970 کښې 1st October 1970 کښې جسټس فضل کميټی جوړه شوه، 1971 کښې هغوی رپورټ پيش کړو۔ بيا په عارضی بنيادونو باندې دا فيصلې اوشوې چې چشمه بيراج او تربيله ريزروائرز، دا مونږ عارضی طور باندې په دې باندې کار کوؤ، د دې حتمی دغه د پاره به بيا مونږ ټول کښينو، نو بيا به دا حتمی دغه کوؤ۔ په 1977 کښې د چيف جسټس سپريم کورټ آف پاکستان د لاندې څلور چيف جسټس د څلورو صوبو کښيناستل، يو کميټی تشکيل شوه، هغه کميټی چې تشکيل شوه، د هغې رپورټ هم رانغے، هغه هم اونشوه۔ 1991 کښې په 16 مارچ 1991 کښې د څلورو صوبو وزرائے اعلیٰ لاړل او په کراچئ کښې چې ورسره وزرائے خزانه او ايريګيشن منسټران وو، په هغې باندې يو فارموله طے شوه، په هغې دوئ معاهده اوکړه، دستخطې ئے اوکړلې، هغې ته Water Accord اوشو۔ د دې Water Accord د لاندې پنجاب ته ئے ورکړل 37.07 د فصل حريف د پاره، د فصل ربيع د پاره 18.87، سندهـ ته ئے ورکړل 33.94 د فصل حريف د پاره، فصل ربيع د پاره ئے 14.82، د غسې زمونږه صوبې له 3.48 فصل حريف د پاره او 2.3 فصل ربيع د پاره، سول کينالز د پاره ئے ورکړل، 1.80 او د فصل ربيع د پاره 1.02 بلوچستان له 2.85 فصل حريف د پاره، فصل ربيع د پاره 1.02۔ ميډم سپيکر! ستاسو جی لږه توجه بيا غواړم، دا چې کوم تقسيم اوشو نو ديکښې پنجاب 37%، 37% سندهـ، 12 بلوچستان او 14% زمونږ صوبې ته، زمونږ صوبې ته 8.078 ملين مکعب فټ اوبه ئے تسليم شوې۔ ميډم سپيکرا! د هغې اوسه پورې، 1991 نه واخله تر اوسه پورې هغه 8.078 ملين مکعب فټ اوبه چې دی، په هغې کښې مونږ صرف 66% د هغې استعمال اوکړو او 34% اوبه هغه زمونږ د سن 91ء نه واخله اوسه پورې هغه سندهـ او پنجاب صوبه استعمالوی۔ په دې باندې چې Privately مونږه حساب اوکړو نو هغه جی څه د پاسه 100 ارب روپئ زمونږه حساب جوړيدو۔ ما چې کوم وخت ايريګيشن ډيپارټمنټ نه تپوس اوکړو چې تاسو دا دومره اوبه چې لاړې او زمونږ نه سندهـ او پنجاب او د بلوچستان په فيډر کښې استعماليږی، آيا تاسو د

دې خبرې Claim کړے وو یا تاسو د دې د پاره هغې کښې دا لیکلی وو چې هره صوبه به د دې د خرچ کولو د پاره انفراسټرکچر جوړوی؟ میډم سپیکر! زه حیران دا یم، نو ما ئے تپوس اوکړو چې هغه اوسه پورې تاسو هغه انفراسټرکچر ولې ډیویلپ نکړے شو چې زمونږ دومره اوبه لګیا دې هغه نورې صوبې ئے استعمالوی او اوسه پورې مونږه تپوس نه کوؤ؟ میډم سپیکر! دا صوبه چې کوم ده، دا میډم سپیکر! ستاسو لږه توجه غواړم، میډم سپیکر!-----

محترمہ مسند نشین: مکمل توجه ده تاسو ته۔

جناب زرین گل: ٹھیک شوه جی۔

محترمہ مسند نشین: او زه حکومتی ممبران ته وایم، Specially the back benches, if they have something important to discuss other than this adjournment motion, please there is a lobby outside, you can just go and avail that.

جناب زرین گل: ډیره شکریه۔ میډم سپیکر! دا صدی چې ده، دا د اوبو صدی ده، دا چې تیره شوې صدی وه، هغه د تیلو صدی وه، د هغې نه مخکښینۍ هغه د مالګې وه۔ هره صدی خپل یو اهمیت لری، دا جنګونه چې کیږی دا به په دې اوبو کیږی۔ مونږ د خدائے په فضل، زمونږ صوبه چې کومه ده، دا انتهائی د اهمیت حامله ده، د دې جغرافیائی پوزیشن داسې دے چې د کوه همالیه، کوه قراقرم، کوه هندوکش د لاندې په لمنه کښې مونږ اووسو او د اوبو چې کوم دے د دې صوبې مستقبل هغه په ایریګیشن، زمونږ او هائیډل پاور جنریشن کښې دے، نو که اوسه پورې دا زمونږ Accord، مونږ خوشحالیدو چې زمونږ Accord اوشو، د هغې د وجې مونږ به دا اوبه په خپل استعمال راولو۔ اوسه پورې زه حیران دا یمه چې ما کوم وخت کښې د ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړو، هغوی وائی چې مونږ سره انفراسټرکچر جوړ نه وو نو ما وئیل چې ولې نه وو جوړ؟ وئیل ئے چې مونږ سره فنډز نه وو نو ما وئیل چې دا فنډز چې دا Accord کیدو نو دا فنډز به چا ورکول؟ دا به آیا اخر مونږ به دې صوبه کښې چنده کوله، که نه دا به چا ذمه واری اخستې وه؟ د دې اخر ګارنټر څوک وو چې تاسو دا Water Accord کولو په 16 مارچ 1991 کښې، په کراچئ کښې Accord کولو، د دې ګارنټر څوک وو؟ د دې

ګارنټۍ خو به لازماً وفاقی حکومت وو۔ چې وفاقی حکومت د دې ګارنټۍ وو نو پکار دا وه، نو دا مهربانی اوکړئ دا، نو ما جی په هغې باندې بیا یو قرارداد موؤ کړو، هغه قرارداد Unanimous پاس شو، کونسل آف کامن انټرسټ ته صوبه لاړه۔ اوس جی هغه ورځ اخبار کښې مې دغه اوکتل، دا جی تاسو په اخبار کښې ګورئ، پنجاب نے 119ارب کے آبی زر تلافی کا خیبر پختونخوا کا مطالبہ مسترد کردیا، IRSA Act میں ترامیم کی بھی مخالفت کردی اور ترامیم سے پانی کی تقسیم کے معاہدہ کا معاملہ ری اوپن ہو جائے گا۔ پنجاب حکومت۔ صوبوں کو اپنے فیصلے خود کرنے چاہئیں اور کے پی کے حکومت IRSA Act میں تبدیلی کی بجائے خود نیا انفراسٹرکچر تشکیل دے۔ اوس دا د انتهائی اهمیت حامل دغه دے جی چې په دې باندې پوره ډیبیټ اوشی او که په دې باندې هر قسم قدم اوچتول پکار وی، د اپوزیشن د طرف نه زه دوئ ته یقین دهانی ورکوم، که هغه دهرنا ورکول وی، که هغه هر قسم قدم اوچتول وی چې خو پورې دا دغه نه وی شوے، د هغې وجه دا ده چې زمونږ مستقبل په اوبو کښې دے او د اوبو په لمنه کښې مونږ اوسیږو او که دا مسئله نن حل نشی او زمونږ، په 1985 کښې زه ایم پی اے ووم، هغه ګومل زام وو، زه چې کله نه ایم پی اے کیږم هغه دغه وی، زما ډیره سپینه شوه او اوسه پورې دا مسئلې حل نشوې۔ ډیره شکریه۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> تھینک یو۔ جناب عنایت اللہ صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> تھینک یو، میڈم سپیکر۔ معزز رکن نے انتہائی Important issue کے اوپر تحریک التواء پیش کی ہے اور ان کا کہنا درست ہے کہ ابھی تک انہوں نے پوری ہسٹری بیان کی ہے اور 1992 کا جو Water Accord ہے، صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم وہ Regulate کرتا ہے اور اس میں میں ان کے اس نکتے کو سپورٹ کرتا ہوں اور اگر آپ اس کو ڈیبیٹ کیلئے منظور کرنا چاہتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ حکومت Will comeout with the informed response, اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے حکومت ہی کے نکتے کو اٹھایا ہے، تو وہاں سے انفارمیشن بھی Collect کی جائے گی، جو پنجاب کا مؤقف ہے، اس حوالے سے انفارمیشن بھی Collect کی جائے گی اور حکومت اس پوزیشن میں ہو گی کہ ایوان کو ایک Informed response دے سکے۔

<u>Madam Chairperson:</u> That’s quite positive.

تو اس کیلئے پھر میں موؤ کرتی ہوں، Anybody کوئی اور ممبر اس پر اگر اپنا Input دینا چاہے، I can allow them. So let me، اچھا جی، سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: میڈم سپیکر! یہ نکتہ بڑا اہم نکتہ ہے اور زرین گل صاحب نے واقعی یہ بات صحیح کی ہے کہ اس سے ہمارے صوبے کا مستقبل جڑا ہوا ہے اور اس میں یہاں سے کافی کام بھی ہوا ہے کیونکہ جو Calculations کی گئی ہیں اور پھر اس پر کیس بھی Through the Provincial یہ اس میں بھیجا گیا تھا، سی سی آئی میں کیس بھیجا گیا تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ہمیں اس کا معاوضہ دیا جائے جو کہ ہمارا حصہ استعمال کیا گیا ہے اور اس کے اوپر بھی ابھی تک کوئی خاص صحیح Response سامنے سی سی آئی کی طرف سے بھی نہیں آیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو Water Accord کی زرین گل صاحب نے بات کی، اس میں اگر آپ دیکھیں تو پنجاب کو، سندھ کو اور بلوچستان کو ایک ایک بڑی سکیم مل گئی تھی اور واحد ہمارا صوبہ ہے جس کو اس کا شیئر یا حق نہیں ملا اور اس لحاظ سے سکیم ہمیں نہیں دی گئی۔ ہماری طرف سے تو اس میں زیادہ چشمہ لفٹ کینال کی جو بات ہے، وہی کیس اس کیلئے Build کیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک ہمیں نہیں دی گئی، باقی تین صوبوں کو ان کا حق ملا ہے، تو اس حوالے سے اس پر ایک Detailed بحث ہو جائے تو میرے خیال میں یہ بھی اچھی بات ہو گی جی۔

محترمہ مسند نشین: لیڈر آف دی ہاؤس کچھ اپنا دینا چاہیں گے؟ مولانا صاحب، اپنا Input اگر آپ، مائیک کھولیں، مولانا لطف الرحمان۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ۔ ہمارے ممبر صاحب نے، ایم پی اے صاحب نے بڑا اہم نکتہ اٹھایا اور اس پر ہمارے پچھلے اگر بجٹ کی تقاریر ہیں، تو وہ بھی اسی حوالے سے ہیں اور ہم نے وہاں پر بھی یہ ذکر کیا تھا کہ یہ ہمارے صوبے کا حق ہے اور گورنمنٹ کو بھی ہم نے کہا تھا کہ اگر آپ اس حوالے سے کوئی مسئلہ اٹھائیں گے تو پوری اپوزیشن صوبے کے حقوق کیلئے آپ کے ساتھ ہو گی، آپ کے شانہ بشانہ ہو گی اور یہ تو اہم مسئلہ ہے کہ ہمارا پانی جو ہمارے صوبے کا حق بنتا ہے اور ہمارے جو پانی کے ذخائر ہیں، ویسے بھی اگر آپ صوبوں کے حوالے سے دیکھ لیں تو الحمد للہ ہمارا صوبہ اس سے مالا مال ہے اور اس کا فائدہ ہمارے صوبے کو ملنا چاہیئے، جو ہمارا حق بنتا ہے پانی کے حوالے سے، تو زیادہ تر

ہماری جو بنجر زمینیں پڑی ہوئی ہیں اور سب سے زیادہ بنجر زمین ہمارے صوبے میں ہے، ہمارے جنوبی اضلاع کی سائڈ پر پڑی ہے اور تقریباً۔۔۔۔

(شور)

<u>Madam Chairperson</u>: Order in the House.

<u>قائد حزب اختلاف</u>: سی آر بی سی کے پاس، سی آر بی سی کے پاس، چشمہ رائٹ بینک کینال کے ساتھ ہمارا فرسٹ لفٹ کینال، سیکنڈ لفٹ کینال، تھرڈ لفٹ کینال، جو ہماری ضرورت بھی ہے اور ہمارا حق بھی بنتا ہے پانی کے حوالے سے اور یہی ہم نے اس وقت بھی گورنمنٹ کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ اس کا ہمیں بتایا جائے، اس صوبائی اسمبلی کو یہ بتایا جائے کہ آخر یہ ہمارا جو پانی کا حق بنتا ہے، تو وہ اگر دوسرے صوبے اس کو استعمال کرتے ہیں تو اس کی جو ہماری رائلٹی، ہمارے اس صوبے کی بنتی ہے، آیا وہ رائلٹی ہمارے اس صوبے کو مل رہی ہے کہ نہیں مل رہی ہے؟ اور جو ہماری کامن انٹرسٹ کے حوالے سے جو کونسل ہے، اس حوالے سے بھی ہم نے بات کی تھی اور اس وقت ہم نے پرائیوٹائزیشن کے حوالے سے بھی بات کی تھی کہ دس سال پہلے جو صوبے کے حقوق کے حوالے جو صوبے کا حق بنتا ہے اور آج کے ریٹ میں اور اس ٹائم کے ریٹ میں آسمان اور زمین کا فرق ہے، اگر پرائیوٹائزیشن اب ہو رہی ہے تو ہمیں دوبارہ Revisit کرنا چاہیئے اور اس کو چیک کرنا چاہیئے کہ اب ہمارے صوبے کا جو حق بنتا ہے، وہ اس انداز سے ہمیں مل رہا ہے کہ نہیں مل رہا ہے؟ لہذا اسی طرح ہم نے اس پانی کے حوالے سے بھی یہ بات کی تھی کہ جو ہمارا حق ہے، اس کی رائلٹی ہمیں ملنی چاہیئے، جو دوسرے صوبے اس کو استعمال کر رہے ہیں تو وہ رائلٹی ہمارے صوبے کو ملنی چاہیئے تاکہ ہم اس سے اپنے صوبے میں کوئی انفراسٹرکچر بنا سکیں کہ اس پانی کو ہم استعمال کر سکیں، اس پانی کو ہم عوام کے حق کیلئے استعمال کر سکیں۔ تو یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اس کو بالکل بحث کیلئے منظور ہونا چاہیئے اور اس پر بحث ہونی چاہیئے اور جس جس فورم پر بھی ہماری ضرورت ہے، اپوزیشن بھرپور حکومت کے ساتھ اس صوبے کے حقوق کیلئے ہمیشہ تعاون کرے گی۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>Madam Chairperson</u>: Thank you, Leader of Opposition. So, I think, I'll put the question before the House and I'll seek permission of the House for a detailed discussion, under rule 73. Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member Zarin Gul, may be admitted for detailed discussion, under

rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it and the adjournment motion is admitted and under the rules, next three days, it will be fixed for two hours discussion after the completion of agenda by the Secretariat. Okay, so come to the call attention notices.

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Chairperson: Item No. 7: Mr. Arshad Umarzai, MPA Sahib, call attention notice No. 503.

جناب ارشد علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکرا دا د 2014-11-28 توجه دلاؤ نوټس دے ، لهذا دا نو مهینے بعد راغلے دے نو اوس د دې دغه څه ضرورت پاتې نشو، نو مهینے بعد دا توجه۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں Infructuous ہو گیا ہے۔

جناب ارشد علی: دا بالکل شوے دے۔

محترمہ مسند نشین: یہ، اب چالیس سال کی وہ مل گئی ہے؟

جناب ارشد علی: ہاں، وہ ہو گیا ہے جی۔

محترمہ چیئرپرسن: تو پرائیویٹ ممبر ڈے ہے اسی لئے یہ پرائیویٹ ممبر ڈے پر ہی یہ ایجنڈا آسکتا تھا، اگر آپ اس کو کوشش کرتے تو یہ کسی اور دن But I am very happy کہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ تو یہ تو بڑی اچھی ہے، یہ بھی ایک چینج کی نشانی ہے۔ Next call notice ہے، محترمہ راشدہ رفعت، ایم پی اے، کال اٹینشن نمبر 615۔

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ میڈم۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کی جانب دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ سول سیکرٹریٹ اور بیشتر سرکاری اداروں میں خواتین افسران اور اہلکار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مذکورہ بالا خواتین افسران اور اہلکاران کیلئے الگ بیت الخلاء اور کمرہ برائے نگہداشت اطفال یعنی ڈے کیئر سنٹر موجود نہیں ہے، لہذا یہ تمام سہولیات جو کہ خواتین اہلکار اور افسران کو ملنی چاہئیں۔

میڈم سپیکر! وہ جس کو وہ Deserve کرتی ہیں، ان کو حاصل نہیں ہے۔ 2013 میں جب اسمبلی شروع ہوئی تھی، اس وقت آ کے چند اس طرح کے افسران نے ہم سے بات کی تھی اور اب 2015 میں بھی وہ صورتحال بالکل ویسی ہی ہے۔ میڈم سپیکر! مرد اور عورت میں فرق ہوتا ہے، مرد کے ساتھ بچہ نہیں ہوتا عورت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب عورت جو کہ اپنے چھوٹے سے بچے یا بچی کو اپنی گود میں لے کر سارا دن کام کرتی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: انتہائی اہم نکتہ ہے، معزز ممبران! انتہائی اہم نکتہ ہے، اگر آپ اپنی اس کو دیں، ذرا، پلیز توجہ (مداخلت) جی تو اس پر ابھی آپ، آپ سے میں سنوں گی لیکن پہلے ان کی بات سن لیں۔

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم سپیکر! ایک کو تو میں نے دیکھا کہ بچی کو گود میں لیکر سات آٹھ ماہ کی، نو ماہ کی بچی ہو گی، وہ گود میں لیکر مسلسل کمپیوٹر پر کام کر رہی تھی اور بچی کو بھی شاید عادت پڑ گئی تھی، وہ بھی کمپیوٹر ہی دیکھے جا رہی تھی اور کوئی شرارت نہیں کرتی تھی۔ میڈم سپیکر! جب اس کو ضرورت ہو کہ اس کو چینج کرائے یا اس کی کوئی اور ضروریات کو پورا کرے تو کوئی دوسری جگہ اس کے پاس موجود نہیں ہے، نہ ہی اپنے ساتھ کوئی ہیلپر لا سکتی ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے کرالے۔ میڈم سپیکر! اس کیلئے بیت الخلاء، ایک ان کے آفیسر کے کمرے کے ساتھ ہے، آفس کے ساتھ ہے، کئی آفسز کو عبور کر کے جب وہاں پہنچتی ہے، وہاں اگر بہت سے لوگ بیٹھے ہوں، مرد بیٹھے ہوں تو وہ وہاں سے اپنی ضرورت پوری کئے بغیر واپس آ جاتی ہے اور وہاں اس کیلئے مشکل ہے کہ صبح نو بجے سے شام چار بجے تک کی ڈیوٹی میں وہ بالکل بیت الخلاء بھول جائے، یہ ہو نہیں سکتا۔ میڈم سپیکر! اگر آپ توجہ دیں، ان کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جو فیمیلی والی ہیں، ان کو تو کوئی گھر مل ہی جاتا ہے لیکن جو سنگل ہیں، ان کو کمرہ بھی نہیں ملتا، کمرے میں بھی شیئر ہوتا ہے، کم از کم دو ضرور ہوں گی اور دو ہونے کی وجہ سے پرائیویسی متاثر ہوتی ہے۔ ان کے گھر سے کوئی مرد، کوئی باپ، کوئی بھائی ان کی خبر گیری کیلئے یا کوئی اور کام کیلئے نہیں آ سکتا، ملنے کیلئے نہیں آ سکتا اور اگر آئے گا تو اس کے ساتھ وہ جو دوسری اس کی بہن ہے، اس کی پرائیویسی متاثر ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحبہ! یہ ہماری ایک ہی سپیشل ایڈوائزر ہے، ان کے پاس بہت سے، ہمارے ہی کمرے میں بہت سی خواتین اس طرح آ کے شکایات بھی کرتی ہیں اور ان کیلئے کچھ کرتی بھی ہوں گی یقیناً لیکن ابھی تک وہ صورتحال جوں کی توں ہے۔ جب آپ نے

دس فیصد کوٹہ خواتین کا رکھا ہے تو پھر ان کو انہی کے مطابق وہ سہولیات بھی ضرور دیں اور کوٹہ رکھنے کا مطلب یہی ہے کہ آپ ان کیلئے کوئی انتظامات کریں گے اور یہ ضرور ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو پہلے سے انتظامات ہیں، وہ مردوں کیلئے ہیں عورتوں کیلئے نہیں ہیں اور جب آپ انہیں بلاتے ہیں تو ان کو وہ تمام سہولیات جو وہ Deserve کرتی ہیں، جو ان کو پہنچانا ضروری ہوتے ہیں، ان کو دینی چاہیئے۔

محترمہ مسند نشین: بہت اہم نکتہ تھا، تھینک یو۔ میں لاء منسٹر صاحب کو، کیونکہ۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: محترمہ سپیکر صاحبہ!

محترمہ مسند نشین: آپ بھی اس بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہیں؟ اچھا آمنہ سردار صاحبہ! Normally جو Concerned Member ہوتا ہے اور Minister concerned ہیں But I will give you special permission۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحبہ۔ انہوں نے بہت اہم نکتہ اٹھایا اور بچوں کا مسئلہ تو Exist کر ہی رہا ہے۔ ابھی مجھے ان دنوں واسطہ پڑا حکومتی دفاتر میں جانے کا اور بہت افسوس کی بات ہے کہ وہاں پر جو خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، ان کیلئے بیت الخلاء بالکل علیحدہ نہیں ہے، تو اس کیلئے میں بھی یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں اس فورم پر ہی کہ ان کیلئے وہاں پر، اگر وہ چار ہیں یا تین ہیں یا جتنی بھی ہیں، ان کیلئے کم از کم ایک علیحدہ سا یا دو بھی ہوں Even تو ان کیلئے ضرور بیت الخلاء کا ضرور انتظام ہونا چاہیئے، واش روم ان کیلئے علیحدہ ہونا چاہیئے۔ بہت شکریہ جی، Thank you so much۔

محترمہ مسند نشین: ایڈمنسٹریشن سے تعلق ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے تو I am sure لاء منسٹر صاحب اس کو Address کریں گے۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): شکریہ، میڈم سپیکر صاحبہ۔ انتہائی Sensitive issue ہے، اس میں شک نہیں۔ میں آمنہ سردار صاحبہ اور راشدہ رفعت صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس ایوان کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ میں Suggest کرتا ہوں کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کے اس توجہ دلاؤ نوٹس پر میں اہم میٹنگ کرنا چاہتا ہوں اور دونوں میڈم صاحبہ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ 18 تاریخ کو صبح تقریباً دس بجے میرے آفس میں تشریف لائیں تاکہ میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن اور اس کے ساتھ

متعلقہ جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو بلا کے اس اہم ایشو پر ہم بات کر سکیں اور ان شاءاللہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی ممکن ہو سکا، ہم اس میں مثبت وہ کام کریں گے ان شاءاللہ۔

محترمہ مسند نشین: Minister Sahib! It`s not a big deal، کوئی بہت بڑا پہاڑ نہیں ہے، بہت معمولی اور Manageable چیز ہے، There are number of lavatories اور دیکھیں سنٹر بھی کوئی اتنا نہیں ہے، بہت سے اداروں نے ایک چھوٹے سے کمرے میں شروع کیا ہے تو Where there is a well, there is a way اور میں چاہوں گی آپ کی توجہ کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشنز دیں کہ جو فیوچر پلانز ہیں، نئی بلڈنگز جو ابھی بن رہی ہیں، ان میں تو ابھی سے یہ پروویژن اس کی پلاننگ میں ضرور رکھیں تاکہ ایسی Setup جو ہیں، آپ کے نئے سٹرکچرز آ رہے ہیں، ان میں یہ ہوں۔ تو جب یہ چلے گا اور یہاں پر بھی I am sure جب خواتین اتنی بڑی تعداد میں کام کر رہی ہیں تو میں محترمہ راشدہ رفعت صاحبہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے بہت Relevant point اس پر لایا ہے، یہ ان خواتین کیلئے Congenial atmosphere بنانا حکومت کا کام ہے اور اب وہاں پر کافی بڑی تعداد میں، بڑے اوپر آفیسر سے لے کر نیچے تک، چاہے وہ سیکرٹریٹ ہے یا ضلعی ادارے ہیں، دفاتر ہیں، ایک باتھ روم یا لیٹرین خواتین کیلئے مخصوص کرنا، یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ Lavatory Even اگر وہاں نہیں Available تو اس کیلئے Arrangement کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی ایشورنس ہم لے لیتے ہیں اور یہ ایشورنس جو ہے، وہ ریکارڈ کیلئے کافی ہے But please, take it seriously اور عموماً منسٹرز یہاں پر ایشورنس دے جاتے ہیں لیکن وہ پھر بعد میں ان کا خیال ہوتا ہے کہ یہ نارمل روٹین ہے، تو میں سیکرٹری صاحب! آپ کو یہ بھی کہوں کہ گورنمنٹ ایشورنس کمیٹی کی بھی میٹنگ بلوائیں، اگر چیئرمین نہیں ہے اور اس کی بھی جتنی ایشورنسز ہیں، سیکرٹریٹ ان کو Compile کرے اور اس پر بھی آپ کمیٹی بلا کے اور وہ سامنے لیکر آئیں تاکہ پتہ لگے، آن دی فلور آف دی ہاؤس کتنی ایشورنسز ہوئی ہیں اور کتنی پوری کمٹمنٹ ہے اور I am sure اس میں بہت سی ہو چکی ہوں گی، مجھے یہ بھی پورا اندازہ ہے لیکن ہمارے ریکارڈ میں یہ بات آنی چاہیئے، اسمبلی بزنس کو تبھی سیریس لیا جائے گا، Anyway, that deals with this item اور We come to our next item، لیجسلیشن ہے بڑی Important۔

## غیر سرکاری مسودہ قانون کو متعارف کرانے کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Madam Chairperson: Item No. 8 and 9: Madam Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015. Madam Nighat Yasmeen Orakzai, please.

Ms. Nighat Orakzai: Thank you, Madam Speaker. Madam Speaker, I beg to move under rule 77 for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Madam Chairperson: The Bill stands introduced. Minister Sahib.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: I just talk to the Madam Nighat Orakzai and I told her that there is an amendment on the agenda. Madam! May I have attention?

ہمارے ایجنڈا کے اوپر جو لوکل گورنمنٹ امنڈمنٹ موجود ہے، اس میں میں نے ان کو الفاظ بتا دیئے ہیں، وہ پڑھ لیں، اگر وہ یہ ضرورت پوری کرتے ہیں تو میرے خیال میں پھر یہ Duplication ہو گی۔ اگر ضرورت پوری نہیں کرتے ہیں تو پھر ہمیں کوئی Objection نہیں ہے کہ اس کو ٹیبل کیا جائے۔ یہ الفاظ میں ذرا Readout کرتا ہوں کہ جو حکومتی امنڈمنٹ میں ہیں۔ حکومتی امنڈمنٹ ہے:

Insertion of new section 115 (a) to the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Act, 2013. In the said Act after section 123 the following new section shall be inserted, namely,-

**"115 (a) Outsourcing the functions.** Government may by notification exclude any of the functions assigned to the City District Government, District Government, Tehsil Municipal Administration, a Town Municipal Administration, as the case may be, and outsource his functions to any Authority, Firm, a Company on such terms and conditions, as may be determined in accordance with the existing Law or Rules, enforced in the Province"

وہ یہ الفاظ پڑھ لیں، مجھے پتہ ہے جس مقصد کیلئے وہ لا رہی ہیں، ہم نے اکٹھے وہ ڈسکس کیا تھا And we are on the same page، ہمارے درمیان اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے، اس نکتے پر کوئی اختلاف نہیں ہے، We are on the same page لیکن یہ الفاظ پڑھ لیں، اگر یہ الفاظ وہ ضرورت پوری کرتے ہیں تو Then I think, it will be duplication.

محترمہ مسند نشین: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی! یہ جو انہوں نے، منسٹر صاحب نے پڑھا ہے، آپ کا خیال ہے، Does it serve the purpose؟

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر! جو میں نے امنڈمنٹ اس میں دی ہے اور ہماری آپس میں پہلے بھی بات چیت اس بات پر ہو چکی ہے کہ یہاں پر جو یونیورسٹی ٹاؤن اور حیات آباد جگہیں ہیں، ان کو تو نہ ہٹایا جائے اور جو دوسری جگہیں ہیں، ان کو بالکل آپ بے شک ہٹائیں لیکن جو تدریس کے لحاظ سے، جو کہ ڈاکٹرز کے لحاظ سے اور جو پرانے ہاسپٹلز کے لحاظ سے ہیں، ان لوگوں کو نہ Dislocate کیا جائے تو یہ مہربانی ہو گی۔ دو تین یہ میری لائنز ہیں، اگر ان کو آپ نے Adopt کرنا ہے تو میرا خیال ہے کہ میں آپ کی بھی مشکور ہوں گی اور منسٹر صاحب! آپ کی بھی مشکور ہوں گی۔

محترمہ مسند نشین: میرا خیال ہے منسٹر صاحب! آپ دیکھیں تو جو ان کی امنڈمنٹ ہے، وہ تو Basically as exemption کی بات کر رہی ہیں، آپ لوگ جو لا رہے ہیں، وہ Outsourcing کی بات کر رہے ہیں۔ اس میں تو میرا خیال ہے کہ یہ Discretion اور بھی زیادہ گورنمنٹ کو دینا چاہ رہی ہیں کہ آپ کسی بھی ایریا کو Exempt کرنا چاہیں تو کر دیں، نہیں کرنا چاہیں تو But I don't know why she wants to give more leverage to the government when the government is determined کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں Maximum autonomy دینا چاہ رہے ہیں، But since the honourable mover has this right آپ کو تو اس بات پر، مطلب وہ یہ کہتی ہیں کہ اگر گورنمنٹ کسی بھی ایریا کو Exempt کرنا چاہے تو وہ کر سکے۔ عنایت اللہ صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): The issue was کہ جو ٹاؤن ہے، یونیورسٹی ٹاؤن ہے، اس کے اندر Commercial activity ہو رہی ہے اور اس پر سپریم کورٹ کی طرف سے Decision آ گیا تھا اور وہاں ایک Genuine problem تھا کہ وہاں ایک اندازے کے مطابق کوئی 27 ہزار سٹوڈنٹس پڑھ رہے ہیں۔ ظاہر ہے حکومت اگر 27 ہزار سٹوڈنٹس کو Alternate provide نہیں کرتی ہے اور ان کو وہاں سے نکالتی ہے، اس طرح وہاں پر 60/70 ہاسپٹلز اور کلینکس ہیں، تو یہ بات تو بالکل درست ہے کہ Residential areas میں، اس کے اپنے بائی لاز ہوتے ہیں اور ان بائی لاز کو جب آپ Implement

کرتے ہیں تو اس کیلئے اپنی جگہیں ہوتی ہیں، سکول کیلئے اپنی جگہ اور ان کے پلاٹس ہوتے ہیں، کلینکس کیلئے ہوتے ہیں، Commercial activity کیلئے ہوتی ہیں۔ ان ٹاؤنز کے بائی لاز چونکہ بہت پرانے ہیں اور وہاں جو اندازہ لگایا گیا ہے، وہاں سے 470 تک گھر ہیں اور اس میں Almost 400 میں Commercial activity ہو رہی ہے، تو ظاہر ہے جب Alternate provide نہیں کرتے ہیں تو اس پر ہماری بڑی ڈسکشن ہوئی اور آخر میں ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ یار جب تک حکومت اس کو For a time period میرا خیال ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ لاء کے اندر یہ لکھا جا سکتا ہے نا، یعنی ہم یہ لکھ سکتے ہیں کہ For a time period اگر حکومت کوئی نوٹیفیکیشن کرتی ہے تو وہ یہ ہو گی کہ For a time period جس کے دوران ہم اس کیلئے Alternate provide کریں 5 years, 10 years لیکن Permanently وہاں یا ٹاؤن کمرشل ڈیکلیئر کرے گی کہ یہ ہے کمرشل ایریا اور یہاں Commercial activity allowed ہے تو یہ Amendment probably اسی Context میں میڈم لے آئی ہیں، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ مسند نشین: وہ دیکھیں، ہاں وہ جو میڈم نے تو آپ کو Example دے دی، ایک Example کے طور پر کہ جس طرح ٹاؤن ہے، یہاں پہ اس وقت گورنمنٹ کو یہ ایک دے رہی ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ گورنمنٹ کے پاس ایک یہ پاور ہونی چاہیئے کہ وہ کسی بھی مخصوص علاقے کو یا بہت سے علاقوں کو اس Provision سے Exempt کر دے۔ آپ کی گورنمنٹ پالیسی میں کیا اس قسم کا کوئی قدغن ہے کہ لوکل گورنمنٹ میں آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ کسی ایریا کو Exempt کریں؟ آپ وہ پوائنٹ بتائیں باقی Town یا No Town یہ بعد کی باتیں ہیں، وہ تو ایک لحاظ سے میرا خیال ہے گورنمنٹ کو اور زیادہ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ویسے اس پہ میڈم کی اور میری جو ڈسکشن ہوئی ہے، اس پہ بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک اختلافی نکتہ موجود ہے۔ ان کا خیال ہے کہ کرنٹ لاء کے اندر یہ اختیار ہمیں حاصل ہے لیکن یہ ایک Specifically clarity کے ساتھ Defined نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تو جو میڈم لا رہی ہے، یہ تھوڑا Clarity کے ساتھ ہو گا۔

محترمہ مسند نشین: تو پھر تو You are not opposing it.

Senior Minister (Local Government): No, I am not opposing it, I am not opposing it.

محترمہ مسند نشین: بیرسٹر سلطان محمد صاحب! آپ کی بھی بات سن لیتے ہیں۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Madam, thank you for giving me this opportunity. Madam, I think the issue here is, both the honourable Members, the honourable Member and the Minister, I think they agreed on the basic crux of the matter but I think, I have a suggestion here Madam Speaker! Firstly, the Supreme Court ruling also needs to be, I would suggest this to the Treasury that the Supreme Court ruling and the verdict of the Supreme Court on this particular issue that needs to be stated and then this amendment may be drafted in that context. Secondly Madam Speaker, basically there are some institutions that if you disturb them at this stage, so the society at large would be suffered from that disturbance Madam Speaker, so, I think what the honourable Member means this, that she wants to exempt those institutions from certain provisions of this Act. So, if those provisions are identified in this amendment instead of saying that the whole Act may be exempted, so if those provisions are identified and these are added to the amendment, so, I think that there the issue would then be cleared up and then we would be able to see clearly because basically everybody wants that those institutions, which are being affected and which would make suffer the society, those institutions should not be included in this operation. So, let us add that specific provision and then I second the Minister's suggestion that the time limit may also be placed because this would then also not affect the basic criteria that residential area should not be used for business purposes and plus, it would give a time frame wherein those businesses can then move and shift without the society at large getting affected from such a move.

Madam Chairperson: Sultan Mehmood Khan, thank you but I think you are a law student yourself, if you just see the insertion, it's a power to exclude any provision of the Act and herein the mover has suggested that the government may, may, by notification, exempt any area or areas from all or any of the provision of this Act, sole authority, blank cheque to the government, in very clarity. So, town

or the commercial areas and all that, they just, there irrelevant right now. It is the government which may, by notification, can declare any area, if the need be. So, having this kind of support, I mean, is in the interest of the government and as far as the ruling of the Supreme Court is concerned, are you in knowledge of any such provision of the ruling where it is barred or which refrain this kind of stipulation to be added?

جی میں ایک منٹ، میں ان کی سن لوں Because he has mentioned it پھر میں منسٹر صاحب کی بھی سنوں گی۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Madam! Being a student of law and then most importantly being a Member of this august House, my only concern was that, has the government or has anybody who is interested in moving these amendments, has anyone stated that Supreme Court ruling, I don't remember the exact date or the exact reference for that ruling but has anyone stated in detailed in that ruling is there any bar, the Supreme Court has set in that ruling is there or there any restrictions that the Supreme Court has set in that decision and that why would I was interested in and-----

Madam Chairperson: Okay. So, Minister Sahib will throw some light on that, Inayatullah Khan!

سینیئر وزیر (بلدیات): جو سپریم کورٹ کی رولنگ آگئی ہے، اس کے اوپر حکومت نے ایکشن لیا ہے۔ اس کے اوپر حکومت نے پورے پشاور کے اندر، دوسرے Planed towns کے اندر، حیات آباد کے اندر کلینکس ہم نے بند کئے ہیں، سکولز ہم نے بند کئے ہیں، ٹاؤن کے اندر ہم نے Commercial activity لیکن پھر جب ہم نے پورا 'ڈیٹیلڈ' مطالعہ کیا تو ٹاؤن کی سیچویشن بالکل Different تھی کہ یونیورسٹی ٹاؤن کے بائی لاز 60s کے اور 50s کے ہیں اور یونیورسٹی ٹاؤن چھوٹی سی جگہ ہے اور اس کے اندر Almost ہر گھر کے اندر لوگوں نے، خود اپنے گھروں کے اندر لوگوں نے Commercial activates شروع کی ہیں، ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز ہیں، یونیورسٹیز ہیں Even Foreign Missions ہیں تو وہ عملاً اس کو Implement کرنا ممکن نہیں تھا اور ظاہر ہے ہمارے پاس دو راستے تھے، یا اس کیلئے کوئی لیجسلیشن کی جائے یا یہ راستہ تھا کہ اس کو Mercilessly implement کیا جائے اور وہاں کے جو لوگ ہیں، ان کے Rights کا بالکل خیال نہ رکھا جائے کیونکہ فوری طور پہ ان کیلئے کوئی مطلب ممکن نہیں ہے کہ ان کو ہم،

27ہزار لوگوں کیلئے ہم متبادل انتظام کریں سٹوڈنٹس کیلئے، یہ ممکن نہیں ہے کہ وہاں کے جو کلینکس ہیں، ان کیلئے ہم متبادل انتظام کریں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ وہاں کے جو Residents ہیں، وہ اگر اپنے گھر کے اندر کوئی مطلب کلینک کرنا چاہ رہا ہے، اس کو ہم نکالیں اور میں نے آپ کو بتادیا کہ جو Initial اندازہ ہے تو کوئی Four hundred seventy کے Around گھر ہیں اور اس میں سے Almost four hundred میں یہ ہورہا ہے تو یہ، مطلب Probably this is a rationale behind this amendment۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے عنایت اللہ خان! آپ بھی اسی پہ جارہے ہیں Commercial activity is a separate thing، وہ علیحدہ ہے، اس کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں ہے۔ اس پروویژن کے حوالے سے سپریم کورٹ نے کہیں منع کیا ہے کسی رولنگ میں، آپ کے ساتھ کسی میں کہ آپ اس طرح کی اتھارٹی نہیں دے سکتے، آپ کسی ایریا کو خیبر پختونخوا کے لوکل گورنمنٹ ایکٹ سے مبراء رکھ سکتے ہیں، اس سے، یعنی آپ ہٹا سکتے ہیں کہ اس ایریا میں یہ لاگو نہیں ہوگا، اس طرح کی کوئی پروویژن کبھی ہے سپریم کورٹ کے کسی اس میں ؟ اس پر میں کر رہی ہوں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میرے علم کے مطابق ہمارا جو لوکل گورنمنٹ لاء ہے، اس کے اندر ہمیں اس قسم کی کوئی اجازت نہیں ہے لیکن آپ اس کو Further examine کر سکتے ہیں، آپ کسی کمیٹی کو ریفر کر سکتے ہیں، لاء ریفارمز کمیشن، آپ کی جو لاء ریفارمز کمیٹی ہے، اس کو ریفر کر سکتے ہیں۔ آپ میڈم سے پوچھیں کہ اگر آپ مناسب سمجھتی ہیں، آپ دونوں جس طرح مناسب سمجھیں۔

محترمہ مسند نشین: میڈم سے میں پوچھنا چاہوں گی پہلے، چلیں میڈم، ایک منٹ ذرا میں بابک صاحب کے پوائنٹس لوں گی۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، میډم سپیکر۔ تاسو له مبارکی هم درکومه، مبارکی هم تاسو له درکومه او ډیر ښه رابانديې اولګیدل۔

محترمہ مسند نشین: مہربانی۔

جناب سردار حسین: زما دا خیال وو کہ سپیکر صاحب! مخکښې ډیر د فراخدلئ مظاهره کړے وے، دا Continue session چې زمونږ یو کال روان دے، شاید چې ډیر ښه انداز کښې چلیدلے وے، ډیر خوشحاله شوم۔

محترمہ مسند نشین: مہربانی۔

جناب سردار حسین: بالکل میډم! زه میډم سپیکر! د منسټر صاحب د Approach سره بالکل Agree کومه او زما خیال هم دا دے چې میډم کوم امنډمنټ راوړے دے، څنګه چې سلطان خان خبره اوکړه، د سپریم کورټ یو Verdict راغلے دے خو زما خیال دا دے چې Ground reality د هغې نه یکسر مختلفه ده او مونږ که سوچ اوکړو، دلته منسټر صاحب ډیره ښکلې خبره اوکړه چې پکار دا وه چې حکومت یا ډیره به ښه دا وه چې عدالت هغه یوه فیصله کوی په ګراؤنډ باندې اوګوری چې آیا په ګراؤنډ باندې حالات د دې موزون دی چې مونږ د دا فیصله اوکړو چې په دې ځائې کښې به دا Activity کیږی او دا Activity به نه کیږی او دا ځائې به د دې Activity د پاره مختص کوی۔ میډم سپیکر! زما دا خیال دے چې که مونږ پختونخوا ته اوګورو، خیبر پختونخواته دلته خو روانو حالاتو کښې یو ځائې هم مونږ ته داسې نه لګی چې هغه محفوظه وی، د هغې وجه دا ده چې ټن ټاؤن غوندې ایریا چې دلته ذکر هم اوشو چې هغه کمرشل ایریا نه ده، دیکښې هیڅ شک نشته دے Residential area ده خو د خلقو مجبوری دا ده چې حیات آباد نه یریږی، بله ایریا داسې نشته دے Alternate تر اوسه پورې نشته دے، نو زما دا خیال دے چې دلته خو مونږ له دا خبره هم په نظر کښې ساتل پکار دی چې د حالاتو په وجه باندې خلقو خپل کورونه پریښودی دی، راغلی دی په ټینټونو کښې پاتې کیږی۔ بالکل زه Agree کومه د منسټر صاحب د Approach سره چې په دې باندې مونږ لیجسلیشن هم ټهیک ټهاک اوکړو، د سپریم کورټ فیصله چې ده دغه په خپل ځائې باندې خو زمونږ د صوبې معروضی حالات چې دی، هغه مونږ له کم ازکم دا اجازت نه راکوی چې په یو ځائې کښې سکول کهلاؤ دے، دیکښې هیڅ شک نشته دے چې هلته کوم خلق پاتې کیږی، هغوی ته به تکلیف وی یا یو Business activity هلته روانه ده خو که مونږه اوګورو نو آیا حکومت د دې جوګه دے چې هغه یو Alternate ځائې ورکړے دے او دا خلق Violation

کوی نو دا سې لا تر اوسه پورې نه دی شوی. بالکل زه Agree کومه چې په دې باندې مونږ ټهیک ټهاک لیجسلیشن هم اوکړو او اوس خو هسې هم زما یقین دا دے ډسټرکټ ګورنمنټس راروان دی، دا به Devolve کیږی، لوکل ګورنمنټ ایکټ کښې دا Devolved دی. دا به ډیره زیاته ښه وی چې کلیئرکټ قانون سازی مونږه په دې باندې اوکړو نو یو خو به بیا هغوی ته هم ډیره زیاته آسانه وی او زما یقین دا دے چې کومو خلقو ته مشکلات دی، هغوی ته به هم آسانه وی.

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم! میں ایک منٹ۔

محترمہ مسند نشین: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر صاحبہ! یہ جو میں امنڈمنٹ لے کر آئی ہوں اور اس کو گورنمنٹ نے Oppose نہیں کیا بلکہ وہ میرے ساتھ ایک Page پہ ہیں کیونکہ ہماری کافی اس معاملے پہ ڈسکشن ہو چکی ہے اور یہ میں جو امنڈمنٹ لے کر آئی ہوں، اس کے پیچھے کوئی مثبت اقدامات ہیں کہ جو منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے بات کی، پھر ہم لوگوں نے ایک دوسرے کو یہ سمجھایا کہ اس پہ کیا ہے تو وہ منسٹر صاحب کو اور میں تو پھر سارا اختیار جو ہے، وہ دے رہی ہوں گورنمنٹ کو تو اس میں تو گورنمنٹ اچھا اور برا دیکھ کے تو وہی Decide کرے گی، تو جب گورنمنٹ اس کو Oppose نہیں کر رہی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو اگر پاس کر لیا جائے تو یہ مہربانی ہو گی۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے، میں ہاؤس کو Put کر رہی ہوں تو ہاؤس کی بھی وہ لے لیتے ہیں۔

The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2015? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Chairperson: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it and the leave is granted.

## غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Madam Chairperson: Now, Madam Nighat Yasmeen Orakzai, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015. Madam Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, please.

Ms: Nighat Orakzai: Thank you, Madam Speaker. Madam Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Madam Chairperson: It stands introduced. Okay ji, next item No. 10 and 11: Mr. Shaukat Yousafzai, MPA-----

جناب بخت بیدار: میڈم سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ مسند نشین: پوائنٹ آف آرڈر، مائیک آن کریں بخت بیدار خان کا۔ کیا Violation ہو گئی ہے ہم سے بخت بیدار خان؟

جناب بخت بیدار: میډم، شکریه۔ زه یو ډیره اهمه خبره دې ایوان ته ستاسو مخې ته راؤړمه۔ زمونږه په ټوله صوبه کښې مکتب سکولونه بند شوی دی-----

محترمہ مسند نشین: دا پوائنټ آف آرډر نه دے ، دا ټائم به تاسو ته بیا درکړمه، دا بل دے د دې نه پس درکوم به، د بریک نه پس مهربانی۔ دا مین لیجلیشن مینځ کښې I can not bring other subject ، مخکښې دا Follow کړئ۔

Item No. 10 and 11: Mr. Shaukat Yousafzai, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: منسٹر لاء! یہ پرائیویٹ، پرائیویٹ بل ہے لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس میں کیا کہنا ہے، آپ اس میں فارغ ہیں، یہ Rule 205 دیکھیں، اس میں صرف جو موؤر ہے، وہ اس کو موؤ کر سکتا ہے۔

(تالیاں)

وزیر قانون: Available نہیں ہے، یہی کہنا چاہتا تھا ڈیفر کر دیں جی۔

محترمہ مسند نشین: جی یہ ڈیفرڈ ہے، Automatically deferred ہے۔ اگلے میں بھی، آئٹم نمبر 12 ریزولیوشن ہے: Syed Jafar Shah, MPA, to please move his resolution No. 608 in the House۔ جعفر شاہ، پلیز۔ Lapse شو۔

## غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مشاورتی کمیٹی برائے ضلعی ترقی مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Madam Chairperson: Item No. 13 and 14: Sardar Muhammad Idrees, MPA, Mr. Munawar Khan, MPA and Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2015, one by one.

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، میڈم سپیکر۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، حبیب الرحمان صاحب! څه پوائنټ دے ؟ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ حبیب الرحمان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! آپ نے ایک دفعہ Call کی ہے ایک چیز تو کم از کم اس کو تو کرنے دو۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر جب کوئی اٹھتا ہے، May بھی اگر نہ ہوا تو میں Cut off کروں گی، آپ حوصلہ رکھیں۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ وعشر): یہ ٹھیک ہے، وہ چودہ پندرہ تھا، پندرہ سولہ کا ہے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا بند کریں، They are sorry۔

جناب شاہ حسین خان: دوئ دا سوچ اوکړو جی، دوئ دا سوچ اوکړو چې دا هغه زکواة والا دے ، دا زکواة والا نه دے ، دا د لوکل گورنمنټ والا دے۔

محترمہ مسند نشین: دا دوئ دا حاجی صاحب دا ډیټک والا دے اور ویسے بھی میں آپ کو، موؤر کو بتاؤں، If somebody gets up upon a point of order جب کوئی وہ دیکھے کہ کوئی

Violation ہے تو You have to immediately address that اسلئے اس پہ کبھی Objection نہ کریں۔ مسٹر شاہ حسین صاحب۔

Mr. Shah Hussain Khan: Thank you, Madam Speaker. Madam Speaker! I wish to move-----

(Pandemonium)

Madam Chairperson: Order in the House.

Mr. Shah Hussain Khan: Madam Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa-----

(Pandemonium)

Madam Chairperson: Order in the House, Ministers-----

Mr. Shah Hussain Khan: Madam Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

محترمہ مسند نشین: مسٹر منور خان صاحب بھی موؤ کریں گے، سب-----

جناب شاہ حسین خان: او شو جی۔

محترمہ مسند نشین: سب نے کرلیا اکٹھا اور On behalf of House، نہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہی Same ہے سر!

محترمہ مسند نشین: اوکے۔ جناب! بتائیں گورنمنٹ سائڈ سے مسٹر عنایت اللہ صاحب! سینیئر منسٹر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم! یہ جو اس کی جو سیکشن تھری ہے، اس کے اوپر تو حکومت کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جو ناظم اور تحصیل ناظم کو DDAC کا Co-opted member بنانے کے حوالے سے ایسا ہے، اس پہ تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ مسند نشین: منسٹر صاحب! ہم اس کی Merits پہ بعد میں آئیں گے، آپ پہلے یہ بتائیں، آپ اس بل کو، Consideration stage ہے Do you oppose it directly یا پھر ہم اس پر بات کریں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں نہیں، میں نہیں Oppose کرتا۔

محترمہ مسند نشین: نہیں کر رہے ہیں۔

سینیئر وزیر(بلدیات): میں اصل میں یہ جو دوسرا نکتہ ہے، اس سے-----

محترمہ مسند نشین: وہ آپ پھر، ہم آپ کے پاس آئیں گے-----

سینیئر وزیر(بلدیات): اس پہ میں بات کروں گا جی۔

محترمہ مسند نشین: اگلے پہ آپ، آپ سے میں لوں گی۔ تو جب نہیں ہیں تو پھر میں ہاؤس کو Put کر رہی ہوں۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to 3 of the Bill, I would like that we will take Clause by Clause all from 1 to 3. Let me, Clause 1, Minister Sahib! You have anything to say about Clause 1?

میں Clause by clause جا رہی ہوں تاکہ آپ کو اگر جس کلاز پہ کوئی اعتراض ہے You can then state your point of view.

Senior Minister (Local Government): Madam Speaker!

محترمہ مسند نشین: جی جی، کلاز ون پہ آپ اس وقت کر لیں۔

Senior Minister (Local Government): No.

Madam Chairperson: So, you are in agreement with the Clause 1. So, I will move Clause 1. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: Okay. So, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Now Clause 2, amendment of Section 3 number, Minister Sahib!

سینیئر وزیر(بلدیات): No، اس کے اوپر بھی کوئی Objection نہیں ہے۔

Madam Chairperson: Okay. So, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. Clause 2 stands part of the Bill.
Mr. Sultan Muhammad Khan: Madam Speaker!

## نکتہ اعتراض

محترمہ مسند نشین: سلطان محمد خان! آپ یہ گرین بٹن آن کریں۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Madam Speaker. I just wanted to pointout that rule 105 of the passing of Bill, I just want to refer to that rule.

محترمہ مسند نشین: جی بتائیں، اوکے۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: And I am going to read it out Madam Speaker, rule 105, sub-rule (1), "When a motion that a Bill be taken into consideration has been carried and the Bill has been considered clause by clause and no amendment of the Bill is made, the Member-in-Charge may at once move that the Bill be passed." Madam Speaker, if my reading of this rule is correct, so shouldn't be considering it Clause by Clause and then passing it as a whole, as a Bill. Madam Speaker! That was what I just wanted to convey.
Madam Chairperson: Yes, you are right absolutely but since it is in consideration stage, so, we are moving amendment Clause by Clause and after that the Member in-charge will definitely make a motion to ask for the passage of this Bill. You must see also 102, rule 102 and that stage will come later. Right now it is calling second reading.

## غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مشاورتی کمیٹی برائے ضلعی ترقی مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Madam Chairperson: Okay, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may be-----

سینیئر وزیر(بلدیات): میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: منسٹر صاحب! میں اس سے پہلے کہ I should put it, you have objection to this, you want to say something because this amendment-----

سینیئر وزیر(بلدیات): کلاز ٹو، میڈم-----

محترمہ مسند نشین: نہیں نہیں، کلاز ٹو تو آپ نے کردی نا کلیئر، کلاز تھری۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تھوڑا تو گزارش کرنے دیں، یہ امنڈمنٹ اگر آپ پڑھ لیں تو یہ ہے کہ "Provided further that all developmental schemes executed through non-governmental organizations should be routed through the DDAC Committee in order to avoid any duplication"۔ Ideally میں اس بات کو پسند کروں گا کہ ضلع کے اندر کوئی Activity ہورہی ہو اور ڈیڈک کو اس کا علم ہو-----

محترمہ مسند نشین: صحیح ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): لیکن مجھے جو خدشہ ہے، وہ یہ ہے کہ جو Non-governmental organization کی Activities ہیں، وہ جن لاز کے اندر رجسٹرڈ ہوتی ہیں، اب وہ اس کو Agitate بھی کریں گی اور کورٹس میں بھی لے جائیں گے اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس لاء کو Strikedown کیا جائے گا کیونکہ وہ ان کے ساتھ In contradiction ہوگی دوسرے لاز کے ساتھ، اسلئے میں یہ چاہتا ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا لاء ہم پاس نہ کریں کہ جو دوسرے لاز کے ساتھ Contradict کرتا ہو کیونکہ Non-governmental organization پھر اس کو Define کرنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک Non-governmental organization وہ ہے جو Charity جمع کرکے، خیرات جمع کرکے اپنا کام کرتی ہے، کیا آپ ان کو پابند کرسکتے ہیں کہ وہ اپنی Charity کے پیسے جو ہیں، وہ آپ کی حکومتی Stream میں لے آئے؟ اس کے علاوہ، اس کے علاوہ یعنی آپ اس کو کوالیفائی کرسکتے ہیں کہ وہ آرگنائزیشن کہ جس میں حکومت کی Counterpart funding ہے، نمبر ایک، یا وہ حکومت کے تھرو، ای اے ڈی کے تھرو پراجیکٹس آتے ہیں، تو اگر اس کو اس طرح کوالیفائی کریں تو پھر تو کوئی Rationale بنتا ہے لیکن اگر ایسی این جی اوز موجود ہیں جو اپنی Funding جمع کرکے خود اپنے کام کرتی ہیں تو ہم کیسے ان

کو مجبور کر سکتے ہیں کہ آپ کے جو کام ہیں، وہ ہمارے اس Stream، ڈیڈک کے تھرو آئیں؟ تو یہ This is my observation then-----

محترمہ مسند نشین: You are right، میں منور خان صاحب یا شاہ حسین صاحب سے سننا چاہوں گی کہ ان کا کیا Point of view ہے اس بارے میں؟

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ داسې ده جې منسټر خو ډیره بنائسته خبره اوکړه خو مونږ دا وایو چې دا چونکه د دې دا نوم داسې دے چې District Development Advisory Committee نو مونږ خو وایو چې دې کمیټۍ ته اصل کبنې، بیا جې دا یو سکیم جوړ شي ایم پي اے یا ایم این اے کړے وي، دا این جي اوز والا لاړ شي، هغلته کبنې خپل بورډ اولګوي، کمیونټي ته وائي دا مونږ کړے دے، بیا په یو ځائې کبنې دوه سکیمونه د دوه مختلفو ځایونو نه پاس کیږي، مونږ د دې وجې نه وایو۔ دا د خیرات والا چې تاسو کوم وایئ چې هغه په خپلو پیسو باندې، چندو باندې کوي، هغه ترینه بې شکه لرې کړئ کنه، مونږ خو دا غټې این جي اوز وایو لکه Save the Children شوله، داسې نورې غټې غټې این جي اوز شوې، هغه شو نو دا ټول یادوي، خیرات والا ترینه لرې کړئ کنه خیر دے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا، میں منسٹر صاحب! آپ کے نوٹس میں ایک چیز لے آؤں کہ ڈیڈک ایکٹ کو دیکھیں، اس کی سیکشن 10 آپ دیکھیں، اس کو Already overriding effect حاصل ہے۔ Overriding جو آپ کا پوائنٹ ہے، اس میں وزن اسلئے ہے کہ ہمیں یہ بتانا پڑے گا کہ یہ Routed through it کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس ڈیویلپمنٹل سکیم کی Approval ڈیڈک دے گی یا صرف ان کے نالج میں ہوگا تاکہ وہ Duplication نہ ہو؟ This needs to be explained کہ اگر ایک ڈیویلپمنٹل کام این جی او کر رہی ہے، آپ اسلئے اس کو ڈیڈک کے ذریعے لانا چاہ رہے ہیں تاکہ آپ کے نالج میں ہو اور کئی ایسے واقعے ہو چکے ہیں جو کہ مجھے اب یہاں پہ ضرورت نہیں ہے اس کی Relevance کی، بعض اوقات کسی ایک ایجنسی نے اس کو اپنے کریڈٹ میں لے لیا ہے تو یہ جو Routed through کا مطلب ہے، چونکہ آپ لائے ہیں، اس کی کوئی مجھے Reason and object بتا دیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ میڈم! یہ تقریباً جتنے بھی 24 ڈیڈک چیئرمین ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر اور عنایت اللہ خان جو کہ منسٹر ہیں لوکل گورنمنٹ کے، ان کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے یہ تیار کیا تھا اور اس کے نالج میں ہم یہ چیز لائے تھے اور پہلے یہ Agree ہو چکے تھے کہ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جتنی بھی این جی اوز۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: وہ تو انہوں نے ابھی بھی کہا ہے کہ وہ As a person وہ یہ کرتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ اس امنڈمنٹ کے ساتھ یہ Agree تھے اور اب بھی میرے خیال میں Agree ہیں۔ ہمارا مقصد میڈم! یہ ہے کہ District Advisory Committee ہے، وہاں پہ تین ایم پی ایز بیٹھے ہوتے ہیں، تو وہاں پہ ڈسٹرکٹ میں جتنی بھی این جی اوز ایسے ڈیویلپمنٹل کام کر رہی ہیں جو کہ ایم پی ایز کے نالج میں نہیں ہوتا اور نہ ڈیڈک کمیٹی کے نالج میں ہوتا ہے۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کے Under ہیں ہی نہیں، ہمارا آپ کے ساتھ کوئی کام ہی نہیں ہے، تو ایک Being an Advisory Committee Chairman یا ڈیڈک کمیٹی جب اس کے نالج میں یہ چیز بھی نہ ہو کہ یہ کون کر رہا ہے، یہ کس پراجیکٹ سے ہے یا کیا ہے؟ اور بہت بڑے بڑے پراجیکٹس ہیں کروڑ بلین، ملین کے حساب سے، وہ پراجیکٹس وہاں پہ ڈسٹرکٹ میں کر رہے ہیں اور کسی کے نالج بھی نہیں ہوتا۔ تو ہماری یہی ریکویسٹ ہے کہ وہ جو آپ بتا رہے ہیں کہ ایسی این جی اوز جو کہ کہہ رہی ہیں کہ یہ خیرات والی ہیں، وہ خیرات، جو گورنمنٹ کے پراجیکٹس ہیں یا این جی اوز کے بڑے بڑے پراجیکٹس ہیں، اس میں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ آپ کے پاس۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: منور خان صاحب! Routed کا کیا مطلب ہے؟ یہ Approval دے گی، ان کی ڈیویلپمنٹ کے کاموں کی ڈیڈک؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Routed کا مطلب یہی ہے میڈم! کہ ہماری ڈیڈک کمیٹی کے اس میں لے آئیں کہ یہ پراجیکٹس ہم اپنے ڈسٹرکٹ میں شروع کر رہے ہیں، کون کونسے پراجیکٹس ہیں تاکہ ڈیڈک کمیٹی کے نالج میں یہ باتیں ہوں۔

محترمہ مسند نشین: تو آپ Refuse بھی کر سکتے ہیں کہ یہ ہم نہیں کر سکتے، این او سی یا ان کو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ طریقہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، یعنی اس کو یہ پروویژن بھی ہے کہ ڈیڈک ان کو Refuse کر سکے (شور) Order in the House۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! یہی، یہی میرے، سب کے نالج میں، جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ میں ڈیڈک چیئرمین جو ہوتا ہے، اس کے ساتھ تین ممبرز بھی ہوتے ہیں، تین ایم پی ایز ہوتے ہیں اور یہ سارے، ان کے نالج میں یہ چیز آجاتی ہے کہ یہ یہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اچھا، اس میں ایک اور Scenario بھی دیکھ لیں، اگر ایک این جی او ہے، وہ کوئی گورنمنٹ کی ایجنسی تو ہے نہیں، Non-governmental ہے، وہ اگر آپ اس کے اوپر اتنا Red-tapism ڈالیں گے کہ یعنی یہ والا بھی اور وہ بھی، تو وہ کہیں گے ہم فنڈ ہی نہیں لاتے ہیں، چلو اپنا کام کرو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں میڈم! ایسی تو یہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اگر ایسا ہو تو پھر اس کا کیا ہو سکتا ہے، آپ کو یہ Repercussions کیلئے کہتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! این او سی تو گورنمنٹ دیتی ہے ناں اس کو جب صوبے میں کام کرتی ہے، این او سی کون دیتا ہے؟

محترمہ مسند نشین: این او سی تو دیتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو این او سی جب وہ دیتے ہیں تو وہ گورنمنٹ کے انڈر ہو گئے نا؟

محترمہ مسند نشین: اچھا، یہ میڈم مہر تاج کی بات بھی سن لیں، بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ میڈم مہر تاج روغانی جو ہیں Concerned Minister ہیں۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میں تو یہ حیران ہوں کہ این جی اوز کی بات ہو رہی تھی اور منور خان صاحب اور عنایت صاحب نے ڈسکس کی اور سوشل ویلفیئر کے انڈر جو یہ رجسٹرڈ ہوتی ہے، مجھے کسی نے بتایا نہیں، ان دونوں نے کیا باتیں کیں I don't know, anyway whatever it is, my sort of, you know, not question but suggestion is that جو عنایت صاحب نے کہا، وہ ٹھیک کہا ہے، وہ اپنی جگہ منور صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن My feeling is that if یہ جو ہے سارے این جی اوز There are so many

NGOs، وہ اب ڈیڈک کے تھرو جیسے میڈم سپیکر کہہ رہی ہیں کہ Routed through, still I don't know what is routed through? جیسی وہ آپ سے بار بار پوچھ رہی ہیں، اگر All the NGOs routed through the DDAC, honestly you wouldn't have a second to do your job، آپ سارے این جی اوز میں پھنس جائیں گے، ڈیڈک آپ کی رہ جائے گی، نمبر ون۔ نمبر ٹو As for as their monitoring، اوکے Agreed, کہ ان کی Strict monitoring ہونی چاہیئے، ان کی Strict supervision ہونی چاہیئے، اس کیلئے کیا طریقہ اختیار کریں، اس کے ساتھ میں Agree کرتی ہوں لیکن Not the one کہ It should be routed through, that is not agreeable.

<u>محترمہ مسند نشین:</u> اچھا میڈم! میں Clarify کردوں، آپ کے ساتھ چونکہ اس کی Direct relevancy نہیں ہے لوکل گورنمنٹ کے ایکٹ کے اندر، یعنی ان کے حوالے سے یہ ہے کہ یہ Inayatullah Sahib was the relevant person، اس میں این جی اوز کے حوالے سے یہ نہیں ہے کہ این جی او کام کرے نہ کرے ورنہ یہ Directly آپ تک آتا۔ تو یہ 23 اپریل کو Introduce ہوا تھا، And you have the copy with you، جو ان کا پوائنٹ ہے کہ ڈیڈک جو کہ ویسے District Development Advisory Committee ہے، ممبرز آنریبل ممبرز ہیں، ان کو Loop میں رکھنے کیلئے اس کمیٹی کو Already آپ کو پتہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے جو چیئرمین ہیں، وہ بھی Co-opted member ہیں، اسی Change میں آپ دیکھیں، اوپر جو ہے آپ نے جو ابھی Approval دی ہے، اس میں آپ نے ان کو دے دیا ہے سٹی ناظم اور تحصیل ناظم، ٹاؤن ناظم کو بھی آپ نے کہا کہ وہ بھی Co-opted members ہوں گے اس کمیٹی کے، این جی اوز کے حوالے سے، یہ اسلئے مانگ رہے ہیں کہ جو ڈسٹرکٹ میں ڈیویلپمنٹ کا کام ہو رہا ہے، وہ ڈیڈک کو پتہ ہو۔ اب اس میں صرف منسٹر صاحب کی بات میں دوبارہ Repeat کروں گی، وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کی Repercussions کو دیکھ لیں، کل ڈسٹرکٹ گورنمنٹس آئیں گی، In picture، پھر وہ بھی اس میں ہوں گی، کہیں بھی جہاں پہ Diarchy create ہو گی، دو طاقتیں آپ بنا دیں گے، وہاں پہ آپ کو کوئی نہ کوئی پرابلم ہو سکتا ہے، اسلئے

اس پر سیر حاصل ڈیبیٹ ہونا ضروری ہے۔ سینیئر منسٹر لوکل گورنمنٹ۔ میڈم! میں آپ کو بھی دیتی ہوں ٹائم۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں میں، میڈم سپیکر!

جناب محمود احمد خان: میڈم سپیکر! میں۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ سر! یہ میں منسٹر صاحب کی بات سنوں، آپ کو دیتی ہوں۔ یہ بہت Important relevant issue ہے، اس پہ کوئی جلدی نہیں کرتے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں، میں نے ان کو Explain بھی کیا کہ اگر آپ کی Proviso ڈالتے ہیں یا Explanation clause ڈالتے ہیں اور اس کے اندر Explain کرتے ہیں کہ جو فنڈنگز اکنامک آفیئرز ڈویژن کے تھرو آتی ہیں، اس کے تھرو، اس کے چینل سے آتی ہیں، ایسی بھی این جی اوز ہیں، حکومتی Ambit میں جو ہوتی ہیں، وہ تو اکنامک آفیئرز ڈویژن آتی ہیں یا وہ ہوتی ہیں کہ جس میں جو حکومت کے بجٹ میں آتی ہیں لیکن اس کو این جی اوز کے طریقے پر خرچ کرتے ہیں یا وہ ہوتی ہیں کہ جس میں حکومتی Counterpart funding ہوتی ہے یا وہ ہوتی ہیں کہ جو حکومت یعنی کسی نہ کسی طریقے سے حکومت کی اس میں وہ ہوتی ہے، وہ اگر روٹ کی جائے تھرو DDAC اور روٹ، اس میں اگر DDAC کے نالج میں لایا جائے تو میرے خیال میں اس میں کوئی وہ نہیں ہے لیکن آپ Absolutely اگر یہ کام کریں گے تو میں اس کی Repercussions دیکھتا ہوں، This is my responsibility، میں As In-charge Minister, this is my responsibility، یہ میرے Colleagues ہیں، ہماری اس کے اوپر ڈسکشن ہوئی ہے، میں ایم پی ایز کی عزت بھی چاہتا ہوں، ڈیڈک کو Powerfull بھی چاہتا ہوں، بالکل اس سے میرا کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن یہ میری Responsibility ہے کہ جو میرے سامنے خدشے ہیں، وہ میں ایوان کے سامنے Explain کروں اور جو مجھے اس کے اندر Loopholes نظر آتے ہیں، وہ میں Explain کروں۔

محترمہ مسند نشین: اگر ہم اس کو، منسٹر صاحب! اس کی آپ Exact wording پڑھیں، اس میں لکھا ہے:

"Provided further that all developmental schemes executed through non-governmental organizations, NGOs, shall be routed

تو through the DDAC Committee in order to avoid any duplication"

اگر For information ان کو Inform کرتے ہوئے یہ بتا دیا جائے ڈیڈک کو کہ یہ کمیٹی ہم Execute کر رہے ہیں، اس میں Permission یا این او سی یا وہ چیز نہ رکھی جائے، Any project that is being executed یہ دیکھ لیں آپ، شاہ فرمان صاحب! میری (مداخلت) میں آپ کو دے رہی ہوں ٹائم، ایک منٹ جی، محمود خان! دو منٹ ٹھہریں، ون بائی ون۔ شاہ فرمان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ، میڈم سپیکر۔ اس کے اندر کئی سوالات ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کے آنے کے بعد ایک تو اس کے اندر Three tiers ہیں کہ ڈسٹرکٹ کے اپنے فنڈز ہوتے ہیں، تحصیل ٹاؤن کے اپنے ہوتے ہیں، ویلج کونسل کے اپنے ہوتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ این جی اوز، بہت جگہوں پر یہ شکایات ایسی آئی ہیں کہ کہیں کام این جی او نے کیا ہے اور اس پر کسی اور نے اس کو Measure کیا ہے کہ یہ کام ہم نے کیا ہے اور Vice versa بھی ہے کہ اگر کہیں این جی او کے اندر بھی فرشتے نہیں ہیں کہ کہیں انہوں نے کام کیا، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کیا اور این جی اوز نے اس کے اوپر، چونکہ پتہ نہیں، Verification process ہے نہیں، ہم این جی اوز کے ساتھ چیک نہیں کر سکتے، این جی اوز ہمارے ساتھ چیک نہیں کر سکتے تو اس میں یہ چیزیں موجود ہیں، ایک بہت بڑا عنصر کرپشن کا۔ دوسری بات یہ ہے کہ این جی اوز کی طرف سے بھی کئی دفعہ وہ اپنے پیپرز میں لکھ جاتے ہیں کہ ہم نے اتنا کام اس جگہ پر کیا، اتنا کام اس جگہ پر کیا، کام انہوں نے کیا نہیں ہوتا، مصروف کسی اور کام میں ہوتے ہیں اور ان کے کاغذات کے اندر اتنے ڈیویلپمنٹل یا سوشل ویلفیئر کے پراجیکٹس ہوتے ہیں جس کے اوپر وہ پیسے Draw کرتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ تو میڈم سپیکر! ایک تو یہ۔ ایک تیسرا پوائنٹ، اکثر دیکھتے ہیں کہ ایک این جی او کہیں ایک ہینڈ پمپ وہ لگا رہے ہوتے ہیں، ان کا پریشر پمپ دس لاکھ کا ہوتا ہے کہ جہاں پر آپ دو لاکھ یا ڈھائی لاکھ کا جو ہمارے ہاں، ان کا پریشر پمپ دس لاکھ کا ہوتا ہے تو اس کے اوپر بھی سوچنا چاہیئے کہ کہاں سے، اور Substandard چیزیں بھی آجاتی ہیں کہ جی عام لوگوں کے اندر یہ Perception ہے کہ یار یہ تو تین مہینے میں یہ چیز خراب ہو جائے گی، یہ این جی او نے بنائی ہے یا اگر لوگوں کو یہ شک ہو کہ یہ اگر لوکل

گورنمنٹ یا پبلک ہیلتھ کے ذریعے جو ہینڈ پمپ، پریشر پمپس لگ رہے ہیں، اگر یہ این جی اوز کے ہیں تو یہ تو بڑے جلدی خراب ہو جائیں گے۔ تو میڈم سپیکر! میرا خیال یہ ہے کہ نمبر ون یہ چیزیں Establish ہونی چاہئیں کہ کسی نے اگر کام کیا ہے تو واقعی کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو کس سٹینڈرڈ کا کیا ہے؟ تاکہ ہم چیک اینڈ بیلنس رکھیں، ہمیں پتہ ہو اور یہ بھی عجیب سی بات ہے کہ کوئی آکر اس ملک کے اندر آرام سے کہے کہ میں کام، مجھے دنیا کا وہ ملک بتا دیں جہاں ہم پیسے لے جا کر اپنی مرضی سے کچھ کرنا شروع کر دیں؟ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں جا کر کہوں چونکہ میں اچھا کام کر رہا ہوں، ڈیویلپمنٹل کام کر رہا ہوں، سوشل ویلفیئر کا کام کر رہا ہوں، لہذا مجھ سے نہ پوچھا جائے۔ میں سمجھتا ہوں میڈم سپیکر! کہ Strictly پتہ ہونا چاہیئے کہ کونسی این جی او ہے اس کے اندر، اس کو اتھارٹی یا اجازت کس کام کی ہے؟ اگر ہے تو اس نے کتنا کام کیا ہے؟ اگر جتنا کام کیا ہے، کہاں کہاں کیا ہے؟ جدھر جدھر کیا ہے، کیا اس نے کوالٹی کام کیا ہے یا نہیں کیا؟ (تالیاں)
اگر ان سوالات کے جوابات نہیں ہیں تو یہ غلط ہے اور اگر ڈیڈک کے تھرو یہ Ensure ہو جاتے ہیں، میڈم سپیکر! یہ ضرور ہونا چاہیئے۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> نہیں، یہ بہت اچھی آپ نے، شاہ فرمان صاحب! لیکن (تالیاں) شاہ فرمان صاحب! شاہ فرمان صاحب! آپ اس میں میرا پرابلم حل کریں Routed through-----

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:</u> Routed-----

<u>محترمہ مسند نشین:</u> تو اس کا کیا مطلب ہے، وہ Explain کر دیں؟

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:</u> میں جو سمجھتا ہوں، میں جو Interpret کرتا ہوں ان الفاظ کو، میں Interpret کرتا ہوں Approval کیونکہ جب آپ کی Approval ہو جاتی ہے، وہ آپ کے Routed، اب ڈیڈک کو پتہ ہے کہ اتنا فنڈ اس Constituency میں گیا اور اس کام کیلئے گیا، ٹھیک ہے، تو ادھر سے جب ڈیڈک کے پاس یہ چیز ہو گی کہ One million rupees for this purpose تو آپ اس کا آڈٹ کروا سکتی ہیں، آپ اس کو چیک کروا سکتی ہیں، Approval اگر اس ڈیڈک کے اوپر-----

<u>محترمہ مسند نشین:</u> آپ نے تو، وہ فنڈ ہی نہیں ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، نہیں نہیں۔ میں، این جی اوز جو بھی فنڈ لگوانا چاہیں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: میری بات سنیں نا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، این جی اوز کے پاس جتنا فنڈ ہے، وہ لگوانا چاہتی ہیں، وہ Intimate کریں ڈیڈک کو۔

محترمہ مسند نشین: اس کیلئے تو پھر آپ کو بڑی Detailed specification کرنی چاہیئے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، لیکن ایک، ایک بات میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: آپ خود دیکھیں نا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، میڈم سپیکر! میں یہ کہہ دوں کہ اگر ہم اس کے اوپر جائیں کہ پراسیس لمبا ہو جائے گا یا بڑا ٹائم لگ جائے گا۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہی، میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں، آپ پلیز سمجھیں۔ Routed through سے آپ نے ساری باقی کہانی خود اپنی طرف، کہیں کسی ڈکشنری میں دیکھیں، Routed through کا یہ مطلب ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، Routed through کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ہم بناتے ہیں، ایک پروگرام بناتے ہیں، فنڈ دیتے ہیں، ڈیڈک Approval دیتی ہے، این جی اوز اپنا پروگرام بنائیں، اپنا فنڈ Show کریں، ڈیڈک سے Approval کا مطلب یہ ہے کہ اس کا جو پروگرام ہے، جو فنڈ ہے، جتنا وہ خرچ کرتے ہیں، جدھر وہ خرچ کرتے ہیں، وہ ڈیڈک ان کو Approval دے دے گی، اس کا مسئلہ نہیں ہوگا۔

محترمہ مسند نشین: تو یہ چیزیں Specifically لکھیں نا؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تو اس کا مطلب۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: مطلب ہے، میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو، (مداخلت) میری بات سنیں، ایک منٹ، سر! ایک منٹ، آپ اس میں، لاء میں جب کوئی این جی او اپنا فنڈ Approve کرتی ہے اپنی آرگنائزیشن سے، ٹھیک ہے، این او سی وہ لیتی ہے پراونشل گورنمنٹ یا ای اے ڈی کے تھرو اس کی جس طرح منسٹر صاحب نے کہا، اب فنڈ آپ کا آگیا، اب آپ یہ کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی Approval لیکر آتے ہیں،

پراونشل گورنمنٹ سے این او سی لے لی تو آپ کے پاس لاء میں، پھر آپ جو کہ نان گورنمنٹل، میں میڈم معراج سے بھی سننا چاہوں گی، آپ سن لیں اس کو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، میں صرف، میں اس کے اوپر یہ Comment کرنا چاہوں گا۔

محترمہ مسند نشین: صرف ڈیڈک میں یہ لفظ آنے سے کیا سب چینج ہو گیا جی؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، نہیں، کیونکہ ڈیڈک کے اندر، نہیں، ڈیڈک کے اندر یہ اسلئے ضروری ہے، میں-----

محترمہ مسند نشین: حاجی صاحب! تاسو له ټائم درکومه کنه۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں Attention چاہتا ہوں۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، یہ بات سن لیں، بہت Relevant مسئلہ ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ڈیڈک، دیکھیں Approval اگر آپ کہیں ایسی جگہ سے لیں، اگر کہیں ایسی جگہ سے آپ Approval لیکر Approval کے بعد وہ چیز ہی غائب ہو جائے، آپ کو پتہ ہی نہ ہو کہ یہ کدھر ہوا ہے، کیسے ہوا ہے؟ میڈم سپیکر! مسئلہ یہاں-----

محترمہ مسند نشین: تو اس کیلئے یہ ہو سکتا ہے کہ اگر ان کو یہ کہیں کہ جس طرح یہ Word ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر! ایک منٹ۔

Madam Chairperson: Provided further that any developments-----

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ Correct کر لیں گے، پہلے Concept میں Explain کردوں، یہ Correct کر لیں گے، اگر اس کے اندر کہیں کمی ہے تو اس کے اوپر بات ہو سکتی ہے لیکن یہ ہے کہ بہت سی جگہوں پر تو ایسا ہے کہ این جی اوز آن پیپر ہیں، ان کے کاغذات میں کچھ اور لکھا ہوا ہے، کرتے وہ کچھ اور ہیں۔ تو اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا ہے تو اس کی کوئی تو Verification ہو، میں اسی لئے کہتا ہوں۔ بجٹ تو یہاں سے منظور ہو جاتا ہے، اگر یہاں سے بجٹ منظور ہو جاتا ہے تو اس پر ڈیڈک کی کیا گنجائش ہے؟

محترمہ مسند نشین: تو اس کیلئے اگر ہم اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: بالکل۔

محترمہ مسند نشین: Vigilance Committee،اس ہاؤس کی کوئی ایک سکروٹنی کمیٹی جو تمام این جی اوز جو کام کر رہی ہیں،ان کی Validity چیک کرے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں۔

محترمہ مسند نشین: تو پھر تو ان کو بھی آسانی ہو جائے گی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، میڈم سپیکر! اس سے میں اسلئے اختلاف کرتا ہوں۔

محترمہ مسند نشین: آپ بیٹھیں، میں آپ کی طرف ہی آؤں گی،اور جو آپ لوگ کریں گے،اس کے مطابق ہو گا۔ میں ان کا پوائنٹ آف ویو سن رہی ہوں۔ گل صاحب خان! ته کبنینه، سلطان صاحب! کبنینئ۔ میرے پاس اورنگزیب نلوٹھا صاحب ہیں،ان کو میں دوں گی پہلے ٹائم، میڈم معراج کو دوں گی، ارباب اکبر حیات کو دوں گی، محمود خان کو دوں گی، پھر آپ کو بتاتا ہوں جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، میڈم، نہیں میڈم سپیکر! میری Argument یہ ہے، میری Argument یہ ہے کہ اگر۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نماز کا ٹائم ہے، میں بریک بھی کرنے والی ہوں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ جدھر سے بھی، آپ جدھر سے بھی Approval لے لیں، جو کوسچنز میں نے Raise کئے ہیں،وہ اگر Verify کرنا چاہتی ہیں کہ کیا کام کیا ہے کہ نہیں، کتنا کام کیا ہے، کدھر کیا ہے، سٹینڈرڈ کا کیا ہے یا نہیں کیا؟ کہیں لوکل گورنمنٹ کی اتنی، یہ ڈیڈک کے تھروVerify ہو سکتا ہے۔ آپ کسی بھی جگہ سے اس کو Approval دے دیں،اس باڈی کے پاس وہ Verification کی جگہ نہیں ہو گی۔

(تالیاں)

محترمہ مسند نشین: اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ اپنا پوائنٹ بیان کریں، میں نماز کیلئے بریک کروں گی We will continue with the discussion.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میں بالکل بہت شارٹ بات کروں گا۔ میری بات شاہ فرمان صاحب نے کہہ دی اور آج بہت اچھی بات انہوں کی ہے۔

محترمہ مسند نشین: باتیں اچھی کی ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! اس طرح ہے کہ ڈیڈک کمیٹی کا ایک فورم ہے اور اس میں تمام سکیموں کے اوپر ڈی ڈی سی ہوتی ہے ہر سکیم کے اوپر، میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے خود جو دیکھا ہے، ایک ہینڈ پمپ کے اوپر ایک تختی لگی ہوئی تھی، اس کے اوپر ایک اور تختی لگی ہوئی تھی کسی اور این جی او کی۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اچھا جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور اس کے اوپر ایک ایم پی اے کی تختی لگی ہوئی تھی، تو ایک بندے نے ادھر اس کے اوپر پاؤں رکھا تو وہ تختی گر گئی، نیچے سے جب اس نے دیکھا تو دوسری تختی لگی ہوئی تھی، SRSP ایک این جی او ہے، اس کی، تو میں نے کہا اس کو بھی اکھاڑو، جب انہوں نے اس کو اکھاڑہ تو نیچے Sungi Foundation بھی تھا۔ تو یہ دیکھیں، ایک سکیم کے اوپر تین این جی اوز کے، تین اداروں کے پیسے لگے ہوئے تھے۔ جب آپ اس کو ڈیڈک میں رکھیں گے، سکیموں کو ڈیڈک میں رکھیں گے تو وہ ایک ایک سکیم کے اوپر انکوائری ہو گی۔ ایک کرپشن کے خاتمے کا بہت بڑا جو ہے (تالیاں) یہ کرپشن کا خاتمہ ہو گا۔ اسلئے یہ بہت ضروری ہے میڈم! اس کے اوپر جو ہے، یہ ہونا چاہیئے۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا میڈم معراج! پلیز مختصر اپنا پوائنٹ آف ویو دیں، مختصر، بہت Precise دیجیئے گا۔

(عصر کی اذان)

محترمہ چیئرپرسن: میڈم معراج! میڈم معراج ہمایون خان۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ I am happy that you have given me time، آپ مجھے تھوڑا ٹائم دے رہی ہیں لیکن یہ ایک ایسا نکتہ ہے، یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ اس پر بہت تفصیلی بات چیت ہونی چاہیئے۔ میں Agree کرتی ہوں اس پر بھی کہ ڈیڈک کے پاس ہونا چاہیئے اور Duplication نہیں ہونی چاہیئے لیکن It's a fact کہ NGOs are registered NGOs are registered under certain Acts and certain regulations اور and certain legislation، تو جب تک وہ ہم نہ دیکھیں Because the monitoring and the reporting systems are already in place for NGOs اور گورنمنٹ کے اپنے ہی یہ بلز ہیں اور گورنمنٹ کی اپنی Restrictions ہیں، تو One تو یہ ہے کہ Without looking at

ایک ایکٹ میں لانا وہ میرے خیال میں اتنی ٹھیک بات نہیں ہے، those amendments
Everything has to be taken together۔ سیکنڈ، جیسا کہ این جی اوز ایک (قسم کی) این جی اوز نہیں ہوتیں، NGOs are of different kinds, there are National NGOs, there are Provincial NGOs, Regional NGOs then there are CBOs which are working at the street level تو ان کو آپ کیسے پابند کر سکتے ہیں کہ آپ کا یہ ہے؟ این جی اوز کی مانیٹرنگ اور این جی اوز کی رپورٹنگ جہاں پر وہ رجسٹرڈ ہیں، ان کا کام ہوتا ہے کہ وہ دیکھیں کہ این جی اوز ٹھیک کام کر رہی ہیں کہ نہیں کر رہی ہیں؟ اگر پچھلی حکومتوں نے یہ نہیں دیکھا تو وہ ان کی غلطی ہے۔ اب ڈاکٹر مہرتاج Properly ان کو دیکھ رہی ہیں، سوشل ویلفیئر ایک محکمہ ہے جو رجسٹرڈ کرتا ہے، انڈسٹریز میں بھی Under Societies Act این جی اوز رجسٹر ہو رہی ہیں، اب ای اے ڈی کے پاس رجسٹرڈ ہو رہی ہیں۔ تو Already اتنے مرحلے ہیں Through which the NGOs pass
Pakistan comes at the top internationally, کے حوالے سے Philanthropy۔ in Charity جیسے عنایت صاحب نے کہا کہ لوگ we are very good with giving money اور وہ جمع کر کے کہیں یونیفارم تقسیم ہو رہے ہیں، کہیں سکول بکس تقسیم ہو رہے ہیں تو You can not control اور As a principle also the private sector should not be so strictly controled، کہ پرائیویٹ سیکٹرز رہے ہی نہیں، پرائیویٹ سیکٹرز اور سول سوسائٹی کو Encourage کیا جاتا ہے اور ممالک میں کہ سول سوسائٹی اگر Vibrant اور Strong ہو تو وہ گورنمنٹ پر ایک چیک اور بیلنس رکھ سکتی ہے تو وہ کرپشن اور اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے تو This needs a، Bigger ایک کمیٹی میں اس پر میٹنگ اور ڈسکشن ہونی چاہیئے اور سارے لاز کو سٹڈی کر کے اور ڈیپارٹمنٹ کو، سوشل ویلفیئر کو Involve کر کے انڈسٹریز کو اور جہاں پر این جی اوز رجسٹرڈ ہوتی ہیں، ان سب کے ویوز لئے جائیں تو تب ٹھیک Decision ہو سکتا ہے۔ Thank you very much۔

محترمہ مسند نشین: بابک صاحب نه زه غواړمه چې هغه خپل پوائنټ آف ویو لږ راکړي۔

جناب سردار حسین: شکریه میډم سپیکر! او زه خو بیا تاسو له مبارکی د رکومه که د دې خبرې چې خدائے شته چې نن لیجسلیشن ډیر زیات خوند کوی، نن ډیر زیات خوند کوی چې دا ټول ممبران صاحبان چې دی کلاز بائی کلاز هغوی ډسکشن کوی نو زه په دې خبره تاسو له مبارکی د رکومه۔

محترمه مسند نشین: تهینک یو جی۔

جناب سردار حسین: میډم! زما خیال دا دے چې دا ډیر ښه امنډمنټ راغلے دے، منسټر صاحب خبره اوکړه چې خدائے مه کړه که چرې مونږ دا سې ترمیم راؤړو، امنډمنټ راؤړو نو این جی اوز دا سې Reluctant نشی، هغوی دا سې خوشحاله شی۔ جناب سپیکر! زه په دې خبرې نه پوهیږمه چې دلته د این جی اوز او د آئی این جی اوز ذکر اوشو، هغوی راځی دلته د دې د پاره چې زمونږ ښیګړه اوکړی، مونږ سره مرسته اوکړی، زمونږ په ډیویلپمنټ کښې مونږ سره شامل شی۔ سوال دا دے که د هغوی غرض دا وی، که د هغوی غرض دا وی او دا د هغوی غرض دے، نو زما دا خیال دے چې بیا د دې خبرې نه یره کول نه دی پکار۔ شاه فرمان صاحب ډیره زیاته ښکلې خبره اوکړه چې مونږ خپل فنډ چې دے، خپل فنډ، د صوبې خپل فنډ چې دے، بیا د ممبرانو چې کوم اختیار دے او کوم فنډ دے، که زه په پښتو کښې اووایم چې د هغوی د پاره یو پرناله ډیډک جوړه ده نو سوال دا دے یوې ضلعې کښې این جی او یا آئی این جی او کار کوی، هغه د دې خبرې نه ولې یریږی چې هغه ډیډک د د هغې نه خبر نشی یا بالکل زما دا خیال دے چې دا ټهیک خبره ده، منسټر صاحب پکار دا ده دلته تاسو اوګورئ په دې معاشره کښې عجیبه مزاج جوړ دے چې دا تپوس به نه کوې چې د جماعت امام څوک دے، دا تپوس به نه کوې چې په دې مدرسه کښې څومره ماشومان دی، دا رجسټرډ دے او که دا رجسټرډ نه دے؟ دا یو مزاج زمونږ په دې معاشره کښې جوړ دے، دا څه ښار نا پرسان نه دے، دا دلته یو ریاست دے، دلته یو حکومت دے، دلته ادارې دی، زما دا خیال دے چې دلته ذمه واره خلق دے، پکار دا ده چې بالکل هغه این جی اوز ته مونږ ویلکم کوؤ او په دیکښې هیڅ دا سې څه خبره نشته چې خدائے مه کړه دا ممبران او بیا دلته دا عجیبه Trend جوړ شوے دے، دا روایت جوړ شوے دے چې بس د منتخب خلقو نه د سیاسی خلقو نه خلق یو

داسې نفرت کوی چې خدائے مه کړه خدائے مه کړه دا چې د بلې دنیا مخلوق دے او بیا مونږ په دې ایوان کښې پخپله یو داسې تاثر ورکوؤ چې زما یقین دا دے چې هغه تاثر مناسب نه دے۔ بالکل دا امنډمنټ چې دے، زه ورسره په دې، زه به تاسو له مثال درکړم جناب سپیکر! په مرکز کښې ای اے ډی چې کوم ډیپارټمنټ دے چې د بهر نه څومره فارن ایډ راځی او څومره Grant in aid راځی، آیا د هغوی نه راتیریږی دا صوبو ته راځی که ډائریکټ صوبو ته راځی؟ ځکه چې دا پکار ده، پکار دا ده چې کله د صوبو خپله DDWP کیږی، PDWP کیږی، بیا ډیډک میټنګز کیږی، سکیمونه Identify کیږی، د هغې د پاره پی سی ون جوړیږی، پی سی ټو جوړیږی، پی سی تهری جوړیږی، پی سی فور جوړیږی خو سوال دا دے که د دوئ مدعا واقعی وی او مونږ په هغه شک نه کوؤ، بالکل دا ده، نو زما دا خیال دے چې مونږ بالکل ټول Elected خلق چې دی، ډیډک کښې چې کوم ناست دی، هغوی به هیڅ قسمه مشکلات نه جوړوی او خدائے مه کړه د دې امنډمنټ نه پس که چرې داسې څه مشکلات جوړ شو نو مونږ دا ایشورنس ورکوؤ چې مونږ هغه خلقو یو چې ان شاء الله هغه ممبران ملګری، د ډیډک ممبران، د ډیډک چیئرمینان چې دی، هغه به په دې خبره باندې Convince کوؤ۔ دلته میډم سوشل ویلفیئر منسټر صاحبې خبره اوکړه جی، بالکل مونږ دیکښې هیڅ شک نشته، ګوره Interior department چې دے هغه هم لګیا دے، بیا این او سی ورکوی، هغه په لویه سطح باندې خبره ده، زه دا ګڼړم چې د لاء اینډ آرډر په حواله باندې Security measures د پاره هم دا ډیره زیاته ضروری خبره ده چې د مختلفو مرحلو نه هغوی تیریږی نو زما دا خیال دے چې ډیر خلق داسې وی، مونږ شک نه کوؤ، هغه خو Interior Minister پخپله اووئیل چې ډیر این جی اوز داسې آئی این این جی اوز داسې، آئی این جی اوز، این جی اوز نه آئی این جی اوز چې هغهBan شو، ولې Ban شو، د هغوی د پاره Proper mechanism نه وو، زه دا ګڼړمه چې دا هم د هغه Proper mechanism یو درجه ده، لهذا مونږ ټول ریکویسټ دا کوؤ عنایت الله خان ته چې ان شاء الله داسې خدشات و تحفظات به نه وی، که دا امنډمنټ مونږ راوړو نو دا به ډیره زیاته ښه وی۔

Madam Chairperson: اچھا Okay, let me announce, we will carry on with the debate after the break and we will just break for half an hour exactly, half an hour for the Asar Nimaz.

فوراً بعد، اسلئے آپ ممبران، بڑی Important ہے، باقی لیجسلیشن بھی ہے، آپ Exact آدھے گھنٹے بعد، ہم یہاں دوبارہ Meet کریں گے، آدھے گھنٹے کا مطلب ہے آدھا گھنٹہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ مسند نشین: گوہر شاہ صاحب! میں آپ کو ٹائم بھی دوں گی، ابھی یہ آئٹم ختم ہو جائے، آپ کو بھی ٹائم دوں گی، بخت بیدار خان بھی ہیں، پہلے آپ کو دوں گی، ٹھیک ہے، آپ اپنا پوائنٹ آف ویو وہ کریں گے لیکن یہ ممبران کو، یہ جو آئٹم ہے نا ہمارا ختم ہو جائے تاکہ اس کو ہم، 'ممبران چارج' ابھی آجائیں تو اس پہ ڈیبیٹ شروع کرتے ہیں اور اگر آپ کہتے ہیں تو میں۔۔۔۔۔

ایک رکن: حبیب الرحمان صاحب ہیں، ان کو کہیں کہ وہ اپنا مدعا پیش کر لیں۔

محترمہ مسند نشین: نہیں، حبیب الرحمان صاحب کا تو اپنا دوسرا آئٹم ہے، جو 'ممبران چارج' ہیں، وہ اگر ہیں ورنہ اس دوران رولز سسپنڈ کرنا پڑیں گے آپ کیلئے، اچھا آگئے ہیں ورنہ میں آپ کو چانس دے دیتی۔ آپ کو اور بخت بیدار خان کو دوں گی لیکن یہ ختم ہو جائے تو۔ اچھا جناب منور خان صاحب، مائیک کھولیں منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: منسٹر حبیب الرحمان صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں اگر پہلے ان کو موقع ہم دیں تاکہ وہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: حبیب الرحمان صاحب! تاسو څه خبره کول غواړئ؟ تاسو خپل نقطه نظر پیش کول غواړئ؟ مائیک ورکړه حبیب الرحمان صاحب، حاجی حبیب الرحمان، آنریبل حاجی حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ زیر بحث مسئلے پر تو کافی آراء لوگوں نے پیش کی ہیں۔ میں مختصراً آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے کہا، ہم این جی اوز کی Spirit کے خلاف نہیں ہیں، چار قسم کی این جی اوز ہوتی ہیں،

انٹر نیشنل، نیشنل، پراونشل اور لوکل، یہ این جی اوز کے جتنے بھی قوانین ہیں، اس میں ہم یہ نہیں چھیڑتے، وہ اپنی جگہ پر مسلم ہیں، نہ کسی کمیٹی کی ضرورت ہے کیونکہ ہم تو قانون میں امنڈمنٹ نہیں کرتے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب یعنی انٹر نیشنل، نیشنل، پراونشل، ان کی رجسٹریشن ہو جائے تو ہر ایک این جی او اپنی بساط کے مطابق جس جگہ ان کی خواہش ہوتی ہے اور جہاں پوٹینشل ہوتا ہے تو وہ اپنی ایک ٹیم کو بھیجتے ہیں، پہلے وہاں سروے کرتے ہیں کہ یہاں واٹر کا پوٹینشل زیادہ ہے یا ہیلتھ کا ہے یا تعلیم کا ہے تو پھر وہ کوشش کر کے اپنے Competent forum سے منظوری لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی کہتا ہے کہ بونیر میں واٹر سپلائی سکیم کی بہت ضرورت ہے اور وہ این جی او چاہتی ہے کہ ہم بونیر میں انویسٹمنٹ کر لیں تو وہ منظوری لیتے ہیں Through competent forum، ہماری اس میں کوئی مداخلت نہیں ہوگی تو وہ اس زمرے میں جائیں گے۔ یہاں سے یہ ڈیڈک کا اس نے کہا ہے، دراصل بات یہ ہے کہ ہر ایک ضلع میں سینکڑوں این جی اوز کام کرتی ہیں لیکن اس کا کام، یہ ایک ترتیب ہوتی ہے کسی کو اس کا پتہ نہیں ہوتا کہ Routed through کا مطلب یہ ہے کہ وہ آ کے سب سے پہلے اپنی رجسٹریشن کا حوالہ دیں گے، Allocated amount کا کہ ہم آئے ہیں، ڈونر ایجنسی ہماری فلاں ہے، ,Internationally یا Nationally یا Provincially ہمیں اتنے پیسے ملے ہیں، ہماری مدات، ہمارا Nature of work یہ ہے، تعلیم ہے، ہیلتھ ہے، واٹر سپلائی سکیم ہے، اور بھی، اور Awareness کیلئے بہت سارے پراجیکٹس چل رہے ہیں، ہمارا کام ہے Awareness تو یہ Consolidated report آئے گی اور یہ ڈیڈک میں جمع ہوگی، اپنا اپنا ڈیٹا Collect کریں گے اور ڈیڈک کو یہ پتہ چلے گا کہ اگلی این جی او کے تھرو ہمارے ضلع میں، ہمارے علاقے میں اتنے ارب روپے کے کام ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے علاقے میں 2009-10 میں جو کرائسز تھے، سلطان وس نامی ایک گاؤں ہے، اگر میں کہوں وہاں اربوں روپے، اربوں روپے، 321 این جی اوز تھے، 321 این جی اوز اور ساری این جی اوز نے سلطان وس میں انویسٹمنٹ کی ہے لیکن آپ اگر وہاں جائیں تو سلطان وس وہیں کے وہیں اسی طرح پڑا ہے اور کوئی ڈیویلپمنٹل کام نظر نہیں آ رہا ہے۔ تو اسلئے Routed through کا مطلب یہ ہے کہ یہ ڈیڈک کے نوٹس میں لائیں اور ہمیں پتہ چلے کہ ہمارے ضلع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی این جی اوز ہیں اور Nature of work ان کا یہ ہے تو اب ہمارا صرف یہ

کام ہے کہ تین Components وہاں ضلع میں بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہوں گے، یعنی الیکشن کا کام بھی، فنڈز کا کام بھی، Nature of work کا کام بھی کیونکہ انہوں نے ایک خصوصی Agreement کیا تھا، MoU کے تحت وہ آئے ہیں لیکن ہمارا کام یہ ہو گا۔ ابھی بھی ڈیڈک کو، میں نے بہت ساری میٹنگز بلائی ہیں این جی اوز کی، تو ہم اس کو درخواست کریں گے کہ ایک آپ کا پوٹینشل فلاں یونین کونسل میں ہے اور ہر ایک، یہ فرض کریں دس این جی اوز ہیں اور ہر ایک چاہتی ہے کہ کسی ایک علاقے میں کام کرنا ہے تو ہماری درخواست ہے، چاہتے ہیں کہ یہ ایکٹ، یعنی آپ ایسا کرلیں کہ اس کو تقسیم کار کرلیں، یہ این جی او سرکاری یونین کونسل میں کام کرے، دوسری اس میں کام کرے، تیسری اس میں کام کرے اور وہ جو کام ہے، وہ Consolidate ہو جائے گا اور ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ہمارے ضلع میں اس نوعیت کے، مختلف نوعیت کے کام ہو رہے ہیں اور Nature of work کا پتہ بھی چلے گا اور ہم اس کو مانیٹر صرف کر سکیں گے۔ ابھی اختیار ہے، ابھی یہ اختیار یعنی Allotment of Union Council ابھی ڈی سی او کے پاس ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے دائرہ اختیار میں آجائے کیونکہ ڈیویلپمنٹل کام تو ہم بھی کرتے ہیں، ڈیڈک کا کام ہے، یعنی ہم ڈی ڈی سی جو کرتے ہیں، یہ براہ راست ڈیویلپمنٹل ورک کا ہمیں اختیار نہیں ہو گا لیکن ہمیں صرف علاقہ کے، آپ اس علاقے میں جائیں اور آپ کے جو پیسے ہیں، جتنے ہیں، وہ ہمیں بتائیں گے، ڈونر ایجنسی کا نام بھی بتائے گا کہ فلاں، کہ اسی سے ہمیں اتنے روپے ملے ہیں۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: بالکل ٹھیک ہے، میں سمجھ گئی ہوں۔ میں منسٹر صاحب سے کہوں گی، بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ یہ عنایت اللہ خان ذرا اپنا پوائنٹ آف ویو دینا چاہ رہے ہیں، .Let`s them hear

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میڈم سپیکر! اس ہاؤس کے اندر ممبران کے اندر بڑی ایک قسم کی Unanimity موجود ہے اور وہ چاہتے ہیں تو میں اس Unanimity کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا، میں تھوڑے سے الفاظ جو ہیں، وہ تبدیل کرنے کی ریکویسٹ کروں گا کہ اگر یہ الفاظ Substitute ہوں، Proviso اس طرح Substitute ہو:

"Provided further that any developmental scheme executed through NGOs or National or International Development Partners shall be brought to the notice of DDAC to avoid duplications."

محترمہ مسند نشین: یعنی آپ کے نوٹس میں لایا جائے گا اور جب انفارمیشن آپ کو ملے گی، ڈیڈک کو چاہیئے، وہ انٹرنیشنل این جی او ہے، لوکل ہے، نیشنل ہے یا ریجنل ہے، وہ ڈیڈک اس ایریا میں کام کرے گی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے ان کیلئے وہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جو ان سے رہ گئے ہیں، یہ جو ڈیویلپمنٹ پارٹنرز کا لفظ میں استعمال کر رہا ہوں، یہ اصل میں مراد ان سے لے رہے ہیں لیکن انہوں نے اس کا نام۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: وہ این جی اوز نہیں ہوتیں، وہ ادارے ہیں۔ شاہ فرمان صاحب کی بھی ذرا سن لوں، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میڈم سپیکر! جس طرح حبیب الرحمان صاحب نے فرمایا کہ اس کے اندر Awareness کے بھی ہیں، اس کے اندر بہت ساری این جی اوز ایسی ہیں جو Tangible کام نہیں کرتیں، وہ Co-awareness کے تھرو، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی پراجیکٹ ہو، اب اس کے اندر ہے "To avoid duplications or developmental work" میں سمجھتا ہوں کہ یہ لمیٹڈ ہو جائے گی، بالکل ڈیویلپمنٹل، بہرحال ساری این جی اوز کے اوپر وہ کلیئر نہیں ہے، وہ جاتی ہیں ایریا کے اندر، وہ لکھتی ہیں کہ ہم نے اتنا کام کیا، اس نیچر کا کام کیا جس کا کوئی نہ ثبوت ہے۔ جس ڈسٹرکٹ کے اندر این جی او کوئی بھی کام کرے، وہ ہو کوئی کام In a sense کہ دیکھیں ناں وہ کہتے ہیں کہ ہم Awareness کیلئے یہ کام کر رہے ہیں، بہت سارے پراجیکٹس ایسے ہوتے ہیں، اگر وہ ڈیڈک کو انفارم کریں، چلو اس کے اوپر آتے ہیں، اگر وہ ڈیڈک کو انفارم کریں اور دو چار چیزیں بتائیں کہ اتنا ہمارا فنڈ ہے، یہ ہمارا پراجیکٹ ہے، دیکھیں اس میں شک تو کوئی نہیں ہے، ایک بندہ جو بیچارے غریب کو دو پیسے نہیں دیتا، زکواۃ نہیں دیتا، خیرات نہیں کرتا، اس کو قوم کی بڑی فکر ہے، این جی او کی، کہ وہ بڑا خرچہ کرتی ہے، اگر یہ ڈیٹیل وہ Submit کر دیں کہ اس ڈسٹرکٹ کے اندر، ایک تو ڈیویلپمنٹل ورک ہے جس کا کام اینٹ اور سیمنٹ کے ساتھ ہے، اس کے علاوہ بھی جو پراجیکٹس ہیں، وہ ان کو بھی آپ اس میں اسلئے بھی Include کریں کہ اگر کسی این جی او نے کہا کہ ہم نے بونیر کے اندر یہ یہ کام کیا اور اس کا کوئی اتہ پتہ نہ ہو، انہوں نے کیا ہو، یہ بھی غلط ہے، اگر وہ ادھر کرتے ہیں تو ڈیڈک کے پاس اس کی انفارمیشن ہونی چاہیئے۔

Information base کے اوپر اس کیلئے بھی پروسیجر بنایا جاسکتا ہے کہ وہ وہ کیا، ان کی رپورٹس کیا ہیں؟ Unless suppose DDAC یا کوئی اور اتھارٹی یہ بتا دے کہ یہ جو این جی او نے Claim کیا ہے یا انہوں نے پیسے Draw ہیں یا یہ جو پیسے خرچ کئے ہیں اور انہوں نے جو چیزیں Submit کرائی ہیں، یہ ہیں ہی نہیں، یہ Exist ہی نہیں کرتیں اور دوسری بات یہ ہے کہ آڈٹ اینڈ انسپکشن کیلئے یہ ضروری ہے کہ اگر وہ یہ دیکھیں کہ یہ کام این جی او کا ہے، لہذا پراونشل فنڈز اس کے اوپر کیوں خرچ ہوئے ہیں یا پراونشل فنڈز اس کے اوپر کیوں خرچ ہوں گے؟ یہ بڑا ضروری ہے۔ اگر اس کے اندر لیگل ایشوز ہیں تو انفارمیشن اینڈ 'ڈیٹیلڈ' انفارمیشن ڈسٹرکٹ یا ڈیڈک کے پاس ہونا ضروری ہے، صرف ڈیویلپمنٹل نہیں، سوشل ورک ہو، جس طرح بھی ہو، جس ڈسٹرکٹ میں ہو، وہ اس کے پاس ہونا چاہیئے۔

محترمہ مسند نشین: گل صاحب خان! گل صاحب خان۔ ایک منٹ میں اس کی بات سن لوں، گل صاحب کافی دیر سے کہہ رہے ہیں۔ مسٹر گل صاحب۔

جناب گل صاحب خان: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میڈم! یہ بہت کلیئر ہے، پتہ نہیں کیوں اس کو اتنا Complicated بنایا جارہا ہے؟ Routed through meaning thereby کہ Through DDAC، اگر Through DDAC آئے گا تو یہ ظاہر ہے اس کے ساتھ یہ Approval اس میں لازمی ہے کیونکہ ڈیڈک کا اپنا، یہ ایکٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ اس میں ون تھرڈ کورم ہے، اس کے بعد وہ میجارٹی کے ساتھ اس کی Approval دے گی۔ یہ بات غلط ہے کہ Just to inform اور انفارمیشن کی حد تک اس چیز کو دے دینا، اس میں حرج ہی کیا ہے؟ کسی ڈیڈک نے بھی کسی چیز کی Approval کو، یہ نہیں ہے ہم تمام کی Approval ہو جاتی ہے، یہ تو سکیمز ہیں میڈم! اس میں کوٹہ Allocate ہوتا ہے ایم پی اے کا، دس ایم پی ایز ہیں پشاور کے، اس کو فورم میں کبھی بھی یہ نہیں کہا گیا کہ بھئی یہ ایم پی اے ادھر یہ سکیم کیوں کر رہا ہے؟ یہ تو Automatically approved ہو جاتی ہیں، اس میں کوئی اتنی قباحت والی بات مجھے نظر نہیں آرہی کہ جتنا اس چیز کو Complicated کیا جارہا ہے اور یہ انگریزی میڈم! بالکل Simple سی ہے، اس میں تو کوئی ایسی، پتہ نہیں، سمجھ نہیں آرہی اس انگریزی کی کہ کیا اس میں Duplication کے بارے میں کہا گیا ہے؟ Simple سی بات ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ ارباب اکبر حیات صاحب! آپ نے کہا تھا۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ، میډم سپیکر۔ میډم! د این جی اوز په حوالې سره دې ټولو ملګرو خبرې اوکړې، چونکه دا یو داسې Experience دے چې ما پخپله دا کتلې دی، ما سره دغه شوې دی۔ دا دیکښې خاصکر RAHA این جی او ده او بیا دا SRSP کومه این جی او ده نو مخکښې خو دوئ د Duplication خبره کوله چې Duplication کیږی، اوس خو یو داسې حالات راروان دی چې یو ویلج کونسل دے، چیئرمین به وی ورسره، بیا به ورسره ډسټرکټ ناظم وی، بیا به ورسره د ایم پی ایز فنډ وی، د هغې نه پس بیا ورسره چې کوم دے جی دا د این جی اوز چې کوم فنډ وی نو دیکښې دا کار شوے دے چې یو تن چې کوم سټریټ جوړ کړے دے، ما له تنان راغلی وو چې یره په دې باندې ته خپل بورډ مه لګوه او یو څو ورځې پرې بورډ مه لګوه، مونږ به په دې باندې خپل بلونه پاس کړو چې کوم زمونږ بلونه وی او هغې نه پس چې کوم دے نو تاسو به پرې بورډ اولګوئ، نو ما وئیل چې دا خو بالکل تاسو داسې څه عجیبه شان خبره کوئ، دا خو د دې مطلب چې ستاسو کوم سوچ دے او ستاسو چې کوم د این جی او دغه دے، هغه خو د دې نه نه دغه کیږی، نو هغوی وئیل اصل کښې د دې به تاسو ته پته وی، د دوئ یو عجیبه سسټم دے، دوئ داسې وی چې دوئ زما کلی ته راغلل جی، زه به خبر نه یم او دوئ به یو تنظیم جوړ کړے وی۔ تنظیم به د یو 25 تنانو تنظیم وی، 25 تنانو کښې هغه دوه تنان چې کوم وی، هغه پکښې د کار وی او هغه نور 23 تنان چې کوم وی، هسې برائے نام وی جی نو دوئ هغوی سره بیا دا خپل ملی بهګت اوکړی چې مونږ به تاسو ته فنډ ډیر زیات درکړو خو تاسو به کار هسې برائے نام کوئ۔ د یو ایم پی اے کار به وی نو هغه ته به پته هم نه وی، بل سړے به راشی ورته وائی جی دا کار زمونږ روان دے، هغه به لاړ شی، بل پاس کړی جی۔ مونږ دا وایو جی چې دا ډیډ ک چې کوم دے، دا Effective کول پکار دی۔ هغې کښې دا ده چې ایم پی اے ته به کم از کم پته وی چې زما په حلقه کښې څوک کار کوی نو هغه د چا کار دے؟ او دویمه خبره جی دا ده چې د دې سره ډیرې زیاتې دشمنیانې هم جوړیږی۔ دا شاه فرمان صاحب یو ورور زما خیال دے د RAHA مشر هم دے، ډائریکټر دے زما په خیال او هغوی سره هم زما خبره شوې وه۔

دیکښې داسې کار اوشی جی چې لکه زه اوس ایم پی اے یمه جی او یو عام سړے راشی او هغه وائی ما یو پراجیکټ اخستے دے او ما له RAHA والا راکړے دے ، ما ته پته هم نه وی، هغوی پکښې کار روان کړے وی۔ هغه زمونږ تنان راشی چې نه نه یره دا خو د ایم پی اے فنډ دے ، د RAHA پکښې څنګه کیدے شی، بس هغوی هلته کښې لانجې جوړې کړی۔ زمونږ مطلب دا دے جی چې دا کوم یو Elected سړے وی Elected ، که هغه ایم پی اے ، که هغه بیا ناظم وی او که هغه هر څه وی چې دا Elected سړے این او سی او د Elected سړی سره کنسلټیشن کوی نو بیا د هغې نه پس د کوی نو هله به زما په خیال دا دغه صحیح وی۔

محترمہ مسند نشین: محمود خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی میډم۔ څنګه دا نورو ملګرو خبرې اوکړې میډم! دیکښې دومره ګرانه خبره نه ده، مونږ وایو چې د ډیډک په تهرو د کیږی او څکه دا مثال درکوؤ چې اوس SADP یو پروګرام دے زما په ډسټرکټ کښې او ډی سی هغې کښې Identify کوی دا سکیم چې کوم ځائې د روډ ضرورت دے ، هلته ئے روډ نه د جوړ کړے ، یو عام کالونئ ته پکښې روډ جوړ کړی۔ مونږ ورته وایو چې دا ولې؟ وائی چې دا یو پراپر چینل نه مونږ راغلی یو، تاسو د چا په تهرو راغلی یئ؟ مونږ وایو داسې د ډی سی په تهرو باندې راغلی یو او Through proper channel مونږ ته دا سکیم Identify شوے دے ؟ مونږ دا وایو چې دا د ډیډک په تهرو کیږی۔ هغې کښې که مونږ سره څوک هم ممبران وی نو کوم این جی او هم کار کوی، هغه د ډیډک په تهرو د څکه کوی چې زمونږ په حلقه کښې کار کیږی او مونږ ته پته نه وی او Duplication کیږی، ډبل ډبل پکښې کیږی، کم از کم چې د ایم پی اے هغه حلقې ته خو دا پته وی، یو ایم پی اے بد دے نور ټول ښه خلق دی؟ مونږ دا وایو چې هاؤس او دغه ایم پی اے ګان ټول مضبوط وی چې دا مضبوط وی نو مونږ به مضبوط یو او چې دا مضبوط نه وی مونږ به نه یو مضبوط، (تالیاں) مونږ نه د مذاق نه جوړوی۔ میډم! هاؤس کښې بلاں ، خبرې په مونږ پاس کیږی چې چا د 'Yes' او د زور نعره کوله، هغه غریب نن جیل کښې دے ، مونږ دا وایو میډم! چې کوم کار هم کیږی، د ایم پی اے په مشاورت د

کیږی، د ډیډ ک په مشاورت د کیږی خا مخا، دا نه چې څوک هم، مرضی ده چې چا په کوم تهرو باندې کار اوکړو، مونږ دا وایو چې دا کومه خبره ده؟ منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ، دیکښې دومره غټه خبره نه ده چې څومره د دې جوړه شوه، دیکښې حکومتی ممبران هم او اپوزیشن دا دواړه پرې Agree دی، دا په ایګریمنټ باندې او په خبرو اترو باندې دا شے راغلے دے چې کار کوم ډسټرکټ کښې کیږی، د ډیډک په تهرو د کیږی، د Routed مطلب دا دے مونږ به خبروی چې کوم سکیم مونږ اوکړو، او داسې سکیمونو مونږ مثال ورکولے شو په ډسټرکټ کښې چې هغه نیشنل اسمبلۍ فنډ کښې هم شوی دی او د ایم پی اے په فنډ کښې او د این جی اوز وائی چې دا زمونږ په فنډ کښې شوی دی، کم از کم هغه د انفارم کوی، یو رپورټ د جوړوی، یو طریقه کار د جوړوی، آګے به پیش کوی، دې هاؤس ته به پیش کوی، ډی سی ته به پیش کوی، کمشنر ته به پیش کوی لیکن مونږ دا وایو چې کم ازکم د ډیډک په تهرو د وی۔ مونږ دوئ باخبره نه ساتی، مونږ د باخبره ساتی، دا زمونږ ریکویسټ دے، میډم۔

<u>*محترمہ مسند نشین:*</u> تهینک یو محمود خان۔ بخت بیدار خان نه به زه اؤرمه، بیا تاسو ته به راځم۔

<u>*جناب بخت بیدار:*</u> میډم سپیکر صاحبه! شکریه۔ څنګه چې زما نورو ورونړو دا خبره اوکړه، دغه شان زه به د لوئر دیر په حواله سره خبره اوکړم چې هلته کښې Save the Children کار کوی په هیلته کښې، Marlin این جی او په هیلتهـ کښې کار کوی، SRSP په ایجوکیشن کښې هم کوی، یو HAA ده، هغه په افغان ریفیوجیز کښې کار کوی، یو RAHA ده، RAHA لکه زما دې ورور چې اووئیل زمونږ دلته DG PMU، هغه د هغوی د لاندې کار کوی، بلها این جی اوز دی او لکه زه به، زما خوا ته یو آر ایچ سی ده، ګل آباد آر ایچ سی زما حلقه کښې، هغې کښې Save the Children کار کړے دے، Marlin پکښې کار کړے دے۔ دغه شان بله آر ایچ سی ده، په هغې کښې دا کار شوے دے خو دا پته نه لګی چې Save the Children کوم کار په دیکښې کړے دے، Marlin په دیکښې کوم کار کړے دے؟ دغه شان د RAHA والا پته نه لګی چې RAHA څه شے کار کړے دے، په سکول کښې کمرې چا جوړې کړی دی آیا؟ زمونږه مطلب دا دے

صوبائی حکومت چې کوم دے اوس په سکولونو کښې کمرې زیاتې شروع کړی دی، هغه وائی چې، RAA والا وائی چې دا مونږ جوړې کړی دی، HAA والا وائی چې دا مونږ جوړې کړی دی، دا پته نه لګی، لهذا زمونږ دا درخواست دے چې دا ټول ممبران صاحبان چې کومه خبره کوی، زما خیال دے چې زما ورور منسټر عنایت خان هغه هم د اپر دیر دے، د دې مسئلې نه دے ټول خبر دے، لهذا زمونږ دا ممبران صاحبان چې کومه خبره کوی د ډیډک په باره کښې، کلیئر په دې خبره باندې ایکټ د پاس شی او دا مسئله د نورو خبرو اترو ته د نه پریږدی۔

محترمہ مسند نشین: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! میرے خیال میں یہ آپ کی یہاں پہ As Speaker جس طرح کی آج ڈسکشن ہوئی ہے اسی لاء پہ یا اسی ایکٹ پہ، میرے خیال میں اس سے پہلے اس قسم کا موقع ڈسکشن کیلئے نہیں دیا گیا لیکن بہر حال یہ اچھی بات ہے کہ اچھی طرح ڈسکشن ہوگئی ہے۔ تو میرے خیال میں میڈم! سب یہاں پہ بیٹھے ہیں، ایم پی ایز بیٹھے ہیں، Put کریں تاکہ پتہ چلے کہ ایم پی ایز یہ امنڈمنٹ لاتے ہیں یا نہیں لاتے؟ میں Last میں عنایت اللہ خان کو بھی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ سارا ہاؤس یہی چاہتا ہے تو میرے خیال میں اس کو بھی اس کے ساتھ جانا چاہیئے۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، منسٹر صاحب! تشریف رکھیں آپ۔ میں اسلئے کر رہی ہوں کہ ممبر سارے پوائنٹ کر لیں، آپ اس کو Sum up کریں۔ ڈاکٹر حیدر علی خان سے میں چاہوں گی کہ وہ بھی اپنا پوائنٹ آف ویو دے دیں۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی): تھینک یو، میڈم سپیکر۔ اصل میں Duplication کے علاوہ اور بھی کئی Irregularities واقع ہوتی ہیں اس طرح کے کاموں میں۔ جو این جی اوز یا آئی این جی اوز یہاں پہ کام کر رہی ہیں، ہم انٹرنیشنل کمیونٹی کے شکر گزار ہیں کہ وہ ہمیں سپورٹ کر رہی ہے، فنانشل اور فنڈنگ کر رہی ہے لیکن اس کے علاوہ جو یہاں پہ جو ہمارے لوکل ان کے ساتھ ملوث ہوتے ہیں، کل ہماری میٹنگ ہوئی ایک آئی این جی او کے ساتھ، چونکہ 160 ملین ڈالر کا ایک پراجیکٹ ہے "Pakistan Reading Project"، پچھلے دو سال سے اس صوبے کے 15 اضلاع میں وہ کام کر رہے ہیں، میرے ضلع میں بھی وہ دو سال سے کام کر رہے ہیں لیکن مجھے کوئی پتہ نہیں ہے، وہ ہم سے

Facilitation اور پالیسی میکنگ میں مدد چاہ رہے تھے، میں نے کہا مجھے پتہ ہی نہیں ہے، دو سال سے آپ ہمارے ضلع میں کام کر رہے ہیں لیکن مجھے کوئی علم نہیں ہے کہ یہ کہاں کس سکول میں، میرے اپنے حلقے کے اندر کچھ سکولوں میں ان کا کام ہو رہا ہے لیکن مجھے اندازہ نہیں ہے۔ اصل میں جو باہر کے لوگ ہیں، ان کو اجازت نہیں ہے سیکورٹی کے پرابلم کی وجہ سے کہ وہ خود جا کر ان کی مانیٹرنگ کریں اور ہمارے جو لوگ ہیں، وہ آپ کو پتہ ہی ہے، تو اگر گورنمنٹ ملوث نہ ہو، Public representatives کو آؤٹ کیا جائے تو کس طرح یہ کام چلے گا؟ جو کرپشن یہاں پر ہو رہی ہے گورنمنٹ لیول پر، نان گورنمنٹ لیول پر اس سے زیادہ کرپشن کے امکانات ہیں، اسی لئے اس کو ایک قاعدے اور ضابطے کے مطابق لانا چاہیئے، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: میں دینا ناز صاحبہ کو بھی سننا چاہوں گی، ایک منٹ، مختصر کریں۔

<u>محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں)</u>: تھینک یو، میڈم۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ Being a Social Welfare Parliamentary Secretary محترمہ منسٹر صاحبہ نے بات کر لی ہے، میں سوشل ویلفیئر کے حوالے سے یہ بات کروں گی کہ نمبر ون، یہ جو بہت زیادہ اس پر بحث ہوئی ہے کہ این جی اوز کام کرتی ہیں اور پتہ نہیں ہوتا کہ یہ کیا کر رہی ہیں؟ سب کو پتہ ہونا چاہیئے کہ جو بھی این جی او، آئی این جی او ہوتی ہے، انٹرنیشنل این جی او ہوتی ہے یا لوکل ہوتی ہے، وہ جب ڈسٹرکٹ میں آتی ہے تو Through the Social Welfare District Officer coordination with the DC، ڈی سی کے ساتھ کوآرڈینیشن کے ساتھ وہ کام کرتی ہے، MoU وسائن ہوتا ہے اور ہر ڈسٹرکٹ میں جو ہے ڈی ڈی ایم او ہوتا ہے، ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر ہوتا ہے جو کہ ڈی سی نے اپوائنٹ کیا ہوا ہوتا ہے اور دوسری بات میڈم! ساتھ میں کہنا چاہوں گی کہ جی دیکھیں ڈیولپمنٹ پر یہ کام نہیں کرتی کوئی بھی این جی او، یہ صرف Crises میں ملک کو، کسی بھی Country کو سپورٹ دیتی ہے، Manmade disaster یا نیچرل کوئی ڈیزاسٹر ہو، یہ ڈیزاسٹر میں صرف Country کو Stable کرتی ہے، یہ چیز آپ لوگ سمجھ لیں، یقیناً آپ سب کو، بہت محترم ہیں، سب کو پتہ ہوگا۔ دوسری بات جو میں کہنا چاہوں گی۔ تیسری بات میڈم! کہ یہ جو ان کا کام ہوتا ہے، یہ ان علاقوں میں ہوتا ہے جہاں پر خدانخواستہ کوئی

Crisis جیسے میں آئی ڈی پیز کی آپ کو مثال دوں گی کہ اس جگہ پر متاثرین آگئے، اورکزئی آپریشن ہوا ہے، یہ ان علاقوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں جہاں پر Crises چل رہے ہوتے ہیں، یہ بات ان کی بالکل درست ہے کہ ڈیڈک کو انفارمیشن ضرور ہونی چاہیئے، اس میں ہماری بہت محترم کمیٹی بیٹھی ہوتی ہے، حلقوں کے ایم پی ایز ہوتے ہیں، ایم این ایز ہوتے ہیں، ہمارے ایگزیکٹیوز ہوتے ہیں، Executing Agencies ہوتی ہیں، ان کو پتہ ہونا چاہیئے، ان کو انفارمیشن ضرور ہونی چاہیئے لیکن میرے خیال سے یہ ڈی سی۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آرڈر ان دی ہاؤس۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: میرے خیال میں یہ ڈی سی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو انفارمیشن کیلئے یا این جی اوز کو باؤنڈ کیا جائے کہ وہ ڈیڈک کمیٹی کو اپنی انفارمیشن بھیجیں اور ساتھ ہی میڈم! میں بہت اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ اس میں ہوگا یہ کہ جس کا بہت بڑا خطرہ ہے کہ وہ آتے ہیں، ایک سوشل ورک ہوتا ہے، ان کے اندر اپنی ایک آڈٹ ٹیم موجود ہوتی ہے۔ اب دیکھیں یہ تو تنگ ہوں گے، اس طرح آپ کیا، ان کو کیا پاس کرنا ہے؟ انہوں نے جہاں پر Crises ہوئے ہوتے ہیں، جہاں پر زلزلہ آیا ہوا ہوتا ہے، انہوں نے جانا وہی ہوتا ہے، ٹھیک ہے، اس میں آپ کیا پاس کریں گے؟ یہ بات سوچنے کی ہے کہ آپ کیا ان کو کہیں گے؟ اس طرف جائیں، جہاں پر لوگ Affect ہوئے ہوتے ہیں، وہ سارے Affected ہوتے ہیں، ان میں ہم میرٹ نہیں بنا سکتے۔

محترمہ مسند نشین: مجھے یہ بتائیں کہ اگر۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: آخری بات۔

محترمہ مسند نشین: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: آخری بات۔ اچھا اب میں ساتھ یہ کہنا چاہ رہی ہوں سوشل ویلفئیر کے حوالے سے کہ سوشل ویلفیئر کا جو ایکٹ ہے، سوشل ویلفیئر کا جو ایکٹ ہے، اس میں جو۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آرڈر ان دی ہاؤس۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: سوشل ویلفیئر کا جو ایکٹ ہے، جتنی این جی اوز ہیں، یہ سوشل ورک جو ہوتا ہے، یہ ہمارے سبجیکٹ میں سوشل ویلفیئر کے ایکٹ میں آتا ہے، کسی اور منسٹری کے ایکٹ میں نہیں آتا، یہ ہم سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں، خدانخواستہ اگر کہیں ڈیڈک کو، ایڈوائزری کو کوئی Objection ہو جاتا ہے، وہ پھر واپس سوشل ویلفیئر کو کہیں گے کہ بھئی ان کی آپ نے سرٹیفیکیٹس دیں، ان کو کینسل کرو، کیا سوشل ویلفیئر کا اتنا کام رہ گیا ہے کہ وہ ان کو رجسٹرڈ کرے یا ان کو کینسل کرے؟ Supervision ابھی بھی کر رہا ہے، سوشل ویلفیئر آفیسر کر رہا ہے۔ With the coordination of DC.

محترمہ مسند نشین: اچھا میں دینا ناز صاحبہ! آپ کو صرف، ایک منٹ، ایک منٹ (مداخلت) بیٹھیں، بیٹھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: اچھا، میں آخری بات کر کے، بس زیادہ ٹائم نہیں لوں گی، ہاؤس Mostly جو ہے اس چیز پر Agree ہے کہ وہ یہ، مطلب ہے ووٹ اس کیلئے کرنا ہے، مجھے یہ بات کرنے دیں، پلیز۔

محترمہ مسند نشین: بات کرنے دیں، ممبر کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: ہاؤس اس چیز پر متفق Mostly ہو رہا ہے کیونکہ Mostly یہاں پر ڈیڈک چیئرمین بیٹھے ہوئے ہیں، بیشک آپ لوگ معزز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، بیشک آپ لوگ ووٹ کر لیں، اس کیلئے میں Being a Social Welfare Representative اس چیز کو نہیں مانتی، میرا اس سے اختلاف ہے کیونکہ یہ این جی اوز ہم سے رجسٹرڈ ہو رہی ہیں، وہ ایک خدا واسطے کام کر رہے ہوتے ہیں، اس میں جو ہے Hurdle ہو گا اور وہ کبھی بھی کام نہیں کریں گے۔ تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: ویسے میڈم! میری بات صرف آپ، میری بات ابھی تک آپ نے Address نہیں کی، آپ صرف سوشل ویلفیئر کے تحت رجسٹرڈ ہونے والی این جی اوز کی بات کر رہی ہیں جبکہ There are other also mechanism through which the NGO got registered، ایک منٹ میری بات سنیں، آپ مجھے صرف ایک بات کا جواب دیں کہ ڈیزاسٹر ہو یا نہ ہو، حالات ہوں، اگر ایک

این جی او، آئی این جی او، ریجنل این جی او اگر آپ کے کسی ڈسٹرکٹ میں آتی ہے، کسی بھی Reason میں، کسی حالات میں اور وہ ڈیویلپمنٹ کا کام کرتی ہے تو کیا ڈیڈک کے علم میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: بالکل ہونی چاہیئے، میں بار بار اس پر زور دے رہی ہوں۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے، بیٹھ جائیں، ٹھیک ہے، ٹھیک، بس بیٹھیں آپ۔ اوکے، اوکے میڈم! بیٹھیں، Done ہو گیا، ایک منٹ مائیک مت بند کریں، مائیک آن کرو، آپ بات کمپلیٹ کریں، Done ہو گیا یہی پوائنٹ تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: جی جی، یہی اس پوائنٹ پر، جس طرح ہمارے سینیئر منسٹر صاحب عنایت اللہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ دیکھیں بالکل ان کو انفارمیشن ہونی چاہیئے، میں خود بھی یہ چاہتی ہوں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ڈسٹرکٹ میں کونسی این جی او کس اس میں کام کر رہی ہے، ہمیں معلومات ضرور ہوں، ہم اس کے ہیڈ ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: لیکن ان کے پاس اتھارٹی نہیں ہونی چاہیئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: لیکن ان کے تھرو ان کے ڈیویلپمنٹ کام پاس ہونا جو ہے، یہ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔

محترمہ مسند نشین: اوکے، بیٹھ جائیں، زریں ریاض، زریں ریاض، میں پھر لیڈر آف دی اپوزیشن کی طرف جانا چاہتی ہوں، مختصر بات کریں، تمہید نہیں باندھنا ہے پلیز، اپنا پوائنٹ آف ویو ڈائریکٹ دیں، تھینک یو۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میرا اس کے حوالے سے جیسے ہمارے پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا، ڈیڈک کو اس کا نہیں ہونا چاہیئے، میرا پوائنٹ یہ ہے کہ یہ Through DDAC کے نالج میں بات ہونی چاہیئے کیونکہ میرا اس میں خود اپنا Experience ہے اور اس پر میں یہاں Quote بھی کر سکتی ہوں۔ جو ہمارے ممبران بیٹھے ہیں، ہمارے ساؤتھ ریجن میں ایک SADP Project ہے جو تقریباً پونے دو ارب روپے کا ہے، یہ ورلڈ بینک کا پراجیکٹ ہے جس میں سے پچھلے کئی سال سے یہ پراجیکٹ شروع ہے جس میں ڈی سی بھی اور ڈیڈک چیئرمین اور یہ سارے اس میں

ممبرز ہیں لیکن ہمیں نہیں پتہ، جیسے ہمارے ایک ممبر صاحب نے بات کی کہ اس پر کمیٹیاں بن رہی ہیں 25 بندوں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: مجھے خود ڈی سی صاحب نے کہا کہ جی آپ کے جتنے بھی لوگ ہیں یا جہاں جہاں پر ڈیویلپمنٹ نہیں ہے، وہاں پر آپ لوگ کمیٹیاں بنا کر 25 بندوں کی، اور آفس میں رجسٹرڈ کروائیں، آفس میں پچھلے ڈیڑھ سال سے وہ پڑی ہوئی ہیں، ایک اس میں یہ بھی چیز آرہی ہے کہ پونے دو ارب کا یہ پراجیکٹ تھا SADP کا، ورلڈ بینک کا تھا، یہ لوگ Intime یہ Payment خرچ نہیں کرسکی اور ورلڈ بینک نے ان کو دوبارہ Approval دینے کیلئے ان کو روک دیا کہ جو آپ کا ٹائم ہے، آپ کی جو ڈیویلپمنٹ ہے، وہ آپ آہستہ کر رہے ہیں، اس کو روک دیا جائے، تو یہ بھی ایک چیز آرہی ہے، اگر Though DDAC Chairman یہ نہیں، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ Permission دیں، ان کے نوٹس میں ہونا چاہیئے کیونکہ ڈیڈک چیئرمین کے ساتھ تمام ایم پی ایز بھی ممبرز ہوتے ہیں، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن بھی ہوتی ہے، اس کے ساتھ جتنے بھی ڈسٹرکٹ لیول پر ممبران یا ڈیپارٹمنٹس ہوتے ہیں، وہ بھی وہاں بیٹھے ہوتے ہیں تو پھر رہ کون جاتا ہے اور عوام بھی چاہتے ہیں، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اس کے نوٹس میں اور اس کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

محترمہ مسند نشین: بہت شکریہ، بہت شکریہ، تھینک یو۔ فوزیہ بی بی! جلدی سے مختصر ریمارکس، فوزیہ بی بی

(مداخلت) سر! دو منٹ ٹھہریں، میں ان کا پوائنٹ سن لوں، They are relevant peoples.

محترمہ بی بی فوزیہ (پارلیمانی سیکرٹری): شکریہ، میڈم سپیکر۔ کافی ڈسکشن چل رہی ہے این جی اوز اور گورنمنٹ کے حوالے سے، اور جو امنڈمنٹس ہیں، میں اس کو سپورٹ کروں گی کیونکہ گورنمنٹ کی ایک Writ ہونی چاہیئے کہ مختلف این جی اوز، اگر میں چترال کی بات کروں گی، چترال میں بہت ساری این جی اوز کام کر رہی ہیں، بہت اچھا کام کر رہی ہیں لیکن ان میں ٹرانسپرنسی کا بھی مسئلہ ہوتا ہے، وہ ابھی حالیہ جو سیلاب آیا ہے چترال میں، اس کے بعد مجھے اندازہ ہوا ہے کہ بہت ساری ایسی این جی اوز ہیں جو چترال میں کام کر رہی

ہیں لیکن ہمیں اندازہ نہیں ہے کہ وہ کس سیکٹر میں کام کر رہی ہیں؟ تو میں اس امنڈمنٹ کو Fully سپورٹ کروں گی کہ جو بھی این جی او کام کرے، اس میں ٹرانسپرنسی بھی ہونی چاہیئے۔ ایک مثال میں دینا چاہوں گی، ایک ایریگیشن چینل ہے، دو سال پہلے وہ بنا تھا، ابھی Recent سیلاب میں بہہ گیا اور ہمیں یہ بھی نہیں پتہ کہ اسے کس این جی او نے بنایا؟ اس پہ دو کروڑ روپے لگے تھے، تو اس طرح Duplication بھی ہوتی ہے، قوم کا پیسہ بھی ضائع ہوتا ہے۔ ایک بات جو مس دینا ناز صاحبہ نے کہا ہے کہ وہ ساری سوشل ویلفیئر کے ساتھ رجسٹرڈ ہوتی ہیں تو وہ ایک پروسیجر ہے۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آرڈر ان دی ہاؤس، فضل الہیٰ صاحب! آرڈر ان دی ہاؤس۔

محترمہ بی بی فوزیہ (پارلیمانی سیکرٹری): جتنی بھی این جی اوز رجسٹرڈ ہوتی ہیں، وہ ایک پروسیجر کے تحت ہوتی ہیں، وہ ہمیں پتہ ہے کہ ایک MoU ہوتا ہے، این او سی ملتی ہے لیکن پھر بھی جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہوتی ہے، اس کو انفارمیشن ہونی چاہیئے کیونکہ Duplication کے علاوہ ٹرانسپرنسی کا بھی مسئلہ ہے تو جو امنڈمنٹ آئی ہے، میں اس کو سپورٹ کرتی ہوں، کروں گی۔

محترمہ مسند نشین: محب اللہ خان! جلدی جلدی، مختصر۔

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک وامداد باہمی): شکریه، میډم. زمونږ د این جی اوز په حواله باندې بحث شروع دے او زه غواړم زما د سترکټ، میډم! لږه توجه به غواړمه، زما د سترکټ چې کوم دے هغه د تیر 2007 نه هغه یو Crisis سره مخامخ وو، ټولو ته پته ده چې د هغې زمونږ د سترکټ سوات یا زمونږ صوبه، بلکه ټوټل پاکستان د هغې نه متاثره شوے دے. په هغې کښې زما د سوات ایم پی ایز ورونړه ناست دی چې په هغې کښې زما حلقه PK-83 چې ټوټل د سترکټ سوات کښې هغه Crises چلیدل او دهشتګردی وه او د هغې یو جنګ روان وو خو په هغې کښې زما PK-83 چې کومه ده، هغه ډائریکټ براه راست چې کوم ده زما حلقه په هغې کښې د هغې نه متاثره وه. ټول ټیررازم چې وو او ټیررسټس چې وو، هغه زما په حلقه کښې وو. کله چې 2009 آپریشن اوشو، هلته کښې امن راغلے نو زما خیال دے چې ډیرې زیاتې بې ترسه این جی او ګانې راغللې. بیا زما کلے چې کوم دے هغه "شور" دے، کوم چې "برشور پیوچار"

ورته وائی، هغه زما یونین کونسل دے چې کوم ډیر جانه پهچانه دے خو افسوس، ګټ پیو چار، خو د افسوس خبره دا ده چې دلته بحث کیږی، میډم اووئیل چې کوم ځائې کښې Crises وی، هلته کښې این جی اوز رسی او هغه تکلیف والا خلقو ته ځان رسوی او د هغوی مسئلې حل کوی، د ډیویلپمنټ کار کوی، څه کوی، څه کوی خو زه ډیر په افسوس سره وایم چې د 2007 نه چې کوم زما په حلقه کښې کوم Crises وو او څومره این جی اوز راغلی دی، تاسو یقین اوکړئ هغه این جی اوز ما پخپله حلقه پخپل کلی کښې ما نه دی لیدلی، هغه هغه طرفونو ته تلی دی چې په کوم PKs کښې، هلته کښې امن وو او پکښې یخ یخ سورو د لاندې او یخو اوبو کښې کوم ځائې کارونه وو نو زما خیال دے چې هغوی هلته کښې کارونه کړی دی او زمونږ چې کوم طرفونو باندې هغه دغه تیر شوے دے، هغوی نه دی کړی نو چونکه زه د دوئ دا خبره چې کوم ده، دا سپورټ کوم چې دا د ډیډک په تهرو شی چې کم از کم----

(تالیاں)

محترمہ مسند نشین: اوکے۔

معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک وامداد باہمی: کم از کم، کم از کم د سټرکټ چیئرمین ته---

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ I have got it. Leader of the Opposition! Leader of the Opposition!

(مداخلت)

محترمہ مسند نشین: ابھی وہ کہتے ہیں، ہو گیا، ابھی ایک لیجسلیشن اور بھی ہے اور مغرب کی اذان ہو گئی ہے۔ آپ کا پوائنٹ آف ویو آگیا، میں سن لوں گی آپ سے لیکن پہلے ذرا لیڈر آف دی اپوزیشن کو سنتے ہیں۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ، میڈم سپیکر۔ یہ جو اس وقت بحث چل رہی ہے اور جو امنڈمنٹ لائی گئی ہے، میرے خیال میں یہ بہت پازیٹیو امنڈمنٹ ہے اور جہاں تک ہم نے مختلف اوقات میں اس حوالے سے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ پہلی دفعہ حکومت کی نظر اس چیز پر پڑی ہے جو ہم ہمیشہ ان کو بتایا کرتے تھے اور ہم بس ظاہری بات ہے کہ یہ بھی ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ریسورسز اتنے ڈیویلپ نہیں ہوئے کہ آج ہم اگر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے تو شاید ان چیزوں کی ہمیں ضرورت نہ پڑتی

لیکن بد قسمتی سے اس سے کوئی انکار نہیں ہو سکتا اور ہماری گورنمنٹ جو ہے، وہ اتنے فنڈز نہیں فراہم کر سکتی، ان کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے کہ وہ علاقے کے اور وہاں کے غریب طبقے کے اور ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل کو وہ حل کر سکے اور ان کا مداوہ ہو سکے۔ جناب سپیکر! اب اگر ایک چیز پہلی دفعہ ایک ایسی آئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایوان پوری قوم کی نمائندگی کر رہا ہے، ہم پورے صوبے کی قوم کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہاں پر ممبران بیٹھے ہیں اور ظاہر ہے ڈیڈک کمیٹی میں بھی ہمارے ہی ممبران اس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتا کہ اس پر ہمارے ممبران کی طرف سے اس پر اختلافی بات کیوں آ رہی ہے اور ہم اس پر متفق کیوں نہیں ہو پا رہے ہیں کیونکہ یہ ہونا چاہیئے، اس ایوان کی عزت اس سے بڑھتی ہے اور قوم کے نمائندگان ہیں۔ اکثر این جی اوز جو ہیں، وہ یہ کہا کرتی ہیں کہ ہمارا تو سیاست سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور اگر ایم پی اے کوئی بات کرتا ہے تو وہ ایک سیاسی بات ہو گئی ہے، ہم اس اپنی این جی اوز میں ان کو اجازت نہیں دیتے کہ ہمارے پروگرام میں یا ہماری ڈیویلپمنٹ کے حوالے، علاقے کے حوالے سے ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے، تو اس حوالے سے وہ کوئی بات کر سکے، لہذا ان سے تو بات ہی نہیں کرنی۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھیں اب گلوبلائیزیشن میں پوری دنیا کی معیشت پر ملٹی نیشنل کمپنیاں قبضہ کرنا چاہتی ہیں اور تقریباً ہو رہا ہے، لوکلائیزیشن میں این جی اوز ہیں، وہ انفرادی معیشت پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ان کو سپورٹ کر رہی ہوتی ہیں، اب ہمارا جو بلدیاتی نظام بنا ہے، اس میں بھی ہو گا یہی کہ ویلج کونسل میں، اب وہ فنڈ ان کو نہیں فراہم کر سکتے اور جب آپ فنڈ نہیں فراہم کریں گے تو ظاہر کہ وہ این جی اوز جو Already بھرمار ہے ہمارے اس پورے خطے میں، ہمارے معاشرے میں تو وہ اس کے ساتھ ظاہر ہے، وہ اس کے ساتھ Connect ہوتی ہیں اور آپ نے وہاں پہ ایک فورم فراہم کر دیا ہے کہ وہ اب وہاں پہ اجازت دے گا اور ان کے ساتھ بات چیت ہو گی اور اس طریقے سے ان مسائل کا حل ہو گا۔ ظاہر ہے کہ ان کی ضرورت ہے اور وہ جب مجبور ہوں گے اور ان کی مجبوریاں ہوں گی جو حکومت اس کو حل نہیں کر سکے گی تو ظاہر ہے کہ وہ این جی اوز ان کے ساتھ ہوں گی اور وہ ان کے مسائل کو حل کریں گی۔ تو حکومت کا جو کردار ہے، وہ کم سے کم ہوتا چلا جا رہا ہے اور بعض دفعہ تو ڈسٹرکٹ کی ایڈمنسٹریشن کو بھی اجازت نہیں ہوتی کہ اس این جی او کے ساتھ وہ کوئی اس کے معاملات پہ یا کسی اس پہ کوئی بات کر سکے یا اس کیلئے کوئی رکاوٹ ڈال سکے

لیکن اگر ہم ڈی سی کو اجازت دیتے ہیں اور ہم لوکل ایڈمنسٹریشن کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ بات بھی کر سکتی ہے، ان کے پراجیکٹ پر بھی اعتراض کر سکتی ہے، پراجیکٹ اس کے ساتھ Approve بھی کر سکتی ہے، ان کو لائن بھی دے سکتی ہے، ڈائریکشن بھی دے سکتی ہے تو پھر کیونکر ہماری جو DDAC Forum ہے جس میں ایم پی ایز بیٹھتے ہیں، ان کو وہ اجازت کیوں نہیں دیتے کہ وہ بھی اس کو چیک کر سکیں، ان کو بھی پتہ ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور صرف ڈیویلپمنٹل سائڈ نہیں ہے، نان ڈیویلپمنٹل سائڈ بھی ہے اس میں اور ان کی جو پالیسی ہے، ان کا بھی آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ آپ کے معاشرے پہ اثرات اس کے پڑ رہے ہیں، وہ کیا کر رہے ہیں، کیا نہیں کر رہے ؟ اگر ایک طور پہ ایک پازیٹو، ایک مثبت کوئی امنڈمنٹ آ رہی ہے تو ہمیں اس کو Fully سپورٹ کرنا چاہیئے اور ہمیں پتہ ہونا چاہیئے، اس ذریعے سے ہمارے ایوان کو، ہمارے ممبران کو اس کی معلومات فراہم ہو نگی، وہ کوئی اس کیلئے رکاوٹ نہیں ڈال رہے، ظاہر ہے کہ اس علاقے کی جو مجبوریاں ہیں، وہ تو آپ کو روک نہیں سکتے بلکہ الٹا آپ کو پریشرائز کریں گے کہ بھئی یہ کام ہم نے کرانا ہے، تو آپ اس بات سے کیوں خائف ہو رہے ہیں کہ خدانخواستہ اس کیلئے کوئی رکاوٹ پیدا ہو گی، کوئی رکاوٹ کی بات نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہے اور یہ امنڈمنٹ پہلی دفعہ ایک اچھے انداز میں اس پہ ڈسکشن بھی ہوئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو پاس ہونا چاہیئے اور متفقہ طور پر اس کو پاس ہونا چاہیئے، اس پہ کوئی قدغن نہیں ہے، اس میں کوئی رکاوٹ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے، نہ ہی کوئی Negative sense سے ہم اس کو پاس کرنا چاہتے ہیں۔ ایک صوبے کی بھلائی کیلئے صوبے کی خاطر، اس عوام کی خاطر اور اس کی بھلائی کیلئے ہم یہ چیز کر رہے ہیں تو اس کو پاس ہونا چاہیئے۔ بہت بہت شکریہ، میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: تھینک یو، جناب لیڈر آف دی اپوزیشن!

<u>محترمہ نگینہ خان (پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون)</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ مسند نشین</u>: آپ نگینہ خان! آپ بولنا چاہ رہی ہیں اس پہ؟

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون</u>: جی۔

محترمہ مسند نشین: (جناب قائد حزب اختلاف سے) سر! بیٹھیں۔ایک منٹ جلدی کریں کیونکہ آپ کو پتہ ہے ایک Piece of legislation اور ہے، اور مغرب کے بعد پھر کوئی نہیں رکتا، تو دو منٹ میں نگینہ خان۔ جی جی بالکل، مشتاق غنی صاحب سے ہم نے رپورٹ بھی لینی ہے اس دن جو انہوں نے یونیورسٹی آف سوات کے بارے میں کہا ہے۔

محترمہ نگینہ خان (پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون): شکریہ، میڈم سپیکر۔ این جی او کی بات ہو رہی ہے، سارے ممبرز اس سے متفق بھی نظر آرہے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو ایکٹ ہے، جس ایکٹ کے اندر این جی اوز رجسٹرڈ ہوتی ہیں سوشل ویلفیئر اور سوسائٹی ایکٹ، اگر اس کو پڑھا جائے پھر میرے خیال سے اس میں چینجز لانا پڑیں گی، کہیں ایسا نہ ہو کیونکہ این جی اوز جو ہوتی ہیں، وہ Totally non-governmental, non political ہوتی ہیں، تو میرے خیال سے پھر وہ ایکٹ بھی پڑھ لیں، اس میں بھی چینجز لانا پڑیں گی کیونکہ یہ این جی اوز والے تو میرے خیال سے کورٹ میں چلے جائیں گے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ امنڈمنٹ پھر کورٹ میں چیلنج کردیں، تو پہلے وہ پڑھیں، اگر اس کو پینڈنگ رکھیں، اس کو پہلے پڑھ لیں تو میرے خیال سے یہ اچھا ہی ہوگا۔

محترمہ مسند نشین: اچھا، ٹھیک ہے، تھینک یو، بہت اچھا پوائنٹ ہے اور یہ کمپنیز ایکٹ کے علاوہ، نہیں اس میں سوسائٹی ایکٹ اور سوشل ویلفیئر کے علاوہ کمپنیز لاء کے تحت بھی این جی اوز رجسٹرڈ ہوتی ہیں ایس ای سی پی کے ساتھ۔ سردار سورن سنگھ جی!

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میڈم! یہ بات ختم کریں۔

سردار سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ میڈم!

(مداخلت)

محترمہ مسند نشین: سر! یہ انہوں نے دو دو منٹ دیئے، آپ کے حق میں بول رہے ہیں، یہ ختم کریں گے، منسٹر صاحب کی میں سننا چاہتی ہوں۔ سردار صاحب!

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: شکریہ میڈم!

(مداخلت)

محترمہ چیئرپرسن: اوکے،اوکے،آپ تھوڑاسامجھے Allow کریں ناپلیز۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: شکریہ میڈم! میں حبیب الرحمان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں بالکل ایسا ہی ہے جیسا انہوں نے سلطان وس گاؤں کا حوالہ دیا، وہ میرے گاؤں کے بالکل قریب گاؤں ہے اور بالکل یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ وہاں پہ اربوں روپے کے کام ہوئے ہیں لیکن کسی کو کوئی پتہ نہیں ہے، گراؤنڈ پہ کوئی چیز نظر نہیں آرہی (تالیاں) اور میں یہ بتاؤں سر، میڈم! میں یہ بھی بتاؤں آپ کو کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، جیسے یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی بنتی ہے، کمیٹی میں دو آدمی جو ہوتے ہیں، ان کی پاور ہوتی ہے باقی جو 25/26 لوگ ہوتے ہیں، ان کی کوئی پاور نہیں ہوتی، وہ دو آدمی جو مضبوط لوگ ہوتے ہیں، میں نے خود دیکھا ہے، اگر آپ چاہتی ہیں تو اس کی بالکل آپ انکوائری کرائیں۔ لوگوں نے اپنے ڈیروں میں، اپنے گھروں میں، اپنے حجروں میں لائٹس لگوائی ہیں، ٹیوب ویل بنوائے ہیں، راستے بنوائے ہیں ان لوگوں نے جو اس کمیٹی کے ہیڈ ہوتے ہیں، تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بحیثیت ممبر اور یہ ڈیڈک Powerful جو ہے، یہ ایک وہاں کا اور اس میں دوسری چیز یہ بھی ہے میڈم! کہ اگر یہ فنڈز مثال کے طور پر فنڈنگ زیادہ ہو گئی، اب پراونشل اسمبلی کے ممبر کے فنڈز ہیں، ڈسٹرکٹ اسمبلی کے فنڈز ہیں، تحصیل کونسل کے فنڈز ہیں، اس کے بعد آپ نیچے آئیں، ویلج کونسل کے فنڈز ہیں اور یہاں پہ این جی اوز کے بھی فنڈز ہیں۔ اب اس میں کون فرق کر سکے گا کہ یہ کام کس نے کیا ہے، ایک چیز۔ دوسری چیز یہ ہے کہ مثال کے طور پہ اگر میرے علاقے میں کوئی این جی او آتی ہے، کام کرتی ہے اور اس کام کا مجھے نہیں پتہ، میں بھی وہاں پہ فنڈز استعمال کر رہا ہوں، ڈسٹرکٹ ممبر وہاں پہ فنڈز استعمال کر رہا ہے اور صوبائی ممبر بھی وہاں پہ فنڈز استعمال کر رہا ہے تو فائدہ کیا ہوا؟ فائدہ تو این جی اوز کا ہوا ہے جہاں پہ فنڈ نہیں ہوتا، جہاں پہ کام چاہیئے، اس علاقے میں وہ جا کے کام کریں تو فائدہ تب ہی آتا ہے۔ بہت مہربانی۔

(تالیاں)

محترمہ مسند نشین: بہت مہربانی۔ منسٹر فار، سینیئر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، عنایت اللہ خان! Sum up کریں، میں پھر اس سے پہلے کہ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میڈم! میں پہلے کہہ چکا ہوں، ظاہر ہے منسٹر کا کام یہ ہوتا ہے کہ حکومتی پوائنٹ آف ویو کو Defend کرے، منسٹر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ان کے پاس جو انفارمیشن ہوتی ہیں، وہ ہاؤس کے ساتھ شیئر کرے اور وہ اگر کوئی Piece of legislation آتا ہے کہ جس میں وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اور پوری حکومتی مشینری کو اس سے مشکل پیش آئے، اس کو مشکل آئے گی، مشکل پیش آئے گی تو وہ ہاؤس کو اس سے انفارم کرے۔ اصل میں Approval جو ہے وہ ڈیڈک سے نہیں ہو سکتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کی International commitments ہوتی ہیں، میں نے آپ سے کہا ناں کہ یہ پوری جو باہر سے فنڈنگ آتی ہے، اکنامک آفیئرز ڈویژن اس کو ریگولیٹ کرتی ہے Which is a federal government institution، فیڈرل لاز کے تحت وہ کام کرتا ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں اور ہمارے Agreements ہوتے ہیں، International commitments ہماری ہوتی ہیں، ہمارے Agreements ہوتے ہیں، جو پراجیکٹ سائن ہوتا ہے، اس پراجیکٹ کی International commitments ہماری ہوتی ہیں، اسلئے کہ صوبائی اسمبلی ایسی لیجسلیشن نہیں کر سکتی ہے کہ جس سے ساری International commitments جو ہیں، وہ Overrule کرے، بلڈوز کرے۔ میں To the extant جو شاہ فرمان کا ہے کہ "For information" سے بالکل Agree کرتا ہوں، اگر آپ یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں تو میں آپ کی بات کو مزید Effective بنانے کیلئے بتاؤں گا کہ آپ انٹرنیشنل اور نیشنل ڈیویلپمنٹ پارٹنرز کا لفظ لکھیں، یہ این جی اوز کے علاوہ یہ جتنی بھی فنڈنگ آرہی ہے، وہ آپ کے نالج میں آجائے تو میں آپ کے الفاظ کو مزید Comprehensive بنانا چاہتا ہوں لیکن اگر آپ Approval اور Routed through کریں گے تو This is my responsibility to tell you کہ یہ یہ حکومت کی فیڈرل لیول پہ International commitments ہیں اور یہ جتنی بھی فنڈنگ آتی ہے، یہ ای اے ڈی کے Through اس کی Regulation ہوتی ہے، اس کو Regulate کیا جاتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ ایسے کام ہمیں نہیں کرنے چاہئیں کہ اس کے نتیجے میں، ہماری یہ اسمبلی جو ہے، کل اس کے اوپر، ہمارے اوپر لوگ انگلی اٹھائیں کہ یہ اس اسمبلی نے ایسی لیجسلیشن، Piece of legislation کی ہے Which is bad

اور جو جو Contradictory ہیں دوسرے لاز کے ساتھ، فیڈرل لاز کے ساتھ، پراونشل لاز کے ساتھ ہے، Contradictory ہے،اسلئے میرا پوائنٹ آف ویو یہ ہے کہ Approval بالکل مت لکھیں،انفارمیشن اور نوٹس میں اگر آپ لکھنا چاہتے ہیں تو میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن بہر حال آپ رولنگ دیں،آپ Decide کریں۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: تھینک یو، سینیئر منسٹر صاحب۔ دیکھیں ایک چیز کو نوٹ کریں،Approval پہ نہیں لکھا،اس میں لکھا ہے Execution اور لکھا ہے Provided that all the developmental schemes executed یعنی وہ Developmental approve ہو گئی ہیں،اب Execution کیلئے آ گئی ہیں،یہ ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ Shall be routed،Shall ہے،Binding ہے، Shall be routed through DDAC Committee in order to avoid any duplication، ہم آپ کی بات کو سپورٹ کرتے ہوئے کہ اس میں اور پھر خاص طور پر نگینہ خان نے بھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے،دیکھیں اس میں اور لاز ہیں Although جو ڈیڈک لاء کا سیکشن 10 ہے،وہ اس کو Overriding effect دیتا ہے،یہ Overriding effect ہے یعنی "Not withstanding anything contained in any other law،اسلئے اس لاء کو پاور حاصل ہو گی لیکن یہ یاد رکھیں کہ اس پر آپ کیلئے کل اگر یہ خدانخواستہ Strike down بھی ہو جائے یا جس وجہ سے کہ یہ Duplication already Law میں کسی اور جگہ کچھ Insert ہے،اب میں ہاؤس کے سامنے Put کروں گی کیونکہ ہاؤس فیصلہ کرے گا،اس لاء کو Mind میں رکھ لیں، You are the main decision maker، گورنمنٹ نے اپنا پوائنٹ آف ویو پیش کر دیا ہے،ہم نے دونوں طرف سے دیکھا، زیادہ گورنمنٹ بنچز سے،اپوزیشن بنچز سے سب کو سنا ہے، It is the House which will now decide،اس کو لاء ڈویژن سے یا لاء ڈیپارٹمنٹ سے Vet کرنا چاہیئے تھا،یہ تمام چیزیں نہیں ہوئیں،پرائیویٹ ممبر بل ہے جی،تو اس کو Put کرتے ہیں اور میں اس کو آپ کیلئے چھوڑتی ہوں،باقی اس کو پھر دیکھتے ہیں آگے کہ اس کے اوپر کیا ہو سکتا ہے،تو The amendment which has been moved by the Honourable Minister پہلے میں وہ Put کروں گی تاکہ آپ اس کو پہلے

Approve کرتے ہیں کہ نہیں؟ پھر میں اس کے بعد پوری کلاز کا بھی کروں گی، یہ جوانہوں نے، آپ Read کرکے سنائیں۔

(شور)

محترمہ مسند نشین: دیکھیں، جوانہوں نے Suggestion دی ہے، وہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: وہ باقاعدہ نہیں دی۔

محترمہ چیئرپرسن: امنڈمنٹ، اوکے اوکے، چلیں ٹھیک ہے، پھر یہ صحیح ہے، وہ باقاعدہ امنڈمنٹ تو نہیں دی لیکن چونکہ ہم نے Clause wise ڈیبیٹ کی، Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

The motion was carried)

Madam Chairperson: Okay. The 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it and the 'Ayes' have it. (Applause) The Clause is passed unanimously. Now the Long Title and the Preamble also stand part of the Bill.

## غیر سرکاری مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مشاورتی کمیٹی برائے ضلعی ترقی مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Madam Chairperson: 'Passage Stage': Sardar Muhammad Idress, Mr. Munawar Khan Advocate and Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move for passage of the Bill.

Mr. Munawar Khan Advocate: Thank you, Madam Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Madam Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it. The Bill is passed unanimously.

(Applause)

محترمہ مسند نشین: شاہ حسین صاحب! تائم شارټ دے۔

جناب شاہ حسین خان: زه د دې ټول هاؤس شکریه ادا کوم چې هغوی دا Bill مونږ سره په شریکه پاس کړو او د ایم پی اے د یو عزت او یو لاج خیال ئے اوساتلو۔

## غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواز کواۃ ملازمین کی مستقلیٔ ملازمت مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Madam Chairperson: Thank you. Item No. 15 & 16: Sardar Aurandzeb Nalotha, MPA, Mr. Shah Hussain, MPA, Syed Jafar Shah, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat Internal Audit Staff (Regularization of Services) Bill, 2015, one by one. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib! Please.

Sardar Aurangzeb Nalotha: Thank you, Madam Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat Internal Audit Staff (Regularization of Services) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Madam Chairperson: The motion before the House is-----

جناب حبیب الرحمان (وزیرزکواۃ): میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: منسټر صاحب! منسټر صاحب! تاسو خپل، I will readout the motion first او بیا تاسو نه Comments اخلم۔

وزیر زکواۃ: تینوں، یعنی یہ Consideration stage پہ ہے اور تینوں باری باری پڑھ لیں تو پھر میں-----

محترمہ مسند نشین: شاہ حسین صاحب! آپ نے تب ہی، ایک نے پڑھ لیانا؟

وزیرزکواۃ: اس نے پڑھ لیا۔

محترمہ مسند نشین: ہاں جی، اس نے پڑھ لیا ہے۔

وزیرزکواۃ: ٹھیک ہے۔

محترمہ مسند نشین: میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ اپنا پوائنٹ آف ویو دے دیں، پھر میں اس کو، میں پہلے Readout کرکے تو پھر آپ کو تب ٹائم دوں گی۔

(تالیاں)

وزیر زکواۃ: جی؟

محترمہ مسند نشین: پہلے میں Readout کرکے پھر میں آپ کو ٹائم دوں گی۔

وزیر زکواۃ: جی میں تو Oppose کرتا ہوں۔

Madam Chairperson: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat Internal Audit Staff (Regularization of Services) Bill, 2015 may be taken into consideration at once?

Minister Zakat: No.

محترمہ مسند نشین: ابھی آپ دیں، میں ہاؤس کو تب Put کروں گی آپ کے پوائنٹس سن کے۔

وزیر زکواۃ: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر، یہ بل جو آیا تھا دسمبر میں، پھر اپریل میں تو ہماری حکومت کا اس میں Concern شامل نہیں تھا۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا جی۔

وزیر زکواۃ: لیکن (1)Rules-79 sub rule کے تحت چونکہ اس پہ ایک مہینہ گزرا تھا تو یہ قانون خود بخود ٹیبل ہوا تھا، اگرچہ میں اس کا مخالف تھا۔ اب بھی میں اس کو بل تسلیم نہیں کرتا اور میں رولز بھی Quote کروں گا۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ یہ آڈٹ سٹاف، یہ نہ کنٹریکٹ ملازمین ہیں، نہ یہ سول سرونٹس ہیں، نہ ان کو Consolidated fund سے تنخواہیں ملتی ہیں، یہ مرکزی زکواۃ کونسل نے اعزازی طور پر، اعزازی، Honorary کے طور پہ 100 روپے Per month پہلے سے فیلڈ کلرکس اور یہ آڈیٹرز کیلئے تنخواہ مقرر کی تھی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ویسے ہی زکواۃ فنڈ سے، یہ زکواۃ Employed ہیں، زکواۃ فنڈ سے ان کو پیسے ملتے ہیں تو یہ یعنی یہ بل نہیں ہے کیونکہ یہ تو سول ملازمین بھی نہیں ہیں، یہ کنٹریکٹ ملازمین بھی نہیں ہیں، ان کو Consolidate fund سے تنخواہیں نہیں ملتی ہیں لیکن انہوں نے یہ ٹیبل کیا ہے تو میں اس کو اسلئے Oppose کرتا ہوں کہ یہ یعنی Consideration کیلئے بھی قابل عمل نہیں ہے اور یہ Introduction کیلئے بھی قابل عمل نہیں تھا لیکن چونکہ اس پہ ایک مہینہ گزرا تھا اور ڈیپارٹمنٹ

سے یہ کوتاہی ہوئی تھی، ابھی صورتحال یہ ہے، میں زکواۃ کے حوالے سے، زکواۃ کے حوالے سے میں کہتا ہوں کہ پہلے یہ زکواۃ Federalized تھی ابھی 2011 کے بعد یہ Devolved ہوئی ہے اور ہماری پوزیشن ابھی یہ ہے 2015 تک چونکہ این ایف سی ایوارڈ کا فیصلہ نہیں ہوا ہے تو فیڈرل گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم صوبوں کو 2015 تک، یعنی پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد، جتنے ہمارے صوبے ہیں، ان کو ہم ایکسٹرا دیں گے۔ اس میں ہمارا حصہ تھا % 13.82، یہ ہمارا حصہ تھا اور ہمیں اس میں کروڑوں روپے ملتے تھے، ابھی 2015 کے بعد پوزیشن یہ ہے کہ ہمارے حاصلات یعنی اگر ہم پچھلے، (مداخلت) بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، دیکھ لیں تو ابھی یعنی ہماری آمدنی چار کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے اور ہماری تنخواہیں Zakat paid کے جتنے ملازمین، 493 ملازمین ہیں اور ہماری Zakat paid ایمپلائز کی تنخواہ یہ 42 ملین ہے، یعنی چار کروڑ 22 لاکھ روپے ہماری تنخواہیں ہیں، تو 2015 کے بعد ہمارے پاس ایک بھی پیسہ نہیں رہے گا۔ یہ جو ہمارے آڈٹ یا آڈیٹرز ہیں، آڈیٹرز تو ہم اسلئے رکھتے ہیں کہ فنانشل مینجمنٹ اس پہ ہو، مالی اس کا نظم وضبط ہو اور ہمیں کچھ بچت ہو جائے، تو ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہم آڈیٹرز کس لئے رکھ لیں؟ اسلئے میں نے Introduce کیا ہوا ہے، یہ جو عشر سیل ہے، اگر وہ Implement ہوا تو ان شاءاللہ اس سے اربوں روپے کی آمدنی ہوگی، تو پھر ہم ان شاءاللہ، یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ ہمارے عزیز ہیں اور ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم ان کے ساتھ کچھ مخالفت کرتے ہیں لیکن ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس کو منظور کر لیں، اسلئے میں اس کو Oppose کرتا ہوں اور ایک Rule کا حوالہ دیتا ہوں، آپ پڑھ لیں۔ Rule 79 sub-rule (2) یہ ہے، میں پڑھتا ہوں جی: "If any question arises whether a Bill or amendment is or is not a Bill or amendment which cannot be introduced or moved save with previous consent, the decision of the Speaker thereon shall be final"، یہ ہے Rule 79 sub-rule (2)، اس کا آخری پیراگراف ہی دیکھ لیں۔ تو یہ سپیکر کو بھی اختیار ہے، میں نے جو اپنی Consent اس کے متعلق پیش کی تو یہ میری مجبوری ہے اور حکومت کی بھی مجبوری ہے، اسلئے ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس کیلئے اس سٹیج پہ، کیونکہ اس کے ساتھ بہت سارے اور ہمارے بھائی ہیں اور وہ ابھی جو تنخواہ لے رہے ہیں، یعنی ہمارے لئے دو راستے ہیں، ایک جو ہے۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: حاجی صاحب! یہ تو Introduce تو ہو چکا۔

وزیر زکواۃ: Introduce تو ہو چکا تھا۔

محترمہ مسند نشین: اب تو یہ ہے، اس چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ اب ہم اس کو دیں، اب یہ آ گیا ہے Consideration کی سٹیج پہ۔

وزیر زکواۃ: جی جی، جی۔

محترمہ مسند نشین: اس میں اب دو طریقے ہو سکتے ہیں۔

وزیر زکواۃ: جی جی۔

محترمہ مسند نشین: یا تو آپ اس کو Put کر دیں اور ہاؤس اس کو Reject کر دے۔

وزیر زکواۃ: جی جی۔

محترمہ مسند نشین: یا اس کو پاس کر دیں یا پھر اس کو آپ کوئی بھی ممبر موشن دے کے کہہ سکتا ہے کہ اس کو Further اس کیلئے جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ: نہیں، یہ اختیار تو آپ کے پاس ہے، میں نے Propose کیا ہے Rules۔۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں، وہ تو میرے پاس ہے لیکن میں تو ہاؤس کو Follow کروں گی، میں اپنے اختیارات کو ویسے بے دریغ استعمال کرنے کی انٹرسٹ میں نہیں ہوں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: آپ سینیئر منسٹر صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں؟۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ: زہ وایمہ، زہ خو بالکل دغہ کومہ۔

محترمہ مسند نشین: انہوں نے تو مخالفت کی ہے کلیئر کٹ، جی میں آپ کی سنوں گی، ضروری ہے آپ موؤر تو بولیں گے لیکن پہلے۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ: نہیں جی، میں اس کو Oppose کرتا ہوں۔ یہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ بہت مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔

(قہقہے)

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ نے اپنا Stand بتا دیا ہے۔ You want to say something Inayatullah Khan!

سینیئر وزیر(بلدیات): جی۔

محترمہ مسند نشین: عنایت اللہ خان، جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): میری تجویز یہ تھی کہ مطلب اگر یہ دونوں Movers of the Bill plus the Minister Incharge، یہ اگر آپ اس کو ڈیفر کر دیں اور یہ اگر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ جائیں کیونکہ تلخی نہیں ہونی چاہیئے اس ہاؤس کے اندر، تو اگر منسٹر صاحب اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کو Convince کرتے ہیں اور وہ اس کو Withdraw کرتے ہیں تو میرے خیال میں اس کا کوئی وہ، اگر وہ Withdraw نہیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کریں؟

سینیئر وزیر(بلدیات): میڈم سپیکر! یہ بھی ایک وہ ہے۔

محترمہ مسند نشین: سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کر دیتے ہیں، اس پہ تھوڑا سا ڈیٹیل سے وہ کریں۔

سینیئر وزیر(بلدیات): (جناب وزیر زکواۃ سے) په دې باندې اختلاف مه کوه۔

محترمہ مسند نشین: شاہ حسین صاحب بھی بات کرتے ہیں، اس پر بحث ہونے دیں، کوئی بات نہیں۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! خبره داسې ده چې دا صرف 72 ملازمین دی، اته کم اتیا او په دې صوبه کښې که تاسو کتلی وی جی، مونږ پینځه پینځه زره ډاکټران، څلور څلور زره استاذان ریګولر کړی دی۔ دا منسټر وائی چې نه دا نه کنټریکټ دی او نه Fixed pay باندې کار کوی۔

محترمہ مسند نشین: څومره کسان دی؟

جناب شاہ حسین خان: دا 72 کسان دی جی، په دیکښې هغه ګروپ سیکرټریز نشته کوم چې 390 دی، هغه نشته پکښې۔ دا هغه کسان دی، دا ځکه چې دا ایم کام، بی کام، بی اے، ایم اے، بنه کوالیفائیډ کسان، بیا په اخبار کښې اشتهار شوے دے، دوئ Proper طریقې سره انټرویو ورکړې ده، دوئ راغلی دی نو دا کنټریکټ دی یا Fixed pay ده نو منسټر صاحب وائی چې داسې نه ده، بیا دا

وائی چې دا، منسټر صاحب دیکښې پخپله درې څلور لائن، په دیکښې زما سره شته، دوئ سفارش هم رالیږلے دے، لیکلی ئے دی چې دا د ریګولر شی، د دوئ خپل د لاس خط دے، د دوئ دستخط دے پرې، بیا چې کله مظفر سید صاحب چې ایم پی اے وو نو هغه هم یو تحریک دلته کښې راوړے وو د دوئ د ریګولر کولو د پاره، منسټر صاحب اوس هغه خو د خزانې وزیر دے، د هغه هم دا خواهش دے، بل دوئ اووئیل چې زمونږ سره پیسې نشته، نو دوئ خو زکواة نه بیا پیسې نه اخلی، دا خو بیا فنانس نه پیسې اخلی، چې د فنانس پیسې اخلی نو د هغې سره خو مظفر سید Agree دے فنانس منسټر، درې خبرې، بیا چې په دیکښې سپریم کورټ یوه فیصله هم کړې ده، سپریم کورټ په دیکښې سوموټو ایکشن هم اخستے دے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: مطلب دے د کور خبره ده۔

جناب شاہ حسین خان: میډم! سپریم کورټ په دیکښې سوموټو هم اخستې وه، بیا سپریم کورټ د اټهارهویں ترمیم نه وروستو اووئیل چې چونکه دا اختیار صوبو سره لاړو نو هره صوبه د خپله فیصله پخپله اوکړی۔ د پنجاب هائی کورټ د پنجاب د دې ملازمینو په حق کښې فیصله کړې ده، د هغې کاپی هم شته۔ بیا دا ده جی د دې پراونشل زکواة کونسل چې دے میډم، بیا میډم! پراونشل زکواة کونسل چې دے، صوبائی زکواة کونسل، هغوی هم د دوئ د ریګولر کولو سفارش کړے دے۔ بیا چیف سیکرټری یوه کمیټی جوړه کړې وه د سیکرټریانو، د هغوی هم سفارش دا دے۔ اوس چې دا ټول په دې باندې Agree دی او منسټر صاحب پرې پرون پوره Agree وو، زه نه پوهیږم چې نن په دیکښې څه څیز دے؟ غریبان دی، 72 کسان دی که ریګولر شی او خزانه به ئے پیسې ورکوی، مظفر سید ئے وزیر دے او هغه ورسره Agree دے۔ زما خو دا درخواست دے تاسو ته چې دا ریګولر کړئ چې د دې ملازمینو غریبانو دا مسئله حل شی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم!

محترمہ مسند نشین: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، میڈم۔ یقیناً یہ جوان ملازمین کا جو میں دیکھ رہا ہوں اور پڑھ رہا ہوں تو یقیناً مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے کہ ایک بندہ ایک ڈیپارٹمنٹ میں 12 سال سے جو ملازمت کر رہا ہے اور ابھی تک ان کو یہ سیکورٹی نہیں ہے کہ آپ ملازم ہیں کہ نہیں؟ اور میرے خیال میں منسٹر صاحب تو بڑے شریف آدمی ہیں کہ ان بندوں کے ساتھ اگر آپ کا اپنا بیٹا یا آپ کا کوئی اپنا بھائی اس طرح 12 سال ایک ڈیپارٹمنٹ میں گزار دیتا ہے اور اس کو یہ سیکورٹی یا یہ گارنٹی نہیں ہوتی کہ آپ سروس میں ہیں کہ نہیں ہیں؟ For God sake میں ریکویسٹ کروں گا، خاصکر یہ جتنے اسمبلی کے ممبران بھی بیٹھے ہیں کہ ہم تو ٹیچرز کو، ڈاکٹرز کو جو دو دو سال، تین تین سال انہوں نے نوکریاں کی تھیں، یہاں سے ہم نے ان کو Confirmation کے لیٹر کر دیئے ہیں، اسمبلی سے پاس کر دیا میڈم اور یہ 12 سال سے کوئی تھوڑا عرصہ نہیں ہے میڈم! کہ 12 سال سے یہ کوالیفائیڈ اور اس کے باوجود میرے خیال میں منسٹر صاحب کو میں یہ ساری اسمبلی کی طرف آپ کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Oppose نہ کریں For God sake کہ ان کی ملازمت کیلئے Confirmation کی اور آپ جو تنخواہ کی بات کرتے ہیں، تنخواہ صوبائی حکومت دے گی، اس کی آپ فکر نہ کریں، آپ کی زکواۃ سے کم از کم وہ Deduction نہیں ہو گی کہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور آپ ان کی تنخواہ کے ذمہ دار ہیں۔ تو Kindly میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس پہ آپ تھوڑا رحم کریں اور اس بل کو آپ Accept کریں۔

محترمہ مسند نشین: منور خان صاحب! تھینک یو۔ منسٹر صاحب اپنا پوائنٹ دیں، جلدی اس کو کر دیں کیونکہ نماز کا ٹائم ہونے والا ہے، میں اس کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔

وزیر زکواۃ: میڈم! یہ کہتے ہیں، سپریم کورٹ نے یہ کیس آڈیٹرز کا دیا تھا، وہ Reject ہوا ہے، اس نے خارج کیا ہے، ایک بات۔ دوسری بات، پنجاب ہمارے لئے نمونہ نہیں ہے کہ یہ کہتے ہیں اور میں نے جو پتہ لگایا ہے لیکن ہماری پوزیشن تو بہت کمزور ہے، بالکل میں نے یہ ان لوگوں کیلئے، 493 لوگوں کیلئے، جب میں منسٹر بنا، اس وقت ہمارے پاس آڈیٹرز کی ضرورت تھی کیونکہ ہمیں ڈیڑھ ارب روپے ملا کرتے تھے اس زمانے میں، ابھی ہمیں پیسے نہیں مل رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہماری ساری انکم زکواۃ کی، یہ چار کروڑ سے زیادہ نہیں ہو گی اور ان کی تنخواہیں Zakat paid، آڈیٹرز کے متعلق میں سپیشل اسلئے کہتا ہوں کہ اگر

ہمارے بھائیوں کو اتنی فکر ہے تو ان کے ساتھ 390 غریب فیلڈ کلرکس ہیں، ان کی تنخواہیں ابھی Fixed pay ہیں سات ہزار اور وہ جو آڈیٹرز ہیں، انہوں نے 12 سال یا 10 سال پنشن لی ہوئی ہے، کام انہوں نے نہیں کیا ہے، صرف پنشن لی، آپ سے کہتا ہوں 100 روپے پہ کوئی مزدوری کرتا ہے، کوئی نوکری کر سکتا ہے؟ لیکن یہ چونکہ پنشن تھی، پانچ روپے بھی پنشن یہ کافی ہے، تو یہ ان لوگوں نے پنشن لی ہے، ان کی تنخواہیں ساڑھے تیرہ ہزار ہیں، ساڑھے دس ہزار ہیں، یعنی کہ ساتھ 390 غریب فیلڈ کلرکس ہیں، میں نے بالکل حکومت کو پہلے سال سفارش کی تھی، میں نے خود جا کے وزیر اعلیٰ صاحب سے خود بات کی تھی کہ یہ غریب ہیں، خدا کیلئے زکواۃ سے ان کو چھٹکارا دے دیں۔ ابھی پوزیشن یہ ہے کہ میرے پاس زکواۃ کے پیسے نہیں ہیں تو آڈیٹرز میں کس لئے رکھوں؟ آڈیٹر تو فنانشل مینجمنٹ کیلئے ہوتا ہے کہ وہ ہمیں بچت دلا دے، نظم ونسق کر لیں، مالی نظم و نسق کو، ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہم کیا کریں؟ یعنی ہمارے پاس دو راستے ہیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: اچھا، تھینک یو حاجی صاحب! آپ بیٹھ جائیں، بس ہو گیا۔ میں Put کر رہی ہوں ہاؤس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: میڈم!

<u>محترمہ مسند نشین</u>: شاہ حسین صاحب! ٹائم نہیں ہے، نماز کا ٹائم ہے پھر۔۔۔۔۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: داسې ده جی چې تقریباً دیکښې د ټولو نه زیاته تنخواه ده، هغه 10 هزار 500 ده۔ په 10 هزار 500 منسټر صاحب! تاسو په کور کښې به څوک میبنه هم اونه ساتی، چې یو دغه وی، هغه به د چا په کور کښې میبنه یا بیزه هم اونه ساتی او دوئ دلته کښې، بیا د دوئ دا آډټ چې دے نو دا انټرنل آډټ دے، د بهر نه خو آډټ والا راځی، راځی نه راځی، په څه طریقه باندې، دا خو د ننه چوبیس گهنټې آډټ دے۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: نه وائی چې هغه، زه پوهه شومه، هغه وائی چې زمونږ سره پیسه نشته، آډټ به څه کوی؟

جناب شاہ حسین خان: داسې اوکړئ جی، داسې اوکړئ چې یا خو د مظفر سید صاحب د راتلو پورې ډیفر کړئ یا ئے کمیټۍ ته خیر دے اولیږئ، هاؤس ته مه Put کوئ۔

محترمہ مسند نشین: یا به داسې کوؤ او داسې کوؤ حاجی صاحب! دا ټهیک ده، کمیټۍ ته به ریفر کوؤ او هلته به خبرې او اترې اوکړو۔ دا به تاسو یو بل سره پوهه کړئ او بیا چې راشی هغه خبره کوؤ، Reject نه کوؤ، هاؤس ته۔۔۔۔

## غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواہ کوآہ ملازمین کی مستقلئ ملازمت مجریہ 2016 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee for further consideration? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The matter, the Bill is referred to the Select Committee. The Select Committee will be constituted by the Secretariat. All the Members of the nominees from all the parties will be the members and it, will be headed by Minister for Zakat and Ushr and the matter may be taken up within this month, not later, within this month.

## مجلس قائمہ برائے قواعد، انضباط وطریقہ کار، استحقاقات وسرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Madam Chairperson: Item No. 17: Mr. Zia-ur-Rehman Sahib, MPA, member Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules and Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move for extension in period for presentation of report of the Committee under sub-rule (1) of rule 60 of Rules of Procedure, 1988. Janab. Zia-ur-Rehman Sahib, please.

Mian Zia-ur-Rehman: Thank you, ji. I beg to move under sub-rule (1) of rule 60 of the Provincial Assembly, Khyber Pakhtunkhwa that the time for presentation of report of Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and

Implementation of Government Assurances may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House. Thank you.

محترمہ مسند نشین: اچھا۔The motion before the House ٹھیک ہو گیا نا،

The motion before the House is that extension may be granted to the honourable Member to present the report of the Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, under sub-rule (1) of rule 60 of the Rules of Procedure of 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: Okay. The 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it.

## مجلس قائمہ برائے قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات و سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Madam Chairperson: Item No. 18: Mr. Zia-ur-Rehman Sahib, MPA, member Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances to please present before the House the report of the Committee, Janab Zia-ur-Rehman Sahib, MPA, please.

Mian Zia-ur-Rehman: Thank you, Madam Speaker. I beg to present the report of the Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, in the House.

Madam Chairperson: It stands presented.

## مجلس قائمہ برائے قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات و سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Madam Chairperson: Item No. 19: Janab Zia-ur-Rehman, MPA, member Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move for adoption of the report of the Committee. Janab Zia-ur-Rehman Sahib, MPA, please.

Mian Zia-ur-Rehman: Thank you, Madam Speaker. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances may be adopted-----

(مغرب کی اذان)

Madam Chairperson: The motion before the House is that the report, presented by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. The report is adopted.

محترمہ معراج ہمایون خان: محترم سپیکر صاحبہ!

محترمہ مسند نشین: ٹائم نہیں ہے، ٹائم نہیں ہے، میڈم! کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ میں نے شاہ صاحب کو Commit کیا ہوا تھا، میں نے ان کو دینا ہے، ایک پوائنٹ آف آرڈر، وہ صرف دو منٹ بات کریں گے، نماز کیلئے میں ختم کر رہی ہوں اور ایک اناؤنسمنٹ ہے چیف منسٹر صاحب کی طرف سے سارے ہاؤس کیلئے۔ آئٹم نمبر 20 اور 21 ہم نہیں لے رہے، Because it's a Private Members day اور وہ آج نہیں ہو سکتا، تھینک یو۔

## محترمہ مسند نشین کی جانب سے ایک اعلان

محترمہ مسند نشین: چیف منسٹر صاحب کی طرف سے میسج آیا ہے کہ یوم آزادی کے سلسلے میں تمام ممبران صاحبان کو صبح آٹھ بجے جو یہاں پہ Occasion ہے، ایک جھنڈا لہرانے کی تقریب ہے، اس میں بطور خصوصی مدعو کیا جاتا ہے تو مہربانی کریں آٹھ بجے سے کچھ دیر پہلے تمام تشریف لے آئیں ذرا۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی): میڈم سپیکر! سوات یونیورسٹی کے حوالے سے وہ رپورٹ-----

محترمہ مسند نشین: وہ دیتے ہیں، میں گوہر شاہ صاحب کو دیتی ہوں، وہ اپنا پوائنٹ آف ویو دے دیں۔ ایک منٹ سر، گوہر شاہ صاحب! جلدی کریں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم سپیکر! میں نے بات کرنی ہے، I want to table a resolution.

محترمہ مسند نشین: میڈم! یہ کس بارے میں ہے، اچھا میں اس کے بعد، نماز کا ٹائم ہے، دو منٹ۔

جناب گوہر علی شاہ: میډم سپیکر صاحبه! ډیره مننه خو ذمه وار کسان زما په خیال باندې میډم! که تاسو لږ غوندې دغه اوکړو۔

محترمہ مسند نشین: دو منٹ، گورنمنٹ کے ذمہ دار آدمی، اکرام اللہ خان! آپ ہیں ذمہ وار، یہ ایگریکلچر کے بارے میں ہے۔

جناب گوہر علی شاہ: یو اهم ایشو ستاسو په وساطت سره د دې ایوان توجه د هغې مخې ته راولم چې په تیر شپږم اگست باندې زمونږ کا تهلنگ PK-28 حلقه کښې یو ایکسیډنټ شوے وو۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اچھا اچھا، ایک سیکنڈ۔

جناب گوہر علی شاہ: د الله د طرف نه یو امتحان وو، ایکسیډنټ اوشو چې په هغې کښې نهه کسان زیان شوی دی۔

محترمہ مسند نشین: شاہ فرمان صاحب! آپ نے اس کو ڈیل کرنا ہے پلیز، اچھا۔

جناب گوہر علی شاہ: نهه کسان په هغې کښې مړه دی، تقریباً پینځلس پورې هغې کښې زخمیان دی او په هغه علاقه کښې یو غم دے، یو خفگان دے۔ حادثې او امتحانونه د الله د طرف نه راځی خو دا داسې یو امتحان دے چې د غلته کښې په تیرو وختونو کښې گورنمنټ یو Bridge منظور کړے وو، پل، په 14 کروړه روپۍ باندې او په هغې کښې د تیر حکومت په دور کښې په دې دوه کالو کښې زه به دا اووایم چې په نیشت کار برابر دے۔ زما په خیال په دې دوه کالو کښې په میاشت که پینځه ورځې هم په هغې کار کیدے نو دا به تیار شوے وو او زه د دې بحیثیت یو ذمه وار په دې فورم دا په تسلئ وایم چې په دغې کښې د دغې تهیکیدار د متعلقه محکمې چې دا د JICA پراجیکټ دے، دا په دیکښې د هغوی مکمل غفلت دے۔ د هغې په وجه دا ایکسیډنټ شوے دے نو زما د دې ایوان نه دا غوښتنه ده چې متاثره خاندانو ته د ریلیف ورکړے شی او د دې د پاره د یو

انکوائری کمیټی جوړه شی چې انکوائری اوشی چې یره غفلت د چا وو، د ډیپارټمنټ دے، د ټهیکیدار دے او هغوی له ترې، او که د ټهیکیدار وی چې د هغه خلاف ایف آئی آر اوشی، که د محکمې وی چې د هغې خلاف هم کارروائی اوشی۔ دغه غوښتنه مې ده ستاسو په وساطت سره د ګورنمنټ نه چې متاثره خاندان ته د ریلیف ورکړے شی۔

محترمہ مسند نشین: وہ تو منسٹر سی اینڈ ڈبلیو تو ہیں نہیں، آپ ہی اس کو یا۔۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میڈم سپیکر! لگتا ہے کہ سیریس واقعہ ہے، میں ابھی سیشن اسمبلی کا ختم ہو جائے تو میں ڈیٹیلز لے لیتا ہوں اور میں منسٹر صاحب سے بھی اور سی ایم صاحب سے بھی ڈسکس کرتا ہوں، جو بھی ڈسپلنری ایکشن ہوا یا جو بھی Remedy ہوئی۔

محترمہ مسند نشین: اس پہ انکوائری کروالیں تاکہ وہ جو کہتے ہیں وہ تو پتہ چل جائے گا کہ آپ۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں ڈیٹیل میں، ڈیٹیل ان سے لے رہا ہوں اور آگے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ګوهر شاه صاحب! هغه به تاسو سره رابطه کوی او تاسو مکمل ډیټیل ورله ورکړئ او ان شاء الله دیکښې څه وی، زه دوئ ته وایم چې حکومت به د دې ضرور خامخا به سیریس نوټس اخلی او چې څه کول دی، هغه به کوی، ٹھیک ہے جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ان شاءاللہ، ان شاءاللہ۔

محترمہ مسند نشین: میڈم معراج ہمایون! جلدی، تھینک یو، یہ بھی سن لیں۔

Ms: Meraj Humayun Khan: Thank you very much, Madam Speaker. This is a very important resolution that I am bringing in; I am tabling resolution.

محترمہ مسند نشین: اس کیلئے آپ کو رول سسپنڈ کرنا پڑے گا، تو اب آپ بتائیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: آج تو، پرائیویٹ ممبر بل ہے تو وہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ہاں لیکن پھر بھی آپ کو کسی بھی، کیونکہ ایجنڈا پر نہیں ہے تو آپ کرلیں، رول کیلئے موشن دے دیں، یہ سارے منظوری دے دیں گے آپ کو،

Rule 124 has to be suspended under rule 240.

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Meraj Humayun Khan: Yes, kindly I request that rule 124 may be suspended, so that I can table the resolution.

Madam Chairperson: Is it the desire of the House to suspend the rule 124 under rule 240? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who oppose it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: Okay. The rule stands suspended for a while, you may present your resolution.

## قرارداد

Ms. Meraj Humayun Khan: Thank you, Madam.

The Provincail Assembly of Khyer Pakhtunkhwa

Affirming the common aspiration of Members of this Assembly, the government and the civil society, to achieve discrimination free environment for women in the Province;

Concerned that the practice of denying women their right to vote is becoming a norm in the Province, as witnessed in the General Elections of 2013, and in recent bye-elections and observed again in various parts of the Khyber Pakhtunkhwa during the Local Bodies Elections of May 30th 2015, indicating a growing culture of discrimination and intolerance towards women as equal citizens of Pakistan and the consequent political further socio-political marginalization;

Commending the Government of Khyber Pakhtunkhwa for committing to introduce legislation to curb practice of barring women from voting and participation in the political process as delineated in the firstever Women Empowerment Policy Framework for Khyber Pakhtunkhwa; and

This Assembly recommends to Provincial Government to approach the Federal Government to place top priority on introducing legislation for elimination of the harmful and discriminatory practice of barring women from voting during elections and declaring null and void the results of any constituency where women are barred from polling. Thank you very much.

Madam Chairperson: Is it the desire of the House to support the resolution that has been tabled-----

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں سمجھتا ہوں کہ بالکل اس کو تو سپورٹ کرتے ہیں اور اس میں کوئی، لیکن جو الیکشن کمیشن کے لاز ہیں، جو Rules ہیں کہ اگر 10% سے کم ہیں یا کہیں ایسا واقعہ سامنے آجائے کہ کسی نے زبردستی خواتین کو روکا ہے یا جو 10% سے کم ووٹ پڑ جائیں، اب دیر کے اندر جو واقعہ، اس کے اوپر بھی یا تو اگر اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے کوئی Improvement ہو سکتی ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو میرے خیال میں کہ قوانین Already موجود ہیں اور بڑی Threatening ہے کہ جہاں پر اگر ایسا کوئی پریکٹس ہو جائے تو وہ Re-election کیلئے چلا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر ریزولیوشن سے Improvement آسکتی ہے تو ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

Madam Chairperson: Thank you. Is it the desire of the House to approve that resolution? Those who are in support, may say 'Yes' and those who oppose it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: Okay. The 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it and the resolution is adopted unanimously.

مشتاق غنی صاحب! آپ سے ہم نے رپورٹ لینی تھی سوات یونیورسٹی کی لیکن نماز کی وجہ سے یہ نہیں ہے، آپ ڈاکٹر حیدر کے ساتھ شیئر کر لیں اور جعفر شاہ صاحب تو ہیں نہیں، ان کو Verbally بتا دیں اور Next sitting میں، میں تو ابھی دیکھتی ہوں کہ Sitting کب کیلئے ہے لیکن Next sitting جب ہو گی تو اس وقت آپ Detailed report اس پہ پیش کر دیجئے گا۔

The sitting of the House is adjourned till 03:00 pm of Tuesday afternoon, dated 1st September 2015.

---

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم ستمبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)